عمران سیریز
جے ایس پی
مظہر کلیم
ایم۔ اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "جے ایس پی" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔یہودیوں کی کنجوسی ویسے تو ضرب المثل ہے لیکن یہی کنجوس یہودی مسلمانوں کے خلاف سازشوں پر اس طرح بے دریغ دولت خرچ کرتے ہیں کہ اس سے یہ بات خود بخود سامنے آجاتی ہے کہ یہودی مسلم دشمنی میں کس حد تک جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا کے یہودی ہر وقت مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف انتہائی خوفناک سازشوں میں مصروف رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مسلمانوں پر خاص رحمت ہے کہ یہودیوں کی خوفناک سازشوں کا تار و پود آخر کار بکھر کر رہ جاتا ہے اور وہ حسرت و یاس کی تصویر بنے ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ موجودہ ناول میں بھی یہودیوں کی مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکیشیا کے خلاف ایسی انتہائی خوفناک سازش سامنے آئی ہے کہ پاکیشیا کا مستقبل اور اس کی سلامتی انتہائی خطرات سے دوچار ہو کر رہ گئی اور پھر یہ خوفناک سازش کامیاب بھی ہو گئی لیکن عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے کروڑوں عوام کے تحفظ کی خاطر دیوانہ وار میدان میں اترتا ہے تو پھر ایک ایسی جدوجہد کا آغاز ہو جاتا ہے جس کا ہر لمحہ حوصلے اور بے پناہ جذبوں کی جیتی جاگتی تصویر میں ڈھل جاتا ہے۔ عمران اور

اس کے ساتھی جس طرح اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر یہودیوں کی اس سازش کے خاتمے کے لئے موت سے دیوانہ وار جنگ کرتے ہیں۔ ایک ایسی جنگ جس کا ہر دوسرا لمحہ موت کا لمحہ بن جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا البتہ میں آپ کی آراء کا ضرور منتظر رہوں گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی پڑھ لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

لاڑکانہ سے عامر عمر لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر عمران کو ہر نئی سائنسی ایجاد کا پہلے سے علم کیسے ہو جاتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم عامر عمر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جو بات آپ نے پوچھی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ انقلابی سائنسی ایجادیں خلا میں نہیں ہوا کرتیں اور نہ ہی اچانک وجود میں آجاتی ہیں۔ ہر نئی ایجاد پر پہلے طویل عرصے تک ریسرچ ہوتی رہتی ہے اور اس ریسرچ کے بارے میں تحقیقی مقالہ جات باقاعدگی سے شائع ہوتے رہتے ہیں اور بین الاقوامی سطح کی سائنسی کانفرنسوں میں بھی ان پر مقالے پیش کئے جاتے ہیں جو باقاعدہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح سائنس سے دلچسپی رکھنے والے نئی ایجاد کی ابتدا سے اس کے وجود میں آنے تک کے دوران ہر پیش رفت سے باقاعدہ آگاہ رہتے ہیں۔ صرف دلچسپی اور مطالعہ شرط ہیں اور عمران چونکہ باقاعدہ مطالعے کا بھی عادی ہے اور اسے دلچسپی بھی ہے اس لئے جب کوئی انقلابی سائنسی ایجاد اس کے سامنے آتی ہے تو وہ اس کی مکمل تھیوری اور اس کی کارکردگی سے پیشگی آگاہ نظر آتا ہے۔ امید ہے اب آپ کی سمجھ میں بات بخوبی آگئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چک نمبر R.B / 263 ڈجکوٹ فیصل آباد سے ماسٹر محمد صدیق لکھتے ہیں۔ "آپ کا فور سٹارز کا سلسلہ انتہائی شاندار جا رہا ہے۔ خاص طور پر ناول "مکروہ جرم" بے حد پسند آیا۔ آپ کے اس ناول نے واقعی بے حد متاثر کیا ہے۔ جعلی اور نقلی ادویات کے بارے میں پڑھنے کے بعد اب ہر شخص کم از کم اپنی حد تک ضرور چوکنا ہو گیا ہے۔ میرے بڑے بھائی ڈاکٹر ہیں اور ہسپتال چلاتے ہیں۔ آپ کا یہ ناول پڑھنے کے بعد اب ہم سب ہر دوا کو خاص طور پر چیک کرنے کے بعد مریض کو دیتے ہیں۔ آپ نے اس ناول میں جو کچھ پیش کیا ہے اس سے یقیناً ہزاروں لاکھوں مریضوں کی زندگیاں بچ جائیں گی اور جعلی اور نقلی دوائیں بنانے والوں کی حوصلہ شکنی ہو گی۔ اس لحاظ سے یہ ناول لکھ کر آپ نے ملک و قوم کی حقیقی خدمت کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے کو جاری رکھیں گے"۔

محترم ماسٹر محمد صدیق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ "مکروہ جرم" کے بارے میں آپ نے جن خیالات کا

اظہار کیا ہے اس پر میں آپ کا مشکور ہوں۔ اس ناول نے واقعی عوام کو چوکنا کر دیا ہے۔ میرے پاس بے شمار قارئین کے مسلسل خطوط آ رہے ہیں کہ یہ ناول پڑھنے سے انہیں پہلی بار احساس ہوا ہے کہ دولت کے چند پجاری کس طرح عوام کا قتل عام کرنے میں مصروف ہیں اور اب ہر شخص اس معاملے میں چوکنا ہو چکا ہے کہ کہیں صحت کی بجائے وہ موت تو نہیں خرید رہا۔ اس سے یقیناً اس لعنت کے خاتمے میں بے حد مدد ملے گی اور حقیقت یہی ہے کہ یہ ناول لکھنے سے میرا مقصد بھی یہی تھا کہ قارئین کم از کم اپنی حد تک چوکنا ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ اس نے مجھے میرے مقصد میں میری توقع سے بھی کہیں زیادہ کامیابی عطا کی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل خیابان کی چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں وڑی اور پھر اسے وسیع و عریض پارکنگ کی طرف لے گیا۔ وہ فلیٹ ے یہ سوچ کر نکلا تھا کہ صفدر کے فلیٹ میں جا کر اس سے گپ شپ کرے گا کیونکہ عمران ایک مشن کے سلسلے میں ٹیم لے کر ملک سے باہر گیا تھا اور اس مشن میں صفدر شامل نہ ہو سکا تھا کیونکہ وہ بیمار ہونے کی وجہ سے ان دنوں سپیشل ہسپتال میں داخل تھا۔ اب عمران اس مشن سے واپس آیا تھا اور یہاں آتے ہی اسے معلوم وا تھا کہ صفدر ایک ہفتہ ہسپتال میں رہ کر واپس آ گیا تھا اس لئے ران نے سوچا کہ جا کر صفدر کی خیریت بھی معلوم کرے گا اور اس ے گپ شپ بھی لگائے گا لیکن خیابان ہوٹل کے سامنے سے گزرتے وئے اچانک اس کی نظریں ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑتی ہوئی ہ پر پڑ گئیں جس کی اگلی سیٹ پر سوپر فیاض بیٹھا ہوا تھا تو وہ چونک

پڑا کیونکہ یہ پرائیوٹ کار تھی اور سوپر فیاض یونیفارم کی بجائے سوٹ پہنے اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ عمران اسے اس عالم میں دیکھ کر حیران ہوا اور اس حیرت کی وجہ سے ہی اس نے اپنی کار بھی ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی تھی گو سوپر فیاض کی کار ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف گئی تھی لیکن عمران اپنی کار پارکنگ کی طرف لے گیا تھا کیونکہ وہ اسے اصول کے خلاف سمجھتا تھا کہ پارکنگ کی بجائے ہوٹل کے مین گیٹ پر کار روکے اس طرح آنے جانے والوں کو تکلیف ہو سکتی تھی لیکن ظاہر ہے سوپر فیاض کو اس بات کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا لیکن اسی لمحے جب اس کی نظریں سوپر فیاض کی کار پر پڑیں جو اب مڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف جا رہی تھی تو وہ چونک پڑا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے کار میں صرف ڈرائیور کو دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ سوپر فیاض ہوٹل میں چلا گیا ہے اور ڈرائیور کار واپس لے گیا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ سوپر فیاض یہاں کافی دیر رکنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے۔ ہوٹل کے ہال میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت ہال تقریباً خالی ہی تھا۔ اکا دکا عورتیں اور مرد ہال میں بیٹھے نظر آ رہے تھے۔

"جی صاحب"...... کاؤنٹر بوائے نے عمران کے قریب پہنچتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ عمران چونکہ یہاں کم آتا تھا اس لئے ہوٹل کے ملازمین اس سے واقف نہیں تھے۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض آئے ہیں۔ وہ کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب وہ لفٹ کے ذریعے اوپر گئے ہیں مجھے نہیں معلوم کس کمرے میں گئے ہیں آپ لفٹ بوائے سے پوچھ لیں"...... کاؤنٹر بوائے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب"...... لفٹ بوائے نے عمران کے لفٹ میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض جس منزل پر گئے ہیں وہاں پہنچا دو"...... عمران نے کہا تو لفٹ بوائے چونک پڑا۔

"وہ تو چوتھی منزل پر گئے ہیں"...... لفٹ بوائے نے کہا۔

"تو کیا کوئی اور چوتھی منزل پر نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"جج۔ جی۔ ٹھیک ہے جناب"...... لفٹ بوائے نے کہا اور چوتھی منزل کا بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ تیزی سے اوپر چڑھنے لگی اور پھر جب وہ چوتھی منزل پر رکی لفٹ بوائے نے دروازہ کھول دیا اور عمران اس کا شکریہ ادا کر کے لفٹ سے باہر آ گیا لیکن چوتھی منزل پر آمنے سامنے صرف کمروں کے دروازے تھے اور عمران اب ہر کمرے کو کھول کر تو نہ دیکھ سکتا تھا اس لئے وہ ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ سروس بوائے کی یہاں عدم موجودگی کا مطلب ہے کہ وہ کسی کمرے

میں سروس دینے گیا ہوا ہے اس لئے وہ واپس آئے گا تو اس سے معلوم کیا جا سکتا تھا اور پھر ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور سروس بوائے ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر آیا اور اس طرف آنے لگا جدھر عمران موجود تھا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض کس کمرے میں گیا ہے"...... عمران نے سروس بوائے سے پوچھا۔

"جی وہ مادام مارگریٹ کے کمرے میں ہیں جناب۔ روم نمبر اٹھائیس۔ میں نے ابھی انہیں سروس دی ہے"...... سروس بوائے نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ مادام مارگریٹ کا نام تو بتا رہا تھا کہ وہ کوئی غیر ملکی خاتون ہے اور سوپر فیاض کا اس طرح سوٹ پہن کر اس وقت کسی غیر ملکی خاتون کے کمرے میں جانا خاصا مشکوک مسئلہ تھا اس لئے عمران آگے بڑھ کر روم نمبر اٹھائیس کے دروازے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ دروازہ بند تھا البتہ باہر ڈور فون موجود تھا۔ عمران نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والی نوجوان ہے اور ایکریمین ہے۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب آپ کے کمرے میں موجود ہیں ان کے لئے ان کے ڈائریکٹر جنرل صاحب کا پیغام ہے"...... عمران نے آواز بدل کر جواب دیا۔

"یہاں کوئی سپرنٹنڈنٹ فیاض نہیں ہے۔ نانسنس"...... چند

لمحوں کی خاموشی کے بعد اس خاتون کی غصیلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فون آف ہو گیا تو عمران مسکراتا ہوا تیزی سے مڑا اور جلدی سے راہداری کے موڑ پر آ کر لفٹ کے قریب رک گیا۔ لفٹ نیچے تھی اور وہاں سروس بوائے بھی موجود نہ تھا اور شاید سروس لینے کے لئے سروس روم گیا ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اب سوپر فیاض کمرے سے نکل کر یہاں سے بھاگنے کی کرے گا لیکن پہلے وہ راہداری میں کسی کی موجودگی کو چیک کرے گا اس لئے وہ اطمینان سے کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اسے راہداری میں تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران قدموں سے ہی پہچان گیا کہ آنے والا سوپر فیاض ہے۔ اسی لمحے لفٹ بھی آ کر رکی اس کا دروازہ کھلا اور ایک جوڑا باہر آ گیا۔ وہ آگے بڑھے تو عمران بھی ان کے پیچھے چلتا ہوا راہداری میں مڑا اسی لمحے سوپر فیاض بھی وہاں پہنچ گیا۔

"ارے سوپر فیاض تم اور یہاں اور سوٹ میں خیریت"۔ عمران نے اس انداز میں کہا جیسے وہ ابھی لفٹ سے اتر کر آ رہا ہو اور اچانک سوپر فیاض کو دیکھ کر حیران ہو گیا ہو۔

"تم اور یہاں۔ تم کیسے آئے ہو"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ مشکوک نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"یہاں کمرہ نمبر اٹھائیس میں کوئی مادام مارگریٹ رہتی ہیں۔ سنا ہے اس بار وہ مقابلہ حسن میں اول آئی ہیں۔ میں نے سوچا کہ چلو جا کر مقابلہ حسن کے منصفین کے ذوق کو ہی دیکھ لوں"...... عمران

نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔
"ہونہہ۔ تو وہ تم تھے لیکن تم نے میرا تعاقب کیوں کیا۔
بولو"...... سوپر فیاض نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تعاقب اور تمہارا۔ کیا مطلب۔ تم تو سرکاری درباری آدمی ہو۔
تم کوئی مجرم تو نہیں ہو کہ تمہارا تعاقب کیا جائے۔ کیا یونیفارم
اتارنے کے ساتھ ساتھ عقل بھی کھوپڑی سے نکال کر ساتھ ہی رکھ
دیتے ہو۔ بتایا تو ہے کہ میں عالمی حسینہ کو دیکھنے جا رہا ہوں"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"سنو عمران۔ مجھے اس طرح کی حرکتیں پسند نہیں ہیں۔ یہ ٹھیک
ہے کہ تم میرے دوست ہو لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم
میرے ذاتی معاملات میں اس طرح مداخلت کر۔ جاؤ دفع ہو جاؤ اور
آئندہ اگر تم نے میرا پیچھا کیا تو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا"۔ سوپر
فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے
آگے بڑھا اور لفٹ میں داخل ہو گیا۔
"ارے ارے سنو تو سہی۔ تم تو مجھے کہہ رہے تھے کہ میں دفع ہو
جاؤں اور اب خود ایسا کر رہے ہو"...... عمران نے اس کے پیچھے
بڑھتے ہوئے کہا لیکن لفٹ کا دروازہ بند ہوا اور وہ تیزی سے نیچے اترتی
چلی گئی۔ عمران مسکراتا ہوا پلٹا اور ایک بار پھر اٹھائیس نمبر کمرے
کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب مارگریٹ سے بہرحال ملنا چاہتا تھا کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ سوپر فیاض ایسا بھی یوسف ثانی نہیں ہے کہ یہ غیر

ملکی عورتیں اس پر اس انداز میں ریشہ خطمی ہو جائیں اس لئے لامحالہ
اس مارگریٹ نے سوپر فیاض سے خود رابطہ کیا ہو گا اور اسے یہاں
آنے کی دعوت دی ہو گی اور لامحالہ اس کا کوئی نہ کوئی پس منظر ہو گا
جس کا تعلق سوپر فیاض کی سرکاری حیثیت سے ہو گا اس لئے عمران
اب بہرحال اس سے ملنا چاہتا تھا تاکہ پس منظر کا کوئی اندازہ کر
سکے۔ اس نے اٹھائیس نمبر کمرے کے سامنے رک کر ایک بار پھر ڈور
فون کا بٹن پریس کر دیا۔
"کون ہے"...... اندر سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔
"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران
نے مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... مارگریٹ کی حیرت
بھری آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ
کھلا تو دروازے پر ایک خوبصورت اور نوجوان ایکریمین لڑکی موجود
تھی۔
"کیا آپ مجھے اندر آنے کا نہیں کہیں گی مادام مارگریٹ"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"آپ کون ہیں اور آپ نے جو ڈگریاں بتائی ہیں اس سے میں تو
سمجھی کہ آپ کوئی بوڑھے سائنس دان ہوں گے"...... مارگریٹ نے
ایک طرف ہٹتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں بھی مادام کا لفظ سن کر یہی سمجھا تھا کہ آپ کوئی بوڑھی

خاتون ہوں گی"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مگر آپ ہیں کون۔ میں تو آپ کو جانتی ہی نہیں"۔ مارگریٹ نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے کہا۔

"تشریف تو رکھیں۔ تفصیلی تعارف بھی ہو جائے گا ویسے آپ بے فکر رہیں میں سوپر فیاض سے بھی زیادہ شریف آدمی ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارگریٹ بے اختیار اچھل پڑی۔

"سوپر فیاض"...... مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض جو ابھی آپ سے مل کر گئے ہیں میری ان سے نیچے ہال میں ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے آپ کے متعلق بتایا تو مجھے بھی آپ سے ملنے کا اشتیاق ہو گیا"...... عمران نے سٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کون ہیں۔ آپ کا سپرنٹنڈنٹ صاحب سے کیا تعلق ہے"...... مارگریٹ نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میرا دوست ہے۔ میں نے جب اسے لفٹ سے اترتے دیکھا تو میں حیران ہو گیا کیونکہ سوپر فیاض جیسا آدمی تو ہوٹلوں میں آنا بھی اپنی کسر شان سمجھتا ہے پھر میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ آپ سے ملنے گیا تھا۔ اس پر میں حیران رہ گیا اور مجھے اشتیاق ہوا کہ میں بھی آپ کی زیارت کر لوں کیونکہ سوپر فیاض تو انتہائی عورت بیزار

آدمی ہے۔ وہ تو عالمی حسینہ کو بھی گھاس نہیں ڈالتا۔ وہ آپ سے ملنے آیا ہے تو لامحالہ آپ عالمی حسینہ سے بڑھ چڑھ کر ہوں گی اور میرا خیال درست ثابت ہوا۔ آپ واقعی اس قابل ہیں کہ سوپر فیاض بھی آپ سے ملاقات پر مجبور ہو سکتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو مارگریٹ بے اختیار مسکرا دی۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کا شکریہ۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض سے تو میری ہال میں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ دلچسپ باتیں کرتے ہیں اس لئے ان سے دوستی ہو گئی اور میں نے انہیں اپنے کمرے میں آنے کی دعوت دی۔ وہ یہاں آ تو گئے لیکن پھر اچانک انہیں کوئی ضروری کام یاد آ گیا اور فوراً ہی چلے گئے"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"حیرت ہے کہ آپ جیسی حسینہ کی دعوت کے بعد کوئی ضروری کام باقی رہ جاتا ہے۔ بہرحال وہ سرکاری آدمی ہے کوئی کام ہو گا۔ آپ ایکریمیا سے تشریف لائی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں میں سیاح ہوں اور پہلی بار پاکیشیا آئی ہوں۔ ویسے میں ایکریمیا کے ایک سائنسی ادارے سے منسلک ہوں لیکن مجھے سیر و سیاحت کا بے حد شوق ہے اس لئے ہر سال میں ایک ماہ کی چھٹی لے کر کسی نہ کسی ملک کی سیاحت کے لئے نکل پڑتی ہوں"۔ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ۔ اسی لئے آپ نے میری سائنسی ڈگریاں سن کر مجھے

ملاقات کا شرف بخش دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ حقیقت ہے آپ کی ڈگریاں سن کر میں بے حد حیران ہوئی تھی لیکن شاید آپ نے صرف مجھ پر رعب ڈالنے کے لئے یہ ڈگریاں بتائی تھیں"...... مارگریٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ میں واقعی ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں۔ آپ بے شک سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کنفرم کر لیں"...... عمران نے کہا تو مارگریٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"حیرت ہے ڈاکٹر آف سائنس اور وہ بھی آکسفورڈ یونیورسٹی کے۔ اس کے باوجود"...... مارگریٹ کہتے کہتے رک گئی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کے باوجود میرے چہرے پر آپ کو رونق نظر آ رہی ہے۔ یہی کہنا چاہتی تھیں ناں آپ۔ ویسے آپ کا کس سائنسی ادارے سے تعلق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ناسا سے"...... مارگریٹ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ناسا ایکریمیا کا سب سے بڑا سائنسی ادارہ تھا جو خلائی ریسرچ اور خلائی سیاروں کے بارے میں کام کرتا تھا۔ اتنے بڑے ادارے سے اس عام سی لڑکی کا منسلک ہونا اس کے لئے حیرت کا باعث بنا تھا۔

"آپ وہاں کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں سیکورٹی سیکشن میں ہوں"...... مارگریٹ نے جواب دیا

اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ مارگریٹ کا تعلق سائنس سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سیکورٹی سے ہے لیکن مارگریٹ کا سیکورٹی سے تعلق اور پھر اس کا پاکیشیا آکر سوپر فیاض سے اس انداز میں ملنا یہ اس کے نزدیک زیادہ مشکوک بات تھی۔

"اوکے۔ آپ ہماری مہمان ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو پاکیشیا کی سیر کرا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میری یہ عادت ہے کہ میں اپنے طور پر سیر و سیاحت کرتی ہوں۔ بہرحال آپ کی اس آفر کا شکریہ"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"آپ نے اب تک پینے کے لئے نہیں پوچھا۔ چلیں ایک گلاس سادہ پانی ہی پلوا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری۔ مجھے دراصل خیال ہی نہیں رہا تھا۔ میں شراب منگوا لیتی ہوں۔ کون سی پیئیں گے آپ"...... مارگریٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں شراب نہیں پیتا۔ آپ صرف سادہ پانی اپنے ہاتھ سے پلوا دیں میرے لئے یہی کافی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارگریٹ اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے اس کے باہر جاتے ہی کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک باکس نکال کر اسے کھولا اور اس میں موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو

اس نے میز کے نیچے تقریباً درمیان میں کر کے چپکا دیا۔ پھر اس نے باکس بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد مارگریٹ اندر داخل ہوئی تو اس کے ایک ہاتھ میں ایک جگ اور دوسرے میں گلاس تھا۔

"اوکے اب مجھے اجازت۔ آپ یہاں کتنے روز رہیں گی"۔ عمران نے پانی پی کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی ایک دو ہفتے تو رہوں گی"...... مارگریٹ نے کہا۔

"اوکے پھر ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے سے باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھنے لگا پھر راہداری کا موڑ مڑ کر وہ رک گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس مڑا اور دوبارہ کمرہ نمبر اٹھائیس کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن اس کمرے سے پہلے والے کمرے کے دروازے پر رک کر اس نے اس کا ہینڈل گھما کر دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ چونکہ اس کمرے کی سائیڈ پر کوئی کارڈ موجود نہ تھا اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ کمرہ خالی ہے۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر سامنے موجود سٹنگ روم کی کرسی پر بیٹھ کر اس نے جیب سے وہی باکس نکالا اور اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا باکس باہر نکال لیا۔ یہ ماچس کی ڈبیا کے سائز کا باکس تھا۔ اس نے اس باکس پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کیا اور پھر اسے کان سے لگا لیا لیکن دوسری طرف خاموشی تھی پھر

کسی کے چلنے کی مدھم سی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے بعد چند لمحے خاموشی رہی پھر اچانک مارگریٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو مارگریٹ کالنگ۔ اوور"...... مارگریٹ بار بار کال دے رہی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ ٹرانسمیٹر کال کر رہی ہے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"یس اے ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اے ون میرے ساتھ عجیب معاملہ ہوا ہے۔ میں نے سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو دوستی کا چکر دے کر اپنے جال میں پھنسا لیا اور آج میں نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض وعدے کے مطابق پہنچ گیا لیکن ابھی کوئی بات بھی نہ ہوئی تھی کہ ڈور فون سے کسی نے کہا کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے نام ڈائریکٹر جنرل کا پیغام ہے تو سپرنٹنڈنٹ بری طرح گھبرا گیا۔ اس نے مجھے اشارے سے کہہ دیا کہ میں جواب دوں کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض یہاں موجود نہیں ہے۔ میں نے یہ جواب دے دیا اور کچھ دیر بعد سپرنٹنڈنٹ فیاض بعد میں آنے کا کہہ کر چلا گیا لیکن تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمی آ گیا۔ اس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے سائنس کی اعلیٰ ترین ڈگریاں بتائیں تو میں بے حد حیران ہوئی۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ میرا خیال تھا کہ وہ بوڑھا آدمی ہو گا لیکن وہ نوجوان تھا۔ وہ اندر آ گیا اور مجھ سے بڑے طریقے سے پوچھ گچھ کرنے لگا۔ اس کا انداز

مشکوک سا لگتا تھا لیکن پھر وہ واپس چلا گیا۔ میری سمجھ میں یہ نوجوان نہیں آ سکا۔ مجھے اس کی آمد بے حد مشکوک محسوس ہو رہی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں رپورٹ دے دوں۔ اوور"۔ مارگریٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا نام بتایا تھا اس نے اور کیا ڈگریاں بتائی تھیں۔ اوور"۔ اے ون کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)۔ اوور"۔ مارگریٹ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ، اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا۔ ویری بیڈ لیکن تم نے اس سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کیوں دوستی لگائی تھی۔ کیا حاصل کرنا چاہتی تھیں تم اس سے۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلی آواز میں کہا گیا۔

"وہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ ہے۔ ظاہر ہے سرکاری سائنس دانوں کی فائلیں اس کی تحویل میں ہی ہوں گی۔ میں اس کی مدد سے یہ فائلیں چیک کرنا چاہتی تھی تاکہ کرامت حسین کی فائل سے اس کے کوائف حاصل کر سکوں ورنہ ویسے تو یہاں اسے کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ میں نے وزارت سائنس اور وزارت داخلہ دونوں جگہ معلوم کیا ہے لیکن کوئی اس کے نام سے ہی واقف نہیں ہے لیکن کیا تم اس علی عمران کو جانتے ہو۔ کون ہے یہ۔ اوور"۔ مارگریٹ نے کہا۔

"مارگریٹ تم نے زندگی کی سب سے بڑی حماقت کر ڈالی ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس کا سائنس دانوں سے کیا تعلق۔ یہ ایکریمیا نہیں ہے کہ جہاں ایسی فائلیں سنٹرل انٹیلی جنس کے پاس ہوتی ہیں۔ تم نے سوپر فیاض سے لنک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ اس علی عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ تم اب فوری طور پر پاکیشیا چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔ اب وہاں تمہارا رہنا انتہائی خطرناک ہے اور سنو تم ایسا کرو کہ فوری طور پر ڈبل اے ون کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس سے بات کر لو یہ انتہائی ضروری ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ مارگریٹ اب ڈبل اے ون کی فریکونسی ایڈجسٹ کر رہی ہو گی۔ پھر اچانک ایک دھماکے اور مارگریٹ کی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کسی کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ اس نے باکس آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور دروازہ کھول کر باہر آیا اور ساتھ ہی کمرہ نمبر اٹھائیس کا دروازہ کھولا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ اسے لاک نہ کیا گیا تھا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ کمرے میں قالین پر مارگریٹ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کے پرزے بکھرے ہوئے تھے۔ مارگریٹ ہلاک ہو چکی تھی۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر مڑ کر اس

نے دروازہ اندر سے بند کیا اور سب سے پہلے اس نے میز کے نیچے لگا ہوا ڈکٹافون اتار کر اسے واپس باکس میں رکھا اور پھر اس نے سوٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ یہ ایک رہائشی سوٹ تھا جو تین کمروں پر مشتمل تھا۔ ایک بیڈ روم تھا ایک سٹنگ روم اور ایک ٹی وی لاؤنج تھا۔ بیڈ روم کی وارڈ روب میں مارگریٹ کے لباس موجود تھے اور ساتھ ہی ایک بیگ بھی تھا۔ عمران نے اس بیگ کی تفصیلی تلاشی لی لیکن کوئی چیز اسے نہ ملی جس سے مارگریٹ کی اس تنظیم کے بارے میں معلومات مل سکتیں۔ البتہ اس کے کاغذات موجود تھے جو اس نے اپنی جیب میں ڈال لئے اور پھر مڑ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں دو نام بار بار آ رہے تھے ایک سائنس دان کرامت حسین کا اور دوسرا اے ون کا اور وہ ان دونوں ناموں کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر نگاہ کا چشمہ تھا۔ اس کے سر پر بال تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی پڑی تھی اور وہ اس پر جھکا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی مترنم آواز میں بج اٹھی تو اس بوڑھے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ..... اس بوڑھے آدمی نے کہا۔

"ڈاکٹر آصف میں ڈاکٹر ذیشان بول رہا ہوں" ..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ..... ڈاکٹر آصف نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر آصف تھرٹی سکس بیم مشین یکلخت کام کرنا چھوڑ گئی ہے

حالانکہ وہ ہر لحاظ سے درست ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر آصف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر آصف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ڈاکٹر۔ آپ فوراً تشریف لائیں یہاں تو ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ پورا سسٹم ہی جام ہو گیا ہے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے ایس ایس وی کا فائنل تجربہ کرنا ہے"...... ڈاکٹر ذیشان نے کہا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ میں آ رہا ہوں"...... ڈاکٹر آصف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور فائل بند کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور اٹھ کر دوڑنے کے انداز میں تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہال میں داخل ہوا جہاں چار آدمی موجود تھے جن کے جسموں پر سفید گاؤن تھے۔ یہ سب ادھیڑ عمر تھے اور ان سب کے چہروں پر ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں۔

"کیا ہوا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ بیم مشین کام کرنا چھوڑ دے"۔ ڈاکٹر آصف نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"آپ خود دیکھ لیجئے"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ ڈاکٹر ذیشان تھا اور پھر وہ ڈاکٹر آصف کو ساتھ لے کر ہال کی سائیڈ راہداری سے گزر کر ایک اور بڑے کمرے میں آیا جہاں

یل انتہائی پیچیدہ مشین فرش پر نصب تھی۔ یہ قدآدم مشین تھی یلن اس کی چوڑائی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر آصف اس مشین کے سامنے جا کر رک گیا۔ مشین پر سینکڑوں کیا بلامبالغہ ہزاروں ڈائل، نابیں اور بلب موجود تھے لیکن یہ سب بجھے ہوئے اور ساکت تھے۔

"یہ۔ یہ تو واقعی بند ہے۔ کیا اس کی توانائی لائن درست ہے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ دیکھئے"...... ڈاکٹر ذیشان نے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود ڈائل کی طرف اشارہ کیا جس پر نمبر موجود تھے۔

"ہونہہ۔ اسے ایس سی ٹی سپر چیکر سے چیک کرو تاکہ فالٹ کا پتہ چل سکے"...... ڈاکٹر آصف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں چیک کر چکا ہوں رپورٹ اوکے ہے۔ کوئی فالٹ نہیں ہے"...... ڈاکٹر ذیشان نے کہا تو ڈاکٹر آصف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یقین نہ آنے والے تاثرات تھے۔

"کیا مطلب۔ کوئی فالٹ نہیں ہے تو پھر یہ بند کیسے ہو گئی"۔ ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"یہی بات تو سمجھ نہیں آ رہی ڈاکٹر۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی نے مشین پر جادو کر دیا ہو"...... ڈاکٹر ذیشان نے کہا۔

"میرے سامنے چیک کرو"...... ڈاکٹر آصف نے کہا تو ڈاکٹر ذیشان نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھولی۔ اس میں سے ایک بڑا

سا باکس اٹھایا جس پر ڈائل اور بٹن موجود تھے۔ اس مشین سے [illegible] والی تار کو اس نے بڑی مشین کے ایک پلگ سے لگایا اور پھر با[illegible] نما مشین آن کر دی۔ اس کا مین ڈائل روشن ہو گیا اور چند لمحوں اس پر او کے کے الفاظ جلنے بجھنے لگے۔

" اوہ اوہ۔ واقعی لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ہو ہی نہ سکتا"...... ڈاکٹر آصف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی بات پر تو ہم حیرت کے مارے پاگل ہو رہے ہیں"۔ ڈا[illegible] ذیشان نے کہا۔

" ڈاکٹر قادر کو کال کرنا پڑے گا۔ اس گتھی کو وہی سلجھا [illegible] ہیں"۔ ڈاکٹر آصف نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"آپ یہاں سے انہیں کال کر لیں"...... ڈاکٹر ذیشان نے کہا۔

" نہیں۔ ان کا نمبر ٹاپ سیکرٹ ہے۔ میں اپنے آفس سے ک[illegible] کروں گا اور جب تک میں مزید ہدایات نہ دوں تم لوگوں نے یہ[illegible] سے نہیں جانا"...... ڈاکٹر آصف نے کہا تو ڈاکٹر ذیشان اور اس ک[illegible] ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ڈاکٹر آصف تیز تیز قدم اٹھا[illegible] ہوا اس ہال نما کمرے سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپ[illegible] آفس میں پہنچ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا ا[illegible] تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سرد سی مردانہ آواز سنا[illegible] دی۔

" میں ڈاکٹر آصف بول رہا ہوں۔ سپر لیبارٹری سے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

" یس فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ڈاکٹر قادر سے بات کرائیں"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

" او کے ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ڈاکٹر قادر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر قادر میں ڈاکٹر آصف بول رہا ہوں سپر لیبارٹری سے۔ یہاں ایک انتہائی حیرت انگیز واقعہ پیش آیا ہے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

" کیا"...... ڈاکٹر قادر کے لہجے میں حیرت تھی اور جواب میں ڈاکٹر آصف نے مشینوں کے بند ہونے اور ان کی چیکنگ کرنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

" کیا آپ نے اس کی سپر ایس وی ایس چیک کی ہے"...... ڈاکٹر قادر نے کہا۔

" نہیں۔ لیکن اس کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے باہر سے تو اندر کوئی لائننگ نہیں ہو سکتی"...... ڈاکٹر آصف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ چیک تو کریں اور پھر مجھے رپورٹ دیں"...... ڈاکٹر قادر نے جواب دیا۔

"اوکے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر ذیشان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر ذیشان کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر آصف بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر قادر صاحب سے بات ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم اسے ٹاپ سپر ایس ڈی ایس پر چیک کر کے انہیں بتائیں"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ یہ تو بیرونی لائننگ کی چیکنگ کے لئے ہوتی ہے اور یہاں بیرونی لائننگ کیسے پہنچ سکتی ہے"...... ڈاکٹر ذیشان نے کہا

"میں نے یہ بات ڈاکٹر قادر سے کی ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ہم چیک تو کریں اور پھر انہیں بتائیں اس لئے تم چیک کرو اور مجھے بتاؤ کہ کیا رزلٹ رہا ہے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر آصف نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"ڈاکٹر ذیشان بول رہا ہوں جناب۔ انتہائی حیرت انگیز رزلٹ ملا ہے۔ مشین پر بیرونی لائننگ کے اثرات موجود ہیں لیکن اس لائننگ کی وضاحت نہیں معلوم ہو سکی"...... ڈاکٹر ذیشان نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر بیرونی لائننگ کے اثرات ملے ہیں تو پھر اس کی وضاحت ہونی چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ ٹی الیون کو اس کے ساتھ لنک کر کے چیک کرو"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر آصف نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر قادر کا خیال درست ثابت ہوا"۔ ڈاکٹر آصف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر آصف نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"ڈاکٹر ذیشان بول رہا ہوں جناب۔ ٹی الیون نے تھرٹی سکس کوڈ کی نشاندہی کی ہے"...... ڈاکٹر ذیشان نے جواب دیا۔

"تھرٹی سکس کوڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی خلائی سیارے سے بیرونی لائننگ اس مشین پر ڈالی گئی ہے لیکن اس لیبارٹری میں تو اس سلسلے میں خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ بہرحال کچھ تو پتہ چلا۔ میں ابھی ڈاکٹر قادر کو رپورٹ دیتا ہوں"...... ڈاکٹر آصف نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی سرد سی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر آصف بول رہا ہوں سپر لیبارٹری سے۔ ڈاکٹر قادر سے

بات کرائیں"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔
"اوکے ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو ڈاکٹر آصف۔ کیا رزلٹ رہا ہے"...... ڈاکٹر قادر کی آواز
سنائی دی تو ڈاکٹر آصف نے ڈاکٹر ذیشان سے ملنے والی رپورٹ دوہرا
دی۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ بھی وہی کھیل کھیلا جا
رہا ہے جو دوسرے ممالک کے ساتھ کھیلا جارہا ہے۔ مجھے بھی شک تھا
جو درست نکلا ہے"...... ڈاکٹر قادر نے کہا۔
"کیسا کھیل جناب"...... ڈاکٹر آصف نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"ڈاکٹر آصف مسلم ممالک کے ساتھ کوئی پراسرار اور خطرناک
کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ ان تمام مسلم ممالک میں جہاں جہاں
خصوصی ایٹمی لیبارٹریاں قائم ہیں اور جہاں ایسی ایڈوانس ریسرچ ہو
رہی ہے اچانک یہ لیبارٹریاں بند ہو گئیں۔ بڑی تگ و دو کے بعد
صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ کسی نامعلوم خلائی سیارے کے ذریعے ان
لیبارٹریوں پر ایسی ریز ڈالی جا رہی ہے جن کی ماہیت کا کسی کو علم
نہیں ہے اور جن کی وجہ سے مین مشینری جام ہو جاتی ہے۔ صرف
پاکیشیا بچا ہوا تھا۔ آج یہاں بھی وہی کام ہوا ہے۔ آپ نے جیسے ہی
مشین کے بند ہونے کی بات کی مجھے فوراً اس بات کا خیال آگیا اس
لئے میں نے آپ کو چیکنگ کے لئے کہا تھا۔ گو ہم نے ان اطلاعات

ے بعد مزید خصوصی حفاظتی اقدامات کئے تھے لیکن ہمارے
تظامات کام نہیں آسکے"...... ڈاکٹر قادر نے کہا۔
"اوہ۔ پھر اب کیا ہو گا"...... ڈاکٹر آصف نے پریشان سے لہجے
ں کہا۔
"کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ باقی ممالک میں جہاں جہاں یہ واردات
ئی ہے وہاں سائنس دان ٹکریں مار چکے ہیں لیکن وہ جام مشینری کو
ں نہیں کر سکے اور نہ ہی آج تک وہ یہ معلوم کر سکے ہیں کہ یہ کون
ریز ہیں اور کہاں سے ڈالی جا رہی ہیں اور ان کا توڑ کیا ہے البتہ
ں سلسلے میں ہمارے سائنس دان ڈاکٹر کرامت حسین نے کچھ
یش رفت کی ہے۔ انہوں نے ان ریز کو ٹریس کر لیا ہے لیکن ابھی وہ
ں کی ماہیت کو مکمل طور پر چیک نہیں کر سکے اس لئے فی الحال
ائے صبر کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے"...... ڈاکٹر قادر نے
ہا۔
"لیکن جناب ہمارے تو انتہائی اہم ترین پراجیکٹ رک جائیں
ے"...... ڈاکٹر آصف نے انتہائی پریشانی بھرے لہجے میں کہا۔
"مجبوری ہے ڈاکٹر آصف۔ اس کا فی الحال تو کسی کے پاس کوئی
ل نہیں ہے"...... ڈاکٹر قادر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی
ابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر آصف نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر
کھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک
زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔
"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ا
اس کے ساتھ ہی اس نے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس
رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور
مخصوص آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں سرداور"...... عمران نے اپنی عادت
خلاف انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"کون عمران"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں
گیا۔
"علی عمران"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن

اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔
"سوری۔ میں ایسے سنجیدہ عمران کو نہیں جانتا"...... دوسری
طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تو آپ مسخرے علی عمران کو جانتے ہیں"...... عمران نے اس
بار اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔
"یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا بیمار ہو۔ ورنہ تم جب سنجیدہ لہجے
میں بات کرتے ہو تو ہمیشہ یہی احساس ہوتا ہے کہ کوئی نقلی علی
عمران بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی
دی۔
"میں تو اس لئے سنجیدہ تھا کہ آپ جیسے سائنس دانوں کے پاس
وقت بے حد کم ہوتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کے وقت کو ضائع
کروں لیکن اگر آپ مصر ہیں تو پھر میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی
ایس سی (آکسن) ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔
"وقت تو واقعی بے حد کم ہے۔ بہرحال اتنا بھی کم نہیں ہے کہ
تم اس قدر سنجیدہ ہو جاؤ۔ بتاؤ کیا بات ہے"...... سرداور نے کہا۔
"کوئی سائنس دان ڈاکٹر کرامت حسین صاحب بھی ہیں یہاں
پاکیشیا میں"...... عمران نے کہا۔
"ڈاکٹر کرامت حسین۔ ہاں ہیں۔ کیوں کیا ہوا ہے انہیں"۔
دوسری طرف سے سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تک تو شاید کچھ نہ ہوا ہو لیکن کچھ ہو سکتا ہے کیونکہ ایک غیر ملکی تنظیم انہیں تلاش کر رہی ہے" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ لیکن کیوں" سرداور نے کہا۔

"یہی بات پوچھنے کے لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو سر لیبارٹری میں کام کرتے ہیں ڈاکٹر قادر کے ساتھ ۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ مجھے آدھے گھنٹے بعد فون کرنا" ۔ سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا کوئی نیا چکر چل پڑا ہے" بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ہوٹل خیابان میں سوپر فیاض کو جاتے دیکھ کر وہاں ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی کوئی خاص چکر چل رہا ہے" بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ داور بول رہا ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود اور بدہان خود بقائمی ہوش و حواس خمسہ اپنی آزادانہ رضامندی سے بغیر کسی جبر واکراہ کے بول رہا

ہوں" ...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"خدا کی پناہ۔ تمہاری زبان ہے یا میرٹھ کی قینچی۔ جب تم بولنے پر آتے ہو تو پھر تمہاری زبان رکنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ نجانے کہاں کہاں سے مشکل، ثقیل اور نامانوس سے الفاظ یاد کر لیتے ہو۔ بہرحال ڈاکٹر کرامت حسین کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کرامت حسین آج کل خلا سے آنے والے تابکاری طوفان کے خلاف انتہائی اہم ریسرچ میں مصروف ہیں۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ گزشتہ ایک سال سے چند ممالک کی اٹیمک لیبارٹریاں خلا سے آنے والے تابکاری طوفان کی زد میں آکر جام ہو چکی ہیں اور اتفاق سے یہ تمام لیبارٹریاں مسلم ممالک کی ہیں۔ ڈاکٹر کرامت حسین پہلے ایک مسلم ملک لائبیریا کی ایک اٹیمک لیبارٹری میں کام کرتے تھے لیکن پھر یہ لیبارٹری جام ہو گئی تو وہ پاکیشیا آگئے۔ یہاں بھی اس بات کا خدشہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ کسی بھی وقت تابکاری طوفان پاکیشیا کا رخ بھی کر سکتا ہے اور چونکہ ڈاکٹر کرامت حسین تابکاری پر بین الاقوامی اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے حکومت نے انہیں خصوصی طور پر یہ ٹاسک دیا تھا کہ وہ تابکاری طوفان سے تحفظ کے لئے کوئی قابل عمل فارمولا تیار کریں تاکہ اگر پاکیشیا اس طوفان کی زد میں آئے تو اس کا تحفظ کیا جا سکے۔ ڈاکٹر کرامت حسین اس پر کام کر رہے ہیں اور انہوں نے کچھ اہم پیش رفت بھی کر لی ہے لیکن ابھی وہ پوری طرح اس پر قادر نہیں ہو سکے" سرداور نے تفصیل سے

بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تابکاری طوفان کس قسم کا ہے جو خلا سے آتا ہے اور صرف مسلم ممالک کی اٹیمک لیبارٹریوں کو ہی جام کر جاتا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے شاید اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ ایسا ہوا ہے لیکن ہوا ضرور ہے کہ تین مسلم ممالک لائبیریا، آراک اور ساڈان کی اٹیمک ریسرچ لیبارٹریاں ایسے طوفان کی زد میں آ کر جام ہو چکی ہیں۔ یہ انتہائی خوفناک طوفان ہے۔ دس لاکھ ٹن سے بھی زیادہ تابکاری ذرات ایک طوفان کی شکل میں اچانک خلا میں سے اس لیبارٹری کے گرد پھیل جاتے ہیں اور ان کی طاقت اس قدر ہوتی ہے کہ لیبارٹری کی تمام مشینری نہ صرف جام ہو جاتی ہے بلکہ مکمل طور پر تباہ ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں بہت ریسرچ کی گئی لیکن طوفان کا مرکز خلا ہی ہوتا ہے۔ اس تابکاری طوفان کی ایک حیرت انگیز خاصیت اور بھی ہے کہ اس کا دائرہ کار محدود ہوتا ہے اور اس سے صرف لیبارٹریاں اور اس کا مخصوص علاقہ ہی متاثر ہوتا ہے اور دوسری حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے کہ ان تابکاری ذرات کے اثرات صرف مشینری پر پڑتے ہیں۔ انسانوں کو ان سے خطرہ نہیں ہوتا حالانکہ عام تابکاری ذرات انسانوں کا جو حشر کرتے ہیں اس سے تم بھی واقف ہو گے اس لئے سائنس دان ابھی تک تو خدا کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ یہ مخصوص تابکاری ذرات جو خلا سے طوفان کی شکل میں

وارد ہوتے ہیں یہ عام تابکاری ذرات نہیں ہیں ورنہ اگر یہ عام تابکاری ذرات ہوتے تو جو ملک ان کی زد میں آ جاتا پورا ملک اپنے تمام باشندوں سمیت ہولناک اور لاعلاج بیماریوں کی زد میں آ کر مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جاتا۔ ان ذرات کی اس مخصوص ماہیت پر نہ صرف ڈاکٹر کرامت حسین اور ان ممالک کے سائنس دان جن کی لیبارٹریاں ان طوفانوں کی زد میں آئی ہیں ریسرچ کر رہے ہیں بلکہ سپر پاور کے بڑے بڑے سائنس دان اور خاص طور پر شوگران کے سائنس دان بھی اس پر ریسرچ کر رہے ہیں لیکن ابھی تک وہ اس سلسلے میں کوئی خاص قابل ذکر پیش رفت نہیں کر سکے لیکن یہ تابکاری طوفان ابھی تک براعظم ایشیا اور براعظم افریقہ تک محدود ہیں۔ اب اس پر بھی ریسرچ کی جا رہی ہے کہ ایسا کیوں ہے اور کیا یورپ، براعظم ایکریمیا اور دوسرے براعظم بھی ان طوفانوں کی زد میں آ سکتے ہیں یا نہیں"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"یہ طوفان کس قسم کے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ خلا سے مسلسل لیبارٹری پر حملہ آور ہو رہے ہیں یا ایک ہی بار آ کر ختم ہو جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"یہ طوفان اچانک ہی یکلخت حملہ کرتے ہیں۔ مسلسل نہیں آتے لیکن ان کے اثرات کے بارے میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ان کے اثرات میں آ جانے والی نازک مشینری دوبارہ شاید کبھی بھی کام نہ آ سکے اس لئے اب دوسرے ممالک یہ سوچ رہے ہیں کہ ایسی

لیبارٹریاں ایک سے زیادہ بنائی جائیں تاکہ اگر ایک لیبارٹری اس سے اثر انداز ہو جائے تو پھر دوسری سے کام چلایا جا سکے"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"خصوصی طور پر لیبارٹری پر ان کے حملے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ایٹمی مشینری ان تابکاری ذرات کو خود اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اس لئے ان کے اثرات محدود رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہی خیال کیا جا رہا ہے"۔ سرداور نے جواب دیا۔

"اگر یہ سب کچھ خلا میں موجود کسی قدرتی طوفان کا نتیجہ ہے تو پھر غیر ملکی تنظیم کیوں ڈاکٹر کرامت حسین کو تلاش کر رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ اب تک تو یہ سوچا جا رہا ہے اور یہی نتیجہ نکل رہا ہے کہ یہ سب کچھ قدرتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ملک اپنی لیبارٹری کے تحفظ کے لئے ڈاکٹر کرامت حسین کی ریسرچ سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہو یا اسے اغوا کر کے اپنے ملک کی لیبارٹریوں کے تحفظ کے لئے ان سے کام لینا چاہتا ہو"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب میں خود ہی معلوم کر لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اصل بات جو میں تم سے کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پاکیشیا

کے ایٹمک سائنس دان اس معاملے میں بے حد پریشان ہیں کیونکہ کسی بھی لمحے پاکیشیائی لیبارٹریاں اس تابکاری طوفان کی زد میں آ سکتی ہیں۔ ابھی تک تو ایسا نہیں ہوا لیکن کسی بھی وقت ایسا ہو سکتا ہے اور ہمارے پاس بہرحال اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم ایسی مشینری دوبارہ حاصل کر سکیں یا تیار کر سکیں اس لئے اگر تمہارے ذہن میں اس کا کوئی حل ہو تو تم اس سلسلے میں ضرور کام کرو کیونکہ اگر ایسا ہو گیا تو سمجھو پاکیشیا کا مستقبل تباہ ہو کر رہ جائے گا"۔ سرداور نے کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ آپ بتائیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری ذہنی صلاحیتوں کا بخوبی علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں خاص ذہن عطا کیا ہے۔ ہماری سپر لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عبدالقادر صاحب ہیں۔ میری ان سے بات ہوئی ہے۔ میں نے انہیں تمہارے متعلق بتایا ہے۔ وہ تم سے ملنے کے لئے تیار ہیں اگر تم ان سے مل لو اور ڈاکٹر کرامت حسین صاحب سے بھی مل لو تو ہو سکتا ہے کہ تم فوری طور پر اس کا کوئی ایسا حل سوچ سکو کہ جس سے ہماری ایٹمک لیبارٹری کا تحفظ ہو سکے تو یہ ملک و قوم کے مستقبل کا تحفظ ہو گا"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ان جیسے عظیم سائنس دانوں سے ملاقات میرے لئے باعث اعزاز ہے سرداور۔ آپ مجھے ان کا خصوصی فون نمبر دے دیں میں ان

سے فون پر بات کر لوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سپر لیبارٹری کے حفاظتی اقدامات کس قسم کے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے وہاں کوئی ڈسٹربنس ہو۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم فون پر تفصیلی بات کر لو یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ میں نے انہیں تمہارے متعلق تفصیل بتا دی ہے۔ سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا۔

شکریہ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عجیب خلائی تابکاری طوفان ہیں کہ ان کا نشانہ صرف مسلم ممالک کی لیبارٹریاں ہی بن رہی ہیں۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میرا خیال ہے کہ ایشیا، افریقہ اور مسلم ممالک کی اٹیمک مشینری یقیناً سپر پاور اور یورپ کی مشینری سے ساخت میں مختلف ہو گی اس لئے ایسی مشینری سے کوئی ایسی نامعلوم ریز نکلتی ہیں جو خلائی تابکاری طوفان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ عمران نے کہا۔

ویسے سرداور کی بات تو درست ہے۔ اگر پاکیشیا اس خلائی تابکاری طوفان کی زد میں آگیا تو پاکیشیا کا تو مستقبل ہی تباہ ہو جائے گا۔ اس کا تحفظ ہونا چاہئے۔ بلیک زیرو نے کہا۔

میں اس آئیڈیئے پر ذرا تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ ڈاکٹر عبدالقادر سے جب بات ہو تو ذرا تفصیل سے بات ہو سکے۔ میں لائبریری جا رہا ہوں۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک

زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران آپریشن روم سے لائبریری میں آیا اور پھر اس نے وہاں کے اس خصوصی موضوع پر مطالعہ شروع کر دیا۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر واپس آپریشن روم میں آگیا۔

کچھ پتہ چلا۔ بلیک زیرو نے کہا۔

نہیں۔ کوئی خاص بات معلوم نہیں ہو سکی اور نہ اس سلسلے میں کوئی معلومات موجود تھیں۔ بہرحال چند بنیادی باتوں کا پتہ چل گیا ہے۔ ایسے تابکاری طوفان واقعی خلا میں گردش کرتے رہتے ہیں لیکن ایسے طوفان پہلے کبھی کرہ ارض پر وارد نہیں ہوئے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور سرداور کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ہیلو۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد سرد تھا۔

میرا نام علی عمران ہے۔ جناب سرداور نے ڈاکٹر عبدالقادر صاحب سے میرے بارے میں فون پر بات کی تھی۔ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو میں عبدالقادر بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی باوقار آواز سنائی دی۔

السلام علیکم ڈاکٹر صاحب۔ میرا نام علی عمران ہے۔ سرداور

صاحب نے آپ کو میرے متعلق بتایا تھا اور آپ کا فون نمبر بھی انہوں نے مجھے دیا ہے۔ میں اس خلائی تابکاری طوفان کے سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سرداور نے آپ کی ذہانت اور سائنس میں آپ کی ذہنی پیش رفت کے بارے میں مجھے تفصیل بتائی تھی۔ انہوں نے آپ کا ذکر کچھ اس انداز میں کیا تھا کہ مجھے بھی آپ سے ملاقات کا اشتیاق ہوا تھا لیکن عمران صاحب اب اس کا کوئی فائدہ نہیں رہا کیونکہ جس بات سے ہم خوفزدہ تھے وہ ایک گھنٹہ پہلے وقوع پذیر ہو چکی ہے۔ سر لیبارٹری پر خلائی تابکاری طوفان حملہ آور ہو چکا ہے اور سر لیبارٹری کی پوری مشینری مکمل طور پر جام ہو چکی ہے۔ دوسرے لفظوں میں پاکیشیا واپس اسی پوائنٹ پر پہنچ چکا ہے جہاں سے چلا تھا"..... ڈاکٹر عبدالقادر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے بلیک زیرو بھی ساتھ ساتھ بات چیت سن رہا تھا اس لئے عمران جیسی کیفیت اس کی بھی ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے"..... عمران نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے سر لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر آصف نے اطلاع دی اور ہم نے چیکنگ بھی کر لی ہے اب میں ویسے رسمی طور پر وہاں جا ہی رہا تھا کہ آپ کا فون آگیا۔ بہرحال یہ ہو چکا ہے۔ ہماری

مشینری کی موت واقع ہو گئی ہے اور ہم بے بس ہیں"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر عبدالقادر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو عظیم سانحہ ہے۔ کیا اس کی اطلاع آپ نے وزارت سائنس اور صدر صاحب کو دے دی ہے"..... عمران نے کہا۔

"میں خود وہاں جا کر فائنل چیکنگ کروں گا پھر اپنی تفصیلی رپورٹ بھجوا دوں گا"..... ڈاکٹر عبدالقادر نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ اس لیبارٹری کا دورہ کر سکوں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سوری غیر سرکاری آدمی کا اس لیبارٹری میں داخلہ ممکن ہی نہیں ہے"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر عبدالقادر نے جواب دیا۔

"آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے چیف کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے پاکیشیا کی اس ایجنسی کی بے حد تعریفیں سن رکھی ہیں۔ گو کبھی ان سے واسطہ نہیں پڑا"..... ڈاکٹر عبدالقادر نے کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی بھی ہوں"..... عمران نے کہا۔

"آپ یقیناً ہوں گے لیکن نمائندہ خصوصی بہرحال سرکاری آدمی

تو نہیں ہو سکتا البتہ چیف صاحب خود سرکاری آدمی ہیں" ڈاکٹر عبدالقادر نے جواب دیا۔

"آپ ابھی وہاں تشریف نہ لے جائیں صرف دس منٹ کے لئے رک جائیں۔ میں چیف صاحب سے بات کرتا ہوں ہو سکتا ہے کہ وہ میرے وہاں جانے کے آرڈر دے دیں" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا بلکہ آپ سے ذاتی ملاقات کر کے خوشی ہو گی۔ ویسے یہ بھی بتا دوں کہ کسی بھی غیر متعلق آدمی کے لئے سپر لیبارٹری میں داخلہ صدر مملکت کی تحریری اجازت اور اس کے ساتھ ان کے ذاتی کمپیوٹرائزڈ فون پر اپنے ذاتی کوڈ کے بغیر ممکن نہیں ہے" ڈاکٹر عبدالقادر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں کوشش کرتا ہوں اگر سیکرٹ سروس کے چیف رضامند ہو گئے تو پھر کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی پھر تو صدر صاحب خود اجازت دینے کے لئے لیبارٹری پہنچ سکتے ہیں۔ خدا حافظ" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ" رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سرسلطان سے فوری بات کرائیں" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سرسلطان تو پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہیں جناب۔ وہاں کی

خصوصی میٹنگ میں شریک ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں وہ کس نمبر پر ملیں گے" عمران نے پوچھا تو پی اے نے ایک نمبر بتا دیا۔

"اوکے" عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس سپیکنگ۔ سرسلطان یہاں موجود ہیں ان سے بات کرائیں" عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جناب میں سلطان بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد سرسلطان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو فرام دس اینڈ" عمران نے کہا۔

"یس سر فرمائیے حکم کیجئے" سرسلطان کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"سرسلطان پاکیشیا کی سپر لیبارٹری کے ساتھ ایک سانحہ ہو چکا ہے کہ اس پر خلا سے تابکاری طوفان کا حملہ ہوا ہے میرے نمائندہ خصوصی علی عمران کی اس سلسلے میں ڈاکٹر عبدالقادر صاحب سے

فون پر بات ہوئی ہے ڈاکٹر عبدالقادر صاحب نے ابھی حکومت کو
رپورٹ نہیں دی کیونکہ وہ خود سپر لیبارٹری میں جا کر اس کی فائنل
چیکنگ کر کے رپورٹ تیار کرنا چاہتے ہیں اور میں علی عمران کو بھی
ان کے ساتھ سپر لیبارٹری میں بھجوانا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر عبدالقادر نے
میرے نمائندہ خصوصی کو بتا دیا ہے کہ اس سلسلے میں صدر صاحب
کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے آپ صدر صاحب سے بات
کر لیں اور مجھے فوری طور پر اطلاع دیں"...... عمران نے مخصوص
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا سانحہ ہوا جناب میں کچھ سمجھا نہیں"...... سرسلطان نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سائنسی تفصیلات آپ کی سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ مختصر یہ کہ
دیگر مسلم ممالک کی اٹیمک ریسرچ لیبارٹریوں کی طرح پاکیشیا کی
سپر لیبارٹری بھی جامد ہو کر ختم ہو گئی ہے۔ اس طرح پاکیشیا کا
مستقبل تاریک ہو گیا ہے لیکن مجھے چند شواہد ایسے ملے ہیں جن سے
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس بظاہر قدرتی خلائی تابکاری طوفان کے پیچھے
کوئی خاص ہاتھ ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ علی عمران اس
لیبارٹری کا دورہ کر کے مجھے اس خاص معاملے پر رپورٹ دے
سکے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ یہ تو واقعی قومی سانحہ ہے ٹھیک ہے جناب
صدر صاحب سے میں بات کر کے آپ کو خود ہی فون کرتا ہوں

جناب"۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی پریشانی سے بھری ہوئی آواز
سنائی دی۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو بہت برا ہوا عمران صاحب۔ یہ تو واقعی ملکی سلامتی کا مسئلہ
پیدا ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فی الحال تو کچھ نہیں کیا جا سکتا تفصیلی معاملات جب سامنے
آئیں گے تو پھر کسی نتیجے پر پہنچا جا سکے گا"...... عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات
نمایاں تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کمرے میں جہازی سائز کی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک مخنی سے بوڑھے نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"...... مخنی سے بوڑھے نے آہستہ سے کہا۔ اس کی آواز بھی اس کے جسم کی طرح نحیف سی تھی۔

"ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں سر۔ گرینڈ پلان کی کامیابی مبارک ہو"...... دوسری طرف سے ایک مسرت بھری آواز سنائی دی تو مخنی سے بوڑھے کا جھریوں سے بھرا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔ اس کے موٹے شیشوں کے پیچھے دھندلائی سی آنکھوں میں بھی یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"اوہ اوہ کیا واقعی"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی جوش بھرے لہجے میں کہا لیکن اس انتہائی جوش کے باوجود اس کی آواز معمول سے کافی کمزور محسوس ہو رہی تھی۔

"یس ڈاکٹر۔ ہمارے خواب کو آج تعبیر مل گئی ہے۔ یہ لمحہ پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے انتہائی مسرت کا لمحہ ہے اور اس کا سہرا آپ کے سر ہے۔ آپ کا نام یہودیوں کے محسن اعظم کے طور پر تاقیامت لیا جائے گا۔ جس پلان پر آج تک اسرائیل اور یہودی دنیا کی بڑی بڑی یہودی تنظیمیں عمل نہ کر سکیں وہ آپ کی وجہ سے آج مکمل ہو گیا ہے اور اب اسلامی ممالک مکمل طور پر بے دست و پا کر دیئے گئے ہیں۔ اب عظیم اسرائیل کا راستہ روکنے والا کوئی خوف باقی نہیں رہا"...... ڈاکٹر ولیم نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ تفصیلی رپورٹ لے کر فوراً میرے پاس آجائیں پلیز"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر میں حاضر ہو رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اوہ اوہ واقعی یہ عظیم الشان لمحہ ہے۔ ایک ایسا لمحہ جو یادگار ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو ڈاکٹر ہمبرگ نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بال پریشان تھے۔ جسم پر بھی قدرے مسلا ہوا لباس تھا لیکن اس کا چہرہ اس طرح چمک رہا تھا جیسے کھال کے اندر ہزاروں وولٹیج کے روشنی کے بلب جل رہے ہوں۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی فائل تھی۔

"یہودیوں کے محسن اعظم گریٹ ڈاکٹر ہمبرگ کی خدمت میں سلام"...... آنے والے نے باقاعدہ سر جھکا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر ولیم یہ سب کچھ ہم سب نے مل کر کیا ہے۔ آپ بھی اس میں شریک ہیں تشریف رکھیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سر۔ آپ واقعی اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس نے ڈاکٹر ہمبرگ کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں رکھی اور پھر خود میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ وہ ایسی نظروں سے ڈاکٹر ہمبرگ کو دیکھ رہا تھا جیسے کوئی عام آدمی کسی عظیم ترین رہنما کو دیکھتا ہے۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں صرف چار کاغذ تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"ڑ شو۔ واقعی یہ گرینڈ پلان تھا ویری گڈ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ صرف آپ کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے ڈاکٹر صرف آپ کی وجہ سے" ڈاکٹر ولیم نے انتہائی توصیف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ میں صدر اسرائیل کو یہ خوشخبری سنا دوں کیونکہ اس پلان پر سب سے زیادہ رقم اسرائیل نے لگائی ہے"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور

اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"صدر اسرائیل سے میری فوراً بات کراؤ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ اب شوگران کے خلاف پلان پر کام شروع کر دیا جائے"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"ہاں یہ ضروری ہے کیونکہ شوگران جب تک بے بس نہ ہو گا ہم اپنے مقاصد صحیح طور پر حاصل نہ کر سکیں گے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ شوگران پاکیشیا کی فوری مدد کرنے پر آمادہ ہو جائے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"صدر صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں جیوش سنٹرل پوائنٹ سے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر ہمبرگ کیا رپورٹ ہے آپ کے مشن کی"۔ دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"عظیم یہودی کامیابی مبارک ہو جناب۔ پاکیشیا کے خلاف ہمارا گرینڈ پلان سو فیصد انداز میں کامیاب ہو گیا ہے۔ پاکیشیا کی ایٹمک

ریسرچ لیبارٹریاں مکمل طور پر جام کر دی گئی ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو عظیم ترین کامیابی ہے۔ انتہائی عظیم ترین ڈاکٹر ہمبرگ اور اس کا سہرا آپ کے سر ہے"...... صدر اسرائیل کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"شکریہ سر۔ ہماری تو صرف کوشش تھی لیکن اصل سرمایہ اور اصل کام تو آپ کا اور پوری دنیا کے یہودیوں کا ہے۔ ہم سب اس مسرت میں شامل ہیں جناب"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ایسی خوشخبری ہے ڈاکٹر ہمبرگ کہ میرا دل چاہتا ہے کہ پوری دنیا کے یہودیوں کو اس پر جشن منانے کا حکم دے دوں لیکن افسوس کہ ہم اس عظیم کامیابی پر کھل کر بھی بات نہیں کر سکتے"۔ صدر اسرائیل نے کہا۔

"جی ہاں آپ کی بات درست ہے۔ اب تک تو اس سارے سلسلے کو قدرتی سمجھا جا رہا ہے اور کسی کے تصور میں بھی نہیں ہے کہ یہ قدرتی نہیں ہے لیکن اگر یہ بات لیک آوٹ ہو گئی تو پھر پوری دنیا کے مسلمان اسرائیل پر چڑھ دوڑیں گے لیکن بہرحال یہ عظیم کامیابی ہے۔ عظیم اسرائیل کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ آج دور ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"آپ نے یہ اچھا کیا ہے کہ ایکریمیا تک کو اس سے بے خبر رکھا

ہے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک لامحالہ یہ بات پہنچ جاتی اور اس کے بعد وہ نجانے کیا کر گزرتے۔ ویسے ڈاکٹر ہمبرگ اب پاکیشیائی سائنس دان اس کا کوئی توڑ تو نہیں نکال لیں گے"...... صدر نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا کوئی توڑ ہے ہی نہیں جناب البتہ ہم سوچ رہے ہیں کہ اب یہ کام شوگران کے ساتھ بھی ہو جانا چاہئے کیونکہ شوگران کی طرف سے ہمیں خطرہ ہے کہ اس کے تعلقات پاکیشیا کے ساتھ انتہائی گہرے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پاکیشیا کو نئی مشینری مہیا کر دے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ بین الاقوامی معاہدوں کی رو سے کوئی ملک ایٹمک ریسرچ پر کسی دوسرے ملک کو کسی قسم کی امداد مہیا نہیں کر سکتا لیکن شوگران کے ساتھ اگر ایسا ہو جائے تو یہ بھی عظیم کامیابی ہو گی"...... صدر نے کہا۔

"اب ہمارا آئندہ ٹارگٹ شوگران ہی ہے جناب۔ اس طرح پوری دنیا میں پھیل جانے والا یہ تاثر بھی ختم ہو جائے گا کہ یہ خلائی تابکاری طوفان صرف مسلم ممالک کی لیبارٹریوں پر ہی کیوں اثر انداز ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"میں نے تو آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ اس تاثر کو دور کرنے کی لوئی کوشش کی جائے"...... صدر نے کہا۔

"سر پاکیشیا سے پہلے ان تینوں مسلم ممالک پر تجربات بے حد

ضروری تھے۔ان سے جو نتائج نکلے ہیں ان سے ہمیں بے حد فائدہ ہوا ہے۔اگر ہم براہ راست پاکیشیا کو ٹارگٹ بنا لیتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ نتائج ہمارے معیار کے مطابق نہ نکلتے کیونکہ پاکیشیا نے اپنی لیبارٹریوں کی حفاظت کے جو انتظامات کئے ہوئے ہیں ان میں یہ انتظام بھی شامل تھا کہ ان پر کسی قسم کا تابکاری مواد اثر انداز نہیں ہو سکتا لیکن دوسرے اسلامی ممالک کی لیبارٹریوں میں ایسے انتظامات نہ تھے اس لئے پہلے وہاں تجربہ کرنا ضروری تھا۔بہرحال اب ہمیں بے حد مفید تجربہ حاصل ہو چکا ہے اب ہم شوگران کے خلاف بھی کام کر سکتے ہیں اس میں بھی صرف دو ماہ لگیں گے پھر جب شوگران کے خلاف ہمارا پلان کامیاب ہو جائے گا تو پھر یہ تاثر بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔آپ اب اس پلان پر کام شروع کر دیجئے لیکن اب آپ اور آپ کے ساتھیوں کو پہلے سے زیادہ محتاط رہنا ہو گا کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معمولی سی بھنک بھی مل گئی کہ یہ قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی حملہ ہے تو وہ آپ کے جے ایس پوائنٹ پر یقیناً چڑھ دوڑیں گے اور یہ سروس دنیا کی انتہائی خوفناک ترین سروس ہے"...... صدر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔انہیں کسی صورت بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکتا۔آج تک ایکریمیا کے سائنس دان اس بارے میں معلوم نہیں کر سکے تو وہ کیسے معلوم کر لیں گے البتہ

شوگران کے خلاف پلان پر مزید سرمایہ خرچ ہو گا۔اس سلسلے میں آپ ہماری پہلے کی طرح مدد کریں گے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"سرمایہ کی طرف سے آپ بے فکر رہیں۔آپ نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کے مقابل جو سرمایہ خرچ ہوا ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے"...... صدر نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ہم آج سے شوگران پلان پر کام شروع کر رہے ہیں۔مجھے یقین ہے کہ دو ماہ بعد ہم آپ کو یہ خوشخبری بھی سنانے کے قابل ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"اوکے۔گڈ بائی"...... صدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر ولیم شوگران پلان کے بارے میں تفصیلی رپورٹ تیار کر کے جلد از جلد مجھے بھجوائیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے سامنے بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ولیم سے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر ولیم نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ فائل ریکارڈ میں جمع کر لیں۔یہ معاملہ تو کلوز ہوا"۔ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر ڈاکٹر ولیم کو دے دی۔ڈاکٹر ولیم نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں فائل لی اور پھر سلام کر کے وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کے چہرے پر خلاف معمول انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ بلیک زیرو نے عمران کے چہرے پر اس قدر پریشانی پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کام پوری دنیا کے غیر مسلم اور غیر مسلم حکومتیں اور سپر پاورز نہیں کر سکیں وہ قدرت نے کر دیا ہے۔ پاکیشیا مکمل طور پر بے دست و پا ہو کر رہ گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ حتمی طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے

کہا۔

"ہاں۔ میری ڈاکٹر عبدالقادر، ڈاکٹر کرامت حسین اور دوسرے سائنس دانوں کے ساتھ انتہائی تفصیل سے بات چیت ہوئی ہے اور آخری نتیجہ واقعی یہی نکلا ہے کہ یہ ایسا قدرتی طور پر ہوا ہے۔ اس وقت بھی خلاء میں ایسے سینکڑوں تابکاری طوفان گردش کر رہے ہیں لیکن یہ بات طے نہیں ہو سکی کہ آخر یہ طوفان مسلم ممالک کی لیبارٹریوں پر ہی کیوں اثر انداز ہوئے ہیں۔ اس بارے میں شوگران کے بڑے سائنس دانوں سے بھی ڈاکٹر عبدالقادر کی معرفت میری بات ہوئی ہے۔ وہ بھی اسے قدرتی طوفان ہی قرار دے رہے ہیں اور وہ خود بھی اس معاملے میں بے حد متفکر ہیں کیونکہ کسی بھی وقت ان کی لیبارٹریاں بھی ایسے کسی طوفان کی زد میں آ سکتی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس مارگریٹ کو آپ کس خانے میں فٹ کریں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایکریمیا کو بھی اس معاملے میں تشویش ہو گی اس لئے وہ یہ معلوم کرنا چاہتا ہو گا کہ ڈاکٹر کرامت حسین نے اس معاملے میں کیا کیا ہے کیونکہ بہرحال ڈاکٹر صاحب تابکاری کے سلسلے میں بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا اس حملے کا کوئی توڑ اب نہیں ہو سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ سب کی یہ متفقہ رائے ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے البتہ کسی دوسری جگہ نئی مشینری نصب ہو سکتی ہے لیکن نہ ہی ہمارے ملک کے وسائل اتنے ہیں اور نہ ہی اب ہم فوری طور پر یہ مشینری حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ کافرستان کو جب اس کی اطلاع ملے گی تو وہ ہم پر حملہ بھی کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ہمارے پاس اٹیمک میزائلوں کا سٹاک موجود ہے اور اسے حفاظتی نقطہ نظر سے لیبارٹری کے ایریئے سے دور رکھا گیا تھا وہ محفوظ ہے اس لئے حملہ تو نہیں ہو سکتا لیکن انتہائی قیمتی ریسرچ بہرحال اب مزید نہ ہو سکے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب نجانے کیا بات ہے مجھے مسلسل یہ احساس ہو رہا ہے کہ یہ سب کچھ قدرتی نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"مجھے خود ایسا ہی احساس ہو رہا۔ لیکن اب کیا کیا جائے بظاہر تو حالات ایسے ہی ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس دنیا میں کوئی ایسا سائنس دان نہیں ہے جو حتمی طور پر اس بارے میں بات کر سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کس بارے میں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ کیا یہ طوفان قدرتی ہے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کچھ میں دیکھ کر آ رہا ہوں اور جو کچھ میں نے بات چیت کے بعد نتیجہ اخذ کیا ہے اس سے واقعی یہ قدرتی طوفان ہے۔ صرف میرے ذہن میں ایک پوائنٹ ابھی تک الجھ رہا ہے کہ ایسا صرف مسلم ممالک کی لیبارٹریوں کے ساتھ کیوں ہو رہا ہے۔ کافرستان ہمارا ہمسایہ ملک ہے اس کی لیبارٹریاں ایسے طوفان کی زد میں کیوں نہیں آتیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب خلا میں اگر ایسے سینکڑوں تابکاری طوفان موجود ہیں تو اب سے پہلے یہ طوفان کیوں کرہ ارض پر حملہ آور نہیں ہو سکے۔ اب کیوں ایسا ہونے لگا ہے"...... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ پوائنٹ بھی واقعی قابل غور ہے۔ ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لائبریری میں کھلتا تھا۔ اس نے لائبریری میں جا کر وہاں سے ایک کتاب اٹھائی اور پھر اس کتاب کو اٹھائے وہ واپس آپریشن روم میں آگیا۔ اس نے کتاب کو سامنے رکھا اور پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور آواز ایکریمین تھی اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا تھا کہ

عمران نے ولنگٹن کی انکوائری کو کال کیا ہے۔

"براڈوے پبلشنگ کارپوریشن کے جنرل مینجر کا نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پرسنل سیکرٹری ٹو جنرل مینجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ جنرل مینجر صاحب سے بات کرائیے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جنرل مینجر آرنلڈ بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد ایک بھاری سی باوقار آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کے ادارے سے شائع ہونے والی تابکاری کے موضوع پر ایک ریسرچ بک ہاٹ ا[یٹم] میرے سامنے موجود ہے۔ مجھے اس کے آتھر جناب ڈاکٹر والڈ سے ایک انتہائی اہم سائنسی پرابلم پر ڈسکس کرنی ہے ان کا فون نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ان کی لیبارٹری کا نمبر تو ہمارے پاس نہیں ہے البتہ ان کی رہائش گاہ کا نمبر موجود ہے اور ویسے بھی آج کل وہ ایک اور کتاب کی تیاری کے سلسلے میں رہائش گاہ پر ہوتے ہیں"...... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی نوازش ہو گی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر والڈ ہاؤس"...... ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ میرا نام علی عمران ہے ڈاکٹر والڈ صاحب سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر والڈ میرا نام علی عمران ہے۔ میں سائنس کا سٹوڈنٹ ہوں۔ تابکاری پر آپ کی ریسرچ بک ہاٹ ایٹم میں نے پڑھی ہے۔ میں تابکاری کے سلسلے میں آپ سے چند باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں اگر آپ کچھ وقت دے دیں تو نوازش ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"جی فرمائیے۔ آپ نے اگر مجھے اتنی دور سے فون کیا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کی بات ہی نہ سنوں۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب ان دنوں لائبیریا، آراک اور ساڈان پر خلا میں ہونے والے تابکاری طوفان ان کی لیبارٹریوں پر اثر انداز ہوئے ہیں اور اب پاکیشیا کی لیبارٹریاں بھی ان کی زد میں آ گئی ہیں۔ آپ اس بارے

میں چونکہ اتھارٹی ہیں اس لئے میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ خلا میں موجود تابکاری کے طوفان آخر فضا کو کراس کرتے ہوئے صرف ایک مخصوص ایریئے پر کیوں اثر انداز ہو رہے ہیں جبکہ سائنسی طور پر ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا پاکیشیا بھی ان طوفانوں کی زد میں آگیا ہے۔ ویری بیڈ"...... ڈاکٹر والڈ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ ہمارے لئے تو یہ موت زندگی کا مسئلہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب چونکہ تابکاری میرا خاص موضوع ہے اس لئے میں نے خلا میں موجود تابکاری طوفانوں پر بھی کام کیا ہے لیکن آپ کے سوال کا کوئی جواب میں نہیں دے سکتا کیونکہ مجھے خود ابھی تک اس کی کوئی سائنسی توجیہہ نہیں مل سکی البتہ اس سلسلے میں کارمن کے ڈاکٹر فاسکو شاید کوئی روشنی ڈال سکیں کیونکہ ان کی ساری خلائی تابکاری پر ریسرچ میں ہی گزری ہے اور وہ دنیا کے عظیم تر سائنس دان ڈاکٹر ہمبرگ کے شاگرد ہیں۔ ڈاکٹر ہمبرگ تو دو سا پہلے وفات پا چکے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد اب اس موضوع اتھارٹی ڈاکٹر فاسکو ہی ہیں۔ میں ان کا فون نمبر آپ کو بتا دیتا ہو آپ میرے حوالے سے ان سے بات کر لیں"...... ڈاکٹر والڈ۔ کہا۔

"بہت شکریہ جناب۔ میں اس کے لئے آپ کا بے حد مشکور ہ

گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا یہ نمبر ان کی رہائش گاہ کا ہے یا"...... عمران نے کہا۔

"وہ بوڑھے آدمی ہیں اس لئے وہ اب اپنی رہائش گاہ پر ہی کام کرتے ہیں۔ کارمن دارالحکومت میں فاسکو ہاؤس ان کی رہائش گاہ ہے"...... ڈاکٹر والڈ نے جواب دیا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کئے لیکن بلیک زیرو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ عمران نے کارمن کی بجائے لوکل نمبر ہی ڈائل کئے تھے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر داور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب تو مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے تم جبراً اپنی ڈگریاں سنوا رہے ہو"...... دوسری طرف سے سر داور نے کہا۔

"صرف آپ کی وجہ سے میں نے ڈگریاں گنوائی ہیں ورنہ سپر لیبارٹری کو جو سانحہ پیش آیا ہے میرا دل اپنا نام تک کہنے کو نہیں چاہ رہا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میری ڈاکٹر عبدالقادر صاحب سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے بھی ان کے ساتھ لیبارٹری کا دورہ کیا ہے اور وہ تمہاری قابلیت اور ذہانت کے بے حد

معترف ہیں اور انہوں نے جو تفصیلات بتائی ہیں وہ واقعی انتہائی افسوس ناک ہیں لیکن اب قدرت سے تو کوئی نہیں لڑ سکتا"۔ سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں مسلسل یہ بات کھٹک رہی ہے کہ آخر خلائی تابکاری طوفان "مسلم ممالک" کی لیبارٹریوں پر ہی کیوں اثر انداز ہ رہے ہیں اور میں اس پوائنٹ پر اپنی پوری طرح تسلی کرنا چاہ ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کارمن کے کوئی ڈاکٹر فاسکو ہیں جنہو نے خلائی تابکاری پر ریسرچ کی ہے اور اس وقت وہ اس خصوص موضوع پر فائنل اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ کسی ڈاکٹر ہمبرگ ک شاگرد ہیں جو دو سال پہلے فوت ہو گئے ہیں میں نے ان کی رہائش گا کا فون نمبر تو حاصل کر لیا ہے لیکن میں نے انہیں فون کرنے س پہلے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ اگر آپ ان سے واقف ہوں تو آ آپ سے سفارش کرا دوں تاکہ ان سے کھل کر بات ہو سکے"۔ عمرا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ڈاکٹر فاسکو واقعی بہت بڑے سائنس دان ہیں۔ اس موضوع پر اصل کام تو ڈاکٹر ہمبرگ کا تھا جو ایک یہودی تھے لیکن واقعی ڈیڑھ دو سال پہلے ایکسیڈنٹ میں ان کا انتقا ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر فاسکو ان کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ میرے ان س خاصے تعلقات ہیں کیونکہ بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں ان س ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن میرے پاس ان کا فون نمبر نہیں ہے۔

مجھے نمبر بتا دو میں ان سے بات کر کے تمہارے بارے میں انہیں بتا دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں ضرور وقت دیں گے"۔ سرداور نے کہا۔

"کیا یہ ڈاکٹر فاسکو بھی یہودی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ڈاکٹر ہمبرگ یہودی تھے۔ یہ نہیں ہیں"...... سرداور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نمبر بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"تم پندرہ بیس منٹ بعد انہیں فون کر لینا"...... سرداور نے کہا اور عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"آپ ڈاکٹر ہمبرگ کے یہودی ہونے پر چونکے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جس انداز میں یہ خلائی تابکاری طوفان مسلم ممالک کی لیبارٹریوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں اس سے میرے ذہن میں یہ خیال رینگا تھا کہ کہیں یہ کوئی یہودی سازش نہ ہو لیکن اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ دنیا کا کوئی نہ کوئی سائنس دان تو ان طوفانوں کو مصنوعی قرار دے دیتا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پندرہ کی بجائے تقریباً آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فاسکو ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ابھی پاکیشیا کے سرداور نے میرے بارے میں ڈاکٹر فاسکو سے بات کی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ڈاکٹر فاسکو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ لہجے اور آواز سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر فاسکو بوڑھے آدمی ہیں۔

"سر میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ سرداور نے میرے متعلق آپ سے بات کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سرداور نے جس انداز میں تمہارا تعارف کرایا ہے مجھے از خود تم سے بات کرنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے اس لئے تم کھل کر بات کرو۔ کیا بات کرنا چاہتے ہو"...... ڈاکٹر فاسکو نے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ آپ جیسے سائنس دان سے میرے جیسے طالب علم کی بات کرنا ہی میرے لئے اعزاز ہے۔ آپ کو یقیناً یہ اطلاعات تو ملی ہوں گی کہ خلائی تابکاری طوفان مسلم ممالک کی اٹیمک لیبارٹریوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ پہلے لائبیریا پھر آراک اور پھر ساڈان کی لیبارٹریاں ان کی زد میں آئی ہیں اور اب پاکیشیائی لیبارٹری پر بھی یہ طوفان اچانک ٹوٹ پڑا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے خلا میں موجود ان تابکاری طوفانوں پر طویل ریسرچ کی ہے۔ میرے ذہن میں صرف ایک ٹارگٹ واضح نہیں ہوا کہ آخر یہ تابکاری

طوفان اچانک مسلم ممالک کی لیبارٹریوں پر کیسے اثر انداز ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اس کی کیا سائنسی توجیہہ ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر علی عمران۔ جب لائبیریا کی لیبارٹری پر اس کا حملہ ہوا تو میں خود وہاں گیا تھا اور میں نے اس کا جائزہ لیا۔ پھر آراک اور ساڈان پر ہونے والے طوفانی حملوں پر بھی میں نے کام کیا ہے۔ یہی بات میرے ذہن میں بھی موجود تھی جو تمہارے ذہن میں ابھری ہے بلکہ میں ہی کیا اس موضوع پر کام کرنے والے تمام سائنس دانوں کے ذہنوں میں یہ سوال موجود ہے لیکن تفصیلی ریسرچ کے باوجود اس کا جواب میں حاصل نہیں کر سکا۔ ہاں اگر میرے استاد ڈاکٹر ہمبرگ زندہ ہوتے تو پھر میں یہ بات لازماً کرتا کہ ان خلائی طوفانوں کا لیبارٹریوں پر حملہ قدرتی نہیں ہے کیونکہ ڈاکٹر ہمبرگ نے طویل عرصہ اس پوائنٹ پر ریسرچ کی تھی کہ خلا میں موجود ان تابکاری طوفانوں کو کس طرح کنٹرول کر کے کرہ ارض کے کسی خاص حصے پر کیسے اثر انداز کیا جا سکتا ہے۔ گو وہ اپنی اس ریسرچ میں کوئی قابل ذکر کامیابی تو حاصل نہ کر سکے تھے لیکن ان کی اچانک وفات سے دو روز قبل میری ان سے جب آخری ملاقات ہوئی تو وہ بے حد خوش تھے اور پھر میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے اپنے مقصد میں ایک حیران کن کامیابی حاصل کر لی ہے اور اب وہ اگر چاہیں تو خلا میں موجود تابکاری طوفان کو کنٹرول کر کے کرہ ارض پر اثر انداز

کر سکتے ہیں لیکن ان کا کہنا تھا کہ ایسا صرف تھیوری کے تحت تو ہو سکتا ہے لیکن عملی طور پر ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس پر عمل کے لئے جس قدر سرمایہ اور جیسی مشینری چاہئے وہ حاصل نہیں کی جا سکتی۔ میں نے اس بارے میں تفصیلات معلوم کرنی چاہیں کیونکہ یہ ایک ایسی بات تھی جو سائنسی طور پر تقریباً ناممکن تھی تو انہوں نے کہا کہ وہ اس ریسرچ پر مقالہ بھی لکھ رہے ہیں جب یہ مکمل ہو جائے گا تو پھر اس کو بین الاقوامی سطح پر پیش کریں گے لیکن دو روز بعد اطلاع ملی کہ کار ایکسیڈنٹ میں ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں ان کے جنازے میں بھی شامل تھا۔ پھر حقیقتاً اس وقت مجھے موت پر بے حد غصہ آیا تھا کہ اس نے اس عظیم ریسرچ کو دنیا کے سامنے نہیں آنے دیا لیکن پھر جب ایسا عملی طور پر ہونے لگا تو مجھے ہر بار ڈاکٹر ہمبرگ ہی یاد آئے۔ بہرحال مجھے اعتراف ہے کہ میں اس کی سائنسی توجیہہ کو آج تک باوجود کوشش کے حاصل نہیں کر سکا"۔ ڈاکٹر فاسکو نے کہا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ کا انتقال کب ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ولنگٹن کی اٹیمک سپیشل لیبارٹری میں کام کرتے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ ہی کام کرتا تھا۔ ان کی عادت تھی کہ وہ روزانہ شام کو ایک گھنٹہ ولنگٹن کے بدنام زمانہ کارل کلب میں ضرور گزارتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہاں جانے سے ان کی ذہنی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ وہاں سے واپسی پر ان کی کار ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔ ان کا

ڈرائیور اور وہ خود موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کی قبر ولنگٹن کے معروف قبرستان مسٹ وڈ میں ہے"...... ڈاکٹر فاسکو نے کہا۔

"آپ نے بتایا ہے کہ آپ جنازے میں شامل تھے۔ کیا آپ نے ان کا چہرہ دیکھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ گو ان کی لاش تابوت میں رکھی گئی تھی لیکن دفن کرنے سے پہلے تابوت کھول دیا گیا تھا اور نہ صرف میں بلکہ جنازے میں شامل سینکڑوں لوگوں نے ان کا چہرہ دیکھا تھا"...... ڈاکٹر فاسکو نے جواب دیا۔

"اور یہ تدفین بھی آپ کے سامنے ہی عمل میں آئی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے سامنے ہی تدفین ہوئی لیکن تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈاکٹر فاسکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس ویسے ہی۔ بہرحال آپ کا بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے سوالات بتا رہے ہیں کہ آپ کو شک ہے کہ ڈاکٹر ہمبرگ فوت نہیں ہوا بلکہ ان کی موت کا ڈرامہ رچایا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ڈاکٹر فاسکو نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی چونکا دینے والا ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اس سارے عمل کے پیچھے ڈاکٹر ہمبرگ کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ وہ یہودی تھا۔ ہو سکتا ہے کہ

یہودیوں کی کسی تنظیم نے یا اسرائیل نے اس کی اس تھیوری کو عمل میں لانے کے لئے اس پر سرمایہ کاری کی ہو کیونکہ مسلم ممالک کی ان لیبارٹریوں اور خاص طور پر پاکیشیا کے خلاف تو پوری دنیا کے یہودی اپنا تمام سرمایہ لگا دینے پر تیار ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہے بھی ہی عمران صاحب تو اب اس کا عملی طور پر کیا فائدہ ہو گا۔ جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ اس کی تلافی کیسے ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر وہ تھیوری سامنے آجائے تو شاید کوئی تلافی کی صورت بھی نکل آئے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر چونک کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فاسکو ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہ پہلے والی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب سے بات کرا دیں ایک پوائنٹ پر میں ان سے مزید کچھ وقت لینا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر فاسکو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر فاسکو کی آواز سنائی دی۔

"دوبارہ تکلیف دینے کی معذرت چاہتا ہوں ڈاکٹر فاسکو۔ میں یہ

بات پوچھنا چاہتا تھا کہ اس خلائی تابکاری طوفان کے اثر کو کسی طرح دور کیا جا سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب تک میں نے ان لیبارٹریوں پر جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق بظاہر ایسا ممکن نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خلا میں یہ تابکاری طوفان جو لاکھوں کروڑوں تابکاری ذرات پر مشتمل ہوتا ہے سورج میں قدرتی طور پر اچانک پیدا ہونے والے شعلے سے بنتا ہے۔ خلا میں موجود شہاب ثاقبوں کے ایسے ذرات جو خوردبینوں سے بھی نظر نہیں آتے سورج کے اس شعلے کی زد میں آجانے کی وجہ سے تابکاری اثرات کے حامل بن جاتے ہیں اور انہیں تابکاری ذرات کہا جاتا ہے۔ ان میں قدرتی طور پر ایک دوسرے کے درمیان کشش پیدا ہو جاتی ہے اس طرح لاکھوں ذرات اکٹھے ہو کر خلا میں طوفان کی صورت میں گردش کرتے رہتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ ان پر موجود تابکاری اثرات ختم ہوتے رہتے ہیں اور اس طرح یہ ذرات دوبارہ عام ذرات بن جاتے ہیں لیکن یہ وقفہ بعض اوقات سینکڑوں سالوں پر بھی محیط ہوتا ہے۔ بہرحال کم از کم اس کی مدت ایک سو سال سے کم نہیں ہو سکتی۔ اب لیبارٹریوں پر ان کے اثرانداز ہونے کا مسئلہ ہے تو اب تک سائنس دان یہی سمجھ سکے ہیں کہ ان لیبارٹریوں سے ایسی نامعلوم کشش آمیز ریز خارج ہوتی ہیں جنہیں سائنس دان دریافت نہیں کر سکے۔ جب تابکاری ذرات پر مشتمل ذرات کا یہ طوفان زمین کے مدار کے قریب سے گزرتا ہے تو لیبارٹری سے نکلنے والی کشش

آمیز نامعلوم ریز کی وجہ سے پورا طوفان زمین کے مدار میں داخل ہو کر اس لیبارٹری پر ٹوٹ پڑتا ہے اور اس سے نکلنے والی مخصوص تابکاری کی وجہ سے مشینری مکمل طور پر نہ صرف جامد ہو جاتی ہے بلکہ ایک لحاظ سے تباہ ہو جاتی ہے لیکن مشینری جامد ہو جانے کے باوجود یہ تابکاری ذرات ہوا میں منتشر نہیں ہوتے بلکہ ایک دوسرے کی کشش کی وجہ سے اکٹھے رہتے ہیں اور اس طرح وہ پورا علاقہ جہاں یہ طوفان موجود ہوتا ہے وہاں سینکڑوں سالوں تک ایٹمی توانائی کی مشینری نہ نصب ہو سکتی ہے اور نہ کام کر سکتی ہے۔ میں نے یہ تفصیل صرف اس لئے بتائی ہے کہ تم اپنے سوال کا جواب خود ہی سمجھ سکو۔ اس خلائی تابکاری طوفان کے اثرات کو فوری طور پر ختم کرنے کے اب دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کسی طریقے سے ان تمام ذرات پر تابکاری کے اثرات ختم کر دینے چاہئیں۔ دوسرا یہ کہ ان کے درمیان موجود قدرتی کشش کو کسی طرح ختم کیا جائے اور یہ ہوا میں منتشر ہو جائیں اس طرح ان کی باہمی طاقت ختم ہو جائے اور یہ مشینری پر مزید اثرانداز نہ ہو سکیں۔ پاکیشیا کے ڈاکٹر کرامت حسین سے میری بات چیت ہو چکی ہے وہ اس پہلے آئیڈیے پر کام کر رہے ہیں کہ تابکاری اثرات کو کسی گیس کی مدد سے ختم کیا جائے لیکن ابھی تک وہ کسی قابل عمل فارمولے تک نہیں پہنچ سکے جبکہ میں دوسرے آئیڈیے پر کام کر رہا ہوں لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں بھی ابھی تک کسی قابل ذکر کامیابی تک نہیں پہنچ سکا۔ ڈاکٹر

فالکو نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن ڈاکٹر صاحب ان ذرات کے منتشر ہونے سے کیا یہ پورے ملک یا وسیع و عریض علاقے میں نہ پھیل جائیں گے اس طرح تو اس سارے علاقے میں موجود ہر قسم کی حساس مشینری جام ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ انسانی جسم اور انسانی خوراک پر بھی ان کے مضر اثرات پڑ جائیں اس طرح تو تباہی کا دائرہ مزید وسیع ہو جائے گا“۔ عمران نے کہا۔

”نہیں ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ خلائی تابکاری اور زمین پر پیدا ہونے والی ایٹمی تابکاری دونوں ایک دوسرے سے ہیئت کے لحاظ سے قطعی مختلف ہیں۔ زمینی ایٹمی تابکاری انسانی جسم خوراک اور اس سے متعلقہ چیزوں پر تباہ کن اثرات ڈالتی ہے لیکن خلائی تابکاری ایسا نہیں کرتی اور نہ ہو سکتا ہے اس کی طاقت بھی اس وقت سامنے آتی ہے جب یہ ذرات لاکھوں کی تعداد میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اگر یہ پھیل جائیں تو ان کی طاقت خود بخود ختم ہو جائے گی اور یہ کسی طرح بھی مضر ثابت نہیں ہوں گے بلکہ میرا نظریہ اس سلسلے میں دوسرا ہے کہ خلائی تابکاری کو ہم انسانی خوراک میں خاطر خواہ اضافہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بار ڈاکٹر ہمبرگ نے تجربات بھی کئے تھے۔ انہوں نے خلائی تابکاری کو لیبارٹری میں مختلف فصلات کی پیداوار بڑھانے پر استعمال کیا اور اس کے بے حد خاطر خواہ نتائج بھی پیدا ہوئے تھے۔ اس خلائی تابکاری کی وجہ سے پیداوار

کا اوسط ہزاروں گنا بڑھ گیا تھا لیکن اس کا کوئی قابل عمل طریقہ
سامنے نہ آسکا تھا اس لئے انہوں نے اس پر مزید تجربات ترک کر دیئے
تھے لیکن اب یہ تابکاری ذرات اگر منتشر ہو جائیں تو لامحالہ ان کے
اثرات فصلات پر خود بخود پڑیں گے اور اس طرح اس ملک میں جس
کی فضا میں یہ تابکاری اثرات موجود ہوں مثلاً تمہارے ملک پاکیشیا
میں تو سینکڑوں سالوں تک پیداوار کی اوسط فضا میں ان تابکاری
اثرات کی موجودگی کی وجہ سے ہزاروں گنا نہیں تو لامحالہ سینکڑوں
گنا بڑھ جائے گی"...... ڈاکٹر فاسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس سلسلے میں اب تک کس پوائنٹ پر کام کیا ہے
میرا مطلب ہے کہ کوئی گیس، کوئی ریز کس پوائنٹ پر آپ یہ کام
کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے ان کے درمیان موجود قدرتی کشش کو پاسیرال گیس
کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی تھی کیونکہ میرے خیال کے
مطابق پاسیرال گیس کی بھاری مقدار تابکاری کشش کا خاتمہ کر
سکتی ہے لیکن میرا یہ تجربہ کامیاب نہیں رہا۔ اب میں سوچ رہا ہوں
کہ سکسنا مائیڈ گیس کو استعمال کروں۔ اس کا بھی ابتدائی تجربہ میں
کر چکا ہوں لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ سامنے نہیں آیا"...... ڈاکٹر
فاسکو نے جواب دیا۔

"پاسیرال گیس تو پاسیرال مرکب سے تیار کی جاتی ہے اور
پاسیرال سکسنا مائیڈ اور جست کے ساتھ مرکب کر کے حاصل کیا جاتا

ہے۔ اگر پاسیرال کام نہیں دے رہی تو پھر سکسنا مائیڈ کیسے کام دے
سکتی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاسیرال کی طاقت جست کی وجہ سے ہلکی ہو جاتی ہے جبکہ سکسنا
مائیڈ کی طاقت پاسیرال سے بہت زیادہ ہوتی ہے"...... ڈاکٹر فاسکو
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بے حد شکریہ۔ آپ کا میں نے بہت سا قیمتی وقت لیا
ہے"...... عمران نے کہا اور پھر گڈ بائی کہہ کر اس نے رسیور رکھ
دیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔

"اگر ڈاکٹر فاسکو کا یہ خیال ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ سلسنک
این ہائیڈرائڈ کو اس سلسلے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ تو واقعی
بے پناہ طاقتور ہو گا"...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ عمران کا
ذہن ڈاکٹر فاسکو کے بتائے ہوئے فارمولے پر مزید غور و فکر میں
مصروف ہے اور اس موقع پر اس کی ڈسٹربنس سے عمران کی سوچ کا
سلسلہ ٹوٹ بھی سکتا ہے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی کیونکہ جو نمبر عمران نے ڈائل
کیا تھا یہ سرداور کا ذاتی اور مخصوص نمبر تھا اس لئے اس نمبر پر سرداور
سے براہ راست بات ہو جاتی تھی۔

"السلام علیکم۔ میں علی عمران بول رہا ہوں سرداور۔ میری ڈا
فاسکو صاحب سے تفصیل سے بات ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فاسکو تابکار
ذرات کے درمیان موجود قدرتی کشش کے خاتمے کے لئے تجربات
رہے ہیں اور ان کے مطابق انہوں نے پاسیرال گیس کا تجربہ کیا لیک
یہ تجربہ ناکام رہا۔ پھر انہوں نے ابتدائی طور پر سکسنا مائیڈ گیس
تجربات کئے لیکن اس میں بھی انہیں کامیابی نہیں ہو رہی۔ میر
پوچھنے پر انہوں نے بتایا ہے کہ سکسنا مائیڈ اور جست کے مرکب
پاسیرال گیس تیار ہوتی ہے اس لئے جست کی وجہ سے اس کی طا
ہلکی رہتی ہے اس لئے وہ براہ راست سکسنا مائیڈ سے تجربات
چاہتے ہیں کیونکہ ان کی طاقت پاسیرال سے بہت زیادہ ہوتی ہے"
عمران نے کہا۔

"ان کی بات تو درست ہے عمران لیکن میرا خیال ہے کہ
تابکاری ذرات کے درمیان موجود کشش چونکہ براہ راست سور
بے پناہ حدت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ سکسنا مائیڈ
بھی ختم نہیں ہو سکتی"...... سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ج
دیتے ہوئے کہا۔

"اگر سکسنا مائیڈ کی بجائے سکسنک این ہائیڈرائڈ کو استعما
جائے تو وہ لامحالہ بے حد طاقتور ہو گی"...... عمران نے جواب
ہوئے کہا۔

"نہیں بجائے طاقتور ہونے کے وہ اور بھی بیکار ہو جا

کیونکہ سکسنک این ہائیڈرائڈ تو اصل میں سکسنک ایسڈ کو گرم کر
کے تیار کی جاتی ہے اور اگزلیک ایسڈ سے بھی ہلکا اثر رکھتی ہے ہاں
البتہ کیلسیم اگزلیٹ کی تخمیر کرتے ہوئے اس میں اگزلیک ایسڈ شامل
کر دیا جائے تو پھر یقیناً اس کی طاقت بے پناہ تیز ہو جائے گی"۔
سرداور نے کہا۔

"کیا آپ اس کا تجربہ کر سکتے ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ پاکیشیا
کو اس ناقابل تلافی نقصان سے بچایا جائے۔ ہم بحیثیت ملک اس
نقصان کو برداشت نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو خلائی تابکاری ذرات کی بھی ضرورت ہے
اور مخصوص لیبارٹری کی بھی۔ ڈاکٹر کرامت حسین اس پر کام کر
رہے ہیں ان سے بات کرتا ہوں"...... سرداور نے کہا۔

"ڈاکٹر فاسکو نے مجھے بتایا ہے کہ ڈاکٹر کرامت حسین ایک
نئے آئیڈیئے پر کام کر رہے ہیں۔ وہ تابکاری ذرات کو عام ذرات
میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں جبکہ جس فارمولے پر ڈاکٹر فاسکو کام کر
رہے ہیں کہ تابکاری ذرات کے درمیان موجود کشش کو ختم کر کے
انہیں منتشر کر دیا جائے اس طرح ان کے اکٹھے ہو جانے سے جو
طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور جس کی وجہ سے مشینری جامد ہو گئی ہے وہ
طاقت ختم ہو جائے گی اور مشینری سے دوبارہ کام لیا جا سکتا ہے۔ مجھے
ڈاکٹر فاسکو کا آئیڈیا زیادہ قابل عمل لگتا ہے اور اگر کوئی ایسا مرکب یا
اس سے بننے والی گیس دریافت ہو جائے جس سے اس کشش کو

ختم کر دیا جائے تو پھر اس مشینری کو دوبارہ چالو کیا جا سکتا ہے اس
لئے آپ ڈاکٹر کرامت حسین کے ساتھ مل کر اس آئیڈیئے پر فوری
فوری کام کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور پاکیشیا اور اس کے
تیرہ کروڑ عوام پر اپنی رحمت کرے گا"۔ عمران نے کہا۔
"تمہاری بات درست ہے اگر یہ کام ہو سکتا ہے تو یہ سب سے
اہم ہے۔ میں ابھی خود وہاں جاتا ہوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو
میں تمہیں خود فون کر لوں گا"...... سرداور نے کہا۔
"میں نے بہت سے کام کرنے ہیں اس لئے میرا کچھ پتہ نہیں
جب آپ کال کریں اس وقت میں کہاں ہوں البتہ میں آپ کو را
ہاؤس کا نمبر دے دیتا ہوں وہاں جوزف موجود ہو گا آپ جوزف
کہہ دیں گے تو وہ مجھے خود ہی ٹریس کر کے میری آپ سے بات
دے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رانا ہاؤ
کا نمبر دے دیا۔
"ٹھیک ہے۔ خدا حافظ"...... سرداور نے کہا اور عمران
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی د
"جوزف میں عمران بول رہا ہوں۔ میں نے سرداور کو رانا ہا
کا نمبر دیا ہے۔ سرداور کو میں براہ راست دانش منزل کا نمبر نہ
چاہتا تھا اس لئے وہ تمہیں کال کریں گے۔ تم مجھے دانش منزا

ایٹ پر فون کر کے میرا ان سے رابطہ کرا دینا"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جوزف نے
ؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"خدا کرے یہ تجربہ کامیاب ہو جائے"...... عمران نے دعائیہ
داز میں کہا۔
"یہ سکسنک ایسڈ ہوتا کیا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو
نے پوچھا۔
"سکسنک ایسڈ ایک نامیاتی تیزابی مادہ ہوتا ہے جو عام طور پر تو
ے سے بنتا ہے اس کے علاوہ بہت سے پودوں اور کچے پھلوں میں
ں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک نامیاتی مرکب کیلسیم کی تخمیر
ہ بھی تیار کیا جاتا ہے اسے گرم کیا جائے تو ایک اور نامیاتی
ب بن جاتا ہے جسے سکسنک این ہائیڈرائڈ کہا جاتا ہے۔ اس سے
ارٹری میں بے شمار کیمیائی مرکب اور گیسیں تیار کی جاتی ہیں۔
یات میں بھی اس کا بہت استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مرکب کو
ب امونیا کے ساتھ مرکب کیا جاتا ہے تو سکسنا مائیڈ حاصل ہوتا ہے
سکسنا مائیڈ کو جب جست کے ساتھ مرکب کیا جاتا ہے تو پائیرال
ب حاصل ہوتا ہے جس سے پائیرال گیس تیار ہوتی ہے"۔
ان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بے
یار ایک طویل سانس لیا۔
"آپ تو ان کی خصوصیات کو مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔

"کیا یہ خلائی تابکاری ذرات کی باہمی کشش واقعی توڑ دیں گے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر فاسکو نے یہ آئیڈیا دیا ہے تو مجھے نجانے کیوں یقین آنے لگا ہے کہ سکتک ایسڈ کے کسی نہ کسی مرکب کی بنا پر ہم ا خلائی تابکاری طوفان سے ہونے والے نقصان کی تلافی کر ل گے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈاکٹر ہمبرگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"سر۔ اسرائیل کے صدر صاحب لائن پر ہیں بات کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں اٹیمک لیبارٹری کی مشینری کو دوبارہ کارآمد کر لیا گیا ہے اور خلائی تابکاری طوفان کے اثرات ختم کر دیئے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ہمبرگ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ نہیں سر۔ آپ کو غلط اطلاع ملی ہے ایسا ممکن نہیں ہے جناب"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

" نہیں مجھے حتمی اور درست اطلاع ملی ہے۔ کیا آپ چیک کر سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

" جی ہاں کیوں نہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

" تو پھر چیک کریں اور پھر مجھے بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر ولیم سے میری بات کراؤ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ ممکن ہی نہیں، یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

" ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر ولیم ابھی ابھی اسرائیل کے صدر صاحب کا فون آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں حتمی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کے سائنس دانوں نے خلائی تابکاری طوفان کے اثرات اپنی ایٹمی لیبارٹری پر سے ختم کر دیئے ہیں اور مشینری کو دوبارہ کارآمد بنا دیا ہے۔ میں نے ان کی بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا لیکن انہوں نے کہا کہ ان کی اطلاع حتمی ہے اس لئے ہم چیک کر کے انہیں بتائیں چونکہ ان کے حکم کی تعمیل ضروری ہے اس لئے تم ایل سکس فار فائیو ایون کو پاکیشیا پر ایڈجسٹ کر کے چیک کرو کہ وہاں تابکاری ذرات کی پاور کی کیا پوزیشن ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

" سر۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے"۔ ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

" ممکن تو نہیں ہے لیکن چونکہ وہ اسرائیل کے صدر ہیں اور انہوں نے اس پراجیکٹ پر انتہائی خطیر سرمایہ کاری کی ہوئی ہے اس لئے ان کی تسلی کرانا ضروری ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے سر۔ میں چیک کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم نے کہا اور ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور رکھ دیا اور سامنے میز پر پڑی ہوئی فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں سر۔ اسرائیل کے صدر صاحب کی اطلاع درست ہے سر۔ پاکیشیا کی اٹیمک ریسرچ لیبارٹری خلائی تابکاری طوفان سے آزاد ہو چکی ہے۔ تابکاری ذرات منتشر کر دیئے گئے ہیں اب وہاں ان کی کوئی پاور موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ہمبرگ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ممکن تو نہیں تھا ڈاکٹر لیکن وہاں ممکن ہو چکا ہے۔ آپ خود آکر چیک کر لیں"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ ہمارا تمام پلان اور اب تک کی ہوئی ساری محنت سب ختم ہو گئی۔ ویری بیڈ۔ تم ایسا کرو کہ رزلٹ ٹیسٹ لے کر میرے پاس آؤ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو اس نے سر اٹھایا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر ولیم اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بجھا ہوا سا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

"سر میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ وہاں کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر

ولیم نے کہا تو ڈاکٹر ہمبرگ چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"میں نے ٹی ایس ٹی کو چیکنگ مشین سے منسلک کر کے دوبارہ چیکنگ کی ہے۔ ٹی ایس ٹی نے جو رزلٹ دیا ہے اس کے مطابق وہاں لیبارٹری میں کیلسم اگزیٹ کی ٹاپ پاور گیس فضا میں موجود ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ وہاں کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر ولیم نے فائل ڈاکٹر ہمبرگ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہارا مطلب ہے کہ اس گیس کی وجہ سے تابکاری ذرات کے درمیان موجود قدرتی کشش کا خاتمہ ہو گیا ہے اور وہ ہوا میں منتشر ہو گئے ہیں اس لئے ان کی طاقت ختم ہو گئی"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے چونک کر کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ یہ تو واقعی نئی دریافت ہے۔ میرے تو کیا کسی کے ذہن میں بھی یہ آئیڈیا نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا کہ کیلسم اگزیٹ جیسے عام سے کیمیائی مرکب سے ایسا کام لیا جا سکتا ہے۔ تم نے چیک کیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہوا ہے مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ وہاں یہ گیس کسی اور مقصد کے لئے استعمال کی گئی ہو"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"آپ یہ فائل دیکھیں میں جا کر چیک کرتا ہوں"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا اور ڈاکٹر ہمبرگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فائل کھول کر

اسے دیکھنے لگا۔ جب کہ ڈاکٹر ولیم واپس چلا گیا کچھ دیر بعد ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی اور مایوسی کے تاثرات تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر ولیم واپس آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک اور فائل تھی۔

"وہی نتیجہ نکلا ہے جناب"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا اور دوسری فائل بھی ڈاکٹر ہمبرگ کے سامنے رکھ دی۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے فائل کھولی اور اسے دیکھنے لگا اور پھر اس نے ایک بار پھر فائل بند کر دی۔

"ویری بیڈ ہم خوش ہو رہے تھے کہ اس کا توڑ ممکن ہی نہیں ہے۔ اب تو دوسرے ممالک بھی یہی توڑ استعمال کریں گے اور ہماری ساری محنت۔ سارا سرمایہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ ویری بیڈ"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی مایوسی سے بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ میرا خیال ہے کہ اگر خلائی تابکاری طوفان کو کسی لیبارٹری پر اثر انداز کرنے کے لئے ہم ٹراکس استعمال کرنے کی بجائے سرانیم استعمال کریں تو پھر یہ توڑ استعمال نہیں ہو سکے گا"..... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"لیکن پھر اس کی مدت کم ہو جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ دو سال۔ اس کے بعد یہ تابکاری ذرات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اب صرف دو سالوں کے لئے اس قدر بھاری سرمایہ کاری کون کرے گا"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"دو سالوں تک تو بہرحال سب کچھ بجام رہے گا۔ اس دوران آپ

اس سلسلے میں مزید ریسرچ کر سکتے ہیں ورنہ اب تو یہ سارا پراجیکٹ ہی بے کار ہو کر رہ گیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جب سرمایہ کاروں کو علم ہو گا کہ سارا پراجیکٹ بیکار ہو چکا ہے تو پھر کیا ہو گا"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"مجھے سوچنے دو"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا لیا۔ ڈاکٹر ولیم خاموش بیٹھا رہا۔ تقریباً دس منٹ بعد ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"ہاں اب بات بن گئی ہے۔ اب میں دیکھوں گا کہ دنیا کا کون سا سائنس دان اس کا توڑ کر سکتا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ہم ان تابکاری ذرات کے طوفان کو اگر تابسم کے ذریعے وہاں پہنچا دیں تو اس کا کوئی بھی توڑ کبھی نہ نکال سکے گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"لیکن سر اس کی مدت تو بہت کم ہو گی۔ تابسم کے تاثرات تو فضا میں زیادہ سے زیادہ ایک سال تک رہ سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"لیکن تابسم ری چارج تو ہو سکتی ہے۔ اگر ہم ہر سال اسے ری چارج کر دیں تب"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ہاں ایسا ممکن ہے اور واقعی اس کا کوئی توڑ نہیں ہو سکتا لیکن

"اس کے لئے تو کافی ساری مشینری نصب کرنی پڑے گی"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"وہ ہو جائے گی ہم اس بار پہلا نشانہ ہی پاکیشیا کو بنائیں گے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"پھر بھی ایک ماہ تو لگ ہی جائے گا"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ایک ماہ تک انہیں بھی خوش رہنے دو میں بات کرتا ہوں صدر اسرائیل سے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اسرائیل کے صدر صاحب سے میری بات کراؤ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ اس نے رسیور رکھ دیا چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جناب میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر ہمبرگ"...... دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"آپ کو جو اطلاع دی گئی ہے وہ درست ہے۔ ہم نے یہاں چیکنگ کی ہے۔ وہاں موجود تابکاری ذرات کی باہمی کشش کو ایک کیمیائی مرکب سے حاصل کردہ گیس فائر کر کے ختم کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے تمام ذرات منتشر ہو گئے ہیں اور ان کی طاقت ختم ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"تو پھر آپ کے اس سارے پراجیکٹ کا کیا فائدہ ہوا ڈاکٹر ہمبرگ۔ اسرائیل نے اور پوری دنیا کے یہودیوں نے جو کھربوں ڈالر آپ کے پراجیکٹ پر انویسٹ کئے ہیں ان کا کیا فائدہ ہوا۔ آپ نے تو کہا تھا کہ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے پھر یہ توڑ کیسے نکل آیا"۔ اسرائیل کے صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب بظاہر تو ہم واقعی ناکام ہو گئے ہیں کیونکہ سائنس میں کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے خود بھی اس معاملے پر بے حد غور و فکر کیا ہے اور اپنے ساتھیوں سے بھی مشورہ کیا ہے کیونکہ صرف سرمایہ ہی نہیں ڈوبا بلکہ ہماری محنت اور پوری یہودی دنیا کا مستقبل بھی تاریک ہو گیا ہے۔ ہم نے ایک اور فارمولا تیار کیا ہے جس کا سائنس کبھی توڑ نہیں کر سکتی لیکن اس کی کارکردگی کی مدت ایک سال ہوتی ہے لیکن ایک سال بعد اسے پھر ایک سال کے لئے ری چارج کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح ہر سال ایسا

کیا جائے گا۔ اس کا واقعی کوئی توڑ نہیں ہو گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے
کہا۔

"لیکن پھر تو یہ ہر سال کا مسئلہ بن جائے گا اور ایسا نہ ہو کہ
لوگ پھر اس کا کوئی توڑ نکال لیں"...... اسرائیل کے صدر نے کہا۔

"ری چارج کرنے میں صرف ایک گھنٹہ لگے گا لیکن بہرحال ا
ہر سال کرنا پڑے گا اور جیسا میں نے بتایا ہے کہ اس کا کوئی ت
نہیں ہے البتہ ہمیں وقت مل جائے گا ہم اس پر مزید ریسرچ کر کے
اس کا کوئی اور حل نکال لیں گے جس سے یہ سلسلہ سالانہ کی بجا
مستقل ہو جائے اور اس کا کوئی سائنس دان توڑ نہ کر سکے"۔ ڈا
ہمبرگ نے کہا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ یہ سالانہ سلسلہ واقعی غلط ہے لیکن فوری طور
ایسا کرنا ضروری ہے۔ کم از کم پاکیشیا کے ساتھ تو ایسا ہونا چاہئے
آپ یہ دوسرا پراجیکٹ کب تک مکمل کر لیں گے"...... اسرائیل کے
صدر نے کہا۔

"کچھ نئی مشینری یہاں نصب کرنی پڑے گی اس میں ایک ماہ لگ
جائے گا اور کچھ مزید سرمایہ کاری کی بھی ضرورت پڑے گی"...... ڈا
ہمبرگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سرمایہ آپ کو مل جائے گا آپ فوراً اس پر کام شرو
کر دیں لیکن اس کے بعد اس ایک سال کے اندر اس کی کوئی ایس
صورت نکالیں جس سے پاکیشیا اور دوسرے اسلامی ملک آئندہ کبھ

ایٹمک ریسرچ پر کام نہ کر سکیں تاکہ عظیم یہودی سلطنت کے
لو اطمینان سے آگے بڑھایا جا سکے"...... اسرائیل کے صدر نے

یس سر ایسا ہی ہو گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
ایک بات اور بتا دوں کہ پاکیشیا سے مجھے جو اطلاع ملی ہیں اس
مطابق اس کام کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایجنٹ علی
ان ہے جو خود بھی سائنس دان ہے اسی نے اس کا توڑ بھی نکالا ہو گا
الر اسے معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی کہ یہ سب کچھ قدرتی نہیں
مصنوعی ہے تو پھر وہ لامحالہ آپ کے اس پراجیکٹ کو ٹریس کر
اسے تباہ کرنے کی کوشش کرے گا"...... صدر اسرائیل نے

پہلی بات تو یہ ہے جناب کہ وہ کسی صورت بھی اسے مصنوعی
سمجھ سکتا اور نہ اس سلسلے میں اسے کوئی ثبوت مل سکتے ہیں
تک دوسری بات کا تعلق ہے تو آپ خود بھی جانتے ہیں کہ
منزل پوائنٹ کو دنیا کا کوئی آدمی کسی صورت بھی ٹریس
سکتا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
ہاں ٹھیک ہے۔ بہرحال آپ فوری کام شروع کر دیں"۔ صدر
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک
سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگا رہا تھا۔ بلیک زیرو
چہرے پر بھی بے پناہ مسرت کے تاثرات تھے۔
"اللہ تعالیٰ نے واقعی کرم کر دیا ہے عمران صاحب اور اس
بھی آپ کے سر ہے"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے
کہا۔
"بغیر دولہن کے اس سہرے کو کیا کروں گا"...... عمران
بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔
"ویڈیو فلم تو بن سکتی ہے جو ثبوت کے طور پر آپ کی اما
بھی دکھائی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو اس بار عم
اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"اور اس کے بعد میری قبر پر رکھے ہوئے سہرے کو دیکھ
قوالیاں بھی کی جا سکتی ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر

نے کرم کر دیا اور پاکیشیا کی سپر لیبارٹری نے دوبارہ کام شروع
یا۔ اصل کام ویسے سرداور نے کیا ہے میں نے تو صرف فون پر ہی
کام کیا ہے لیکن انہوں نے لیبارٹری میں رات دن ایک کر کے
رنامہ سرانجام دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
ع کر دیئے۔
داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز
لی دی۔
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے
اپ سے پوچھ سکوں کہ اس کامیابی کا سہرا آپ کس سر پر بندھوانا
ریں گے۔ اپنے سر پر یا سرکاری سر پر"...... عمران نے کہا۔
علیکم السلام۔ یہ سہرا تمہارے سر بندھے گا"...... دوسری
ل سے سرداور نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔
اپ کے منہ میں خالص گھی اور دیسی شکر۔ بشرطیکہ یہ دونوں
ں مارکیٹ سے خالص مل سکیں لیکن صرف سہرے سے بات
ں بن سکے گی۔ آپ کو سہرے کے ساتھ ایک عدد دولہن کا بھی
ام کرنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
صرف ایک عدد۔ حیرت ہے چار کی بات کرو"...... سرداور بھی
کامیابی کی وجہ سے موڈ میں تھے۔
چار۔ چار۔ اوہ اوہ۔ ایک سے ہی آدمی سرداور بن جاتا ہے چار کے

بعد کیا ہو گا"...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو
اس کے اس جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔
"سرداور بن جانے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ کیا میں پاگل
ہوں"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ بہت بڑا سائنس دان
ہے۔ یہ اور بات ہے کہ فارغ البال ہو جاتا ہے، آنکھیں دھند
ہیں، عینک کے شیشے موٹے ہوتے ہوتے آتشی شیشوں میں
ہو جاتے ہیں اور آدمی دنیا کی سیر و تفریح سے بیزار ہو کر کسی لیب
کے ایک کونے میں بیٹھا قسم قسم کی گیسیں سونگھنے پر مجبور
ہے۔ نہ اسے پھولوں کے رنگ یاد آتے ہیں نہ پھولوں کی خوش
نصیب ہوتی ہے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو
سرداور ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔
"کہتے تو تم ٹھیک ہو۔ اب تو واقعی میرا یہی حال ہے لیکن
نے ڈاکٹر کرامت حسین سے بات کی ہے"...... سرداور نے کہ
"اب کیا بات کرنی ہے۔ کام تو ہو گیا جیسے بھی ہوا۔ بہر حا
نے اس سلسلے میں جو محنت کی ہے اس پر پورا پاکیشیا آپ کا ا
مند رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پاکیشیا پر کیسا احسان۔ وہ تو میرا ملک ہے لیکن میں نے
کہا تھا کہ تم ڈاکٹر کرامت حسین سے بات کر لو کیونکہ انہو
مجھے بتایا تھا کہ انہیں ایک ایسا کلیو ملا ہے جس کی بنیاد پر وہ

مجبور ہو گئے ہیں کہ یہ سب کچھ قدرتی نہیں ہے بلکہ مصنوعی ہے"۔
سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"مصنوعی۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"ڈاکٹر کرامت حسین کو فضا کے ایک خصوصی تجزیے کے بعد
معلوم ہوا ہے کہ یہ خلائی تابکاری طوفان کسی سرانیم گیس کے
ذریعے یہاں اثرانداز کرایا گیا ہے اور سرانیم گیس کی موجودگی کی وجہ
سے ہی ہمارا فارمولا کام کر گیا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو ہمارا فارمولا
کسی صورت بھی کام نہ کرتا"...... سرداور نے کہا۔
"اوہ۔ اوہ لیکن سرانیم گیس تو شاید ٹی ایس تھری کی جدید شکل
ہے اور ٹی ایس تھری تو تابکاری کو منتشر کرتی ہے اسے اکٹھا تو نہیں
کر سکتی"...... عمران نے کہا۔
"میں نے ان سے یہی بات کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ سرانیم کا
ارضی ایٹمی تابکاری پر واقعی ایسے ہی ہوتا ہے لیکن خلائی تابکاری پر
اس کے اثرات الٹ جاتے ہیں۔ اس پر میں نے انہیں تمہارے
متعلق بتایا تھا کہ تم ان سے بات کر لو گے اور اگر واقعی ایسا ہے کہ
ہمارے کسی دشمن کی سازش ہے تو پھر تم خود ہی اس دشمن کو
ٹریس کر لو گے لیکن تم نے ان سے رابطہ ہی نہیں کیا"۔ سرداور نے

"آپ نے پہلے یہ بات مجھے کیوں نہیں بتائی تھی"...... عمران

نے کہا۔
"مجھے ایک انتہائی ضروری کام تھا اس لئے میں نے سوچا کہ جو تم فون کرو گے تو خود ہی تمہاری بات تفصیل سے ڈاکٹر کرامت ہو جائے گی" ...... سرداور نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ان سے بات کر لیتا ہوں۔خدا حافظ" ۔عمران کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس" ...... ایک آواز سنائی دی۔
"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ڈاکٹر کرامت حسین صاحب بات کرائیں" ...... عمران نے کہا۔
"ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو میں ڈاکٹر کرامت حسین بول رہا ہوں" ...... چند لمحو ڈاکٹر کرامت حسین کی آواز سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔سرداور نے مجھے بتا کہ آپ نے سر لیبارٹری پر اس تابکاری طوفان کے مصنوعی ط اثرانداز ہونے کا کوئی کلیو حاصل کیا ہے" ...... عمران نے کہا۔
"میرا اندازہ ہے عمران صاحب۔کیونکہ تفصیلی تجربے سے میں سرانیم گیس کی موجودگی کا پتہ چلا ہے حالانکہ یہ گیس نایا اور اس کی تیاری پر بھی بین الاقوامی سطح پر پابندیاں ہیں کیو تابکاری اثرات کو نہ صرف پھیلاتی ہے بلکہ انہیں مزید تباہ کن با

ہے۔صرف ایکریمیا کا خلائی سائنسی ادارہ ناسا اس گیس کو اپنے مخصوص مقاصد کے لئے تیار کر کے استعمال کرتا ہے۔اس گیس کی تیاری بے حد مہنگی پڑتی ہے۔اس قدر مہنگی کہ کوئی عام ملک اس کی تیاری کا تصور بھی نہیں کر سکتا البتہ اس کے اثرات خلائی تابکاری پر الٹ جاتے ہیں۔انہیں یہ منتشر کرنے کی بجائے اکٹھا کرتی ہے اور کنٹرول کر کے کسی بھی سمت لے جا سکتی ہے اس لئے یہ گیس اپنی خلائی سیاروں کو کنٹرول کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے جو فارمولا استعمال کیا ہے اس کے اثرات بھی اس گیس کی فضا میں موجودگی کی وجہ سے کامیاب ثابت ہوتے ہیں ورنہ یہ نتیجہ کسی صورت بھی نہ نکل سکتا۔اسی بناء پر میرا خیال ہے کہ یہ کام مصنوعی انداز میں کیا گیا ہے اور خلا میں موجود تابکاری طوفان کو اس گیس کی مدد سے کنٹرول کر کے باقاعدہ پاکیشیا کی لیبارٹری پر فائر کیا گیا ہے اور چونکہ اس گیس کے اثرات فضا میں لیبارٹری اور اس کے گرد ایک محدود دائرے میں ہی پائے گئے ہیں اس سے بھی میری بات کو تقویت ملتی ہے" ۔ڈاکٹر کرامت حسین نے کہا۔
"کیا آپ اس گیس پر کام کرتے رہے ہیں" ...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔میں نے کئی سالوں تک ناسا میں کام کیا ہے۔وہاں میرا سبجیکٹ یہی رہا تھا لیکن پھر میں نے اسے چھوڑ دیا تھا اور ڈاکٹر ہمبرگ کے ساتھ تابکاری سبجیکٹ پر کام کرتا رہا ہوں" ۔ڈاکٹر

کرامت حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر کرامت حسین صاحب خلائی طوفان والے سانحے سے پہلے ایک نوجوان لڑکی مارگریٹ یہاں پاکیشیا آئی تھی۔ اس نے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ سے دوستی کرنے کی کوشش کی جس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع مل گئی۔ چنانچہ میں نے اس کی نگرانی کرائی اور خود جا کر اس سے ملا۔ اس کی باتیں مشکوک تھیں اس لئے میں نے وہاں ایک خفیہ آلہ نصب کر دیا۔ اس آلے سے ہم نے اس کی ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کی۔ اس میں اس نے اپنے باس کو یہی اطلاع دی کہ اس نے ڈاکٹر کرامت حسین کو تلاش کرنے کی غرض سے سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ سے دوستی کی ہے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ایکریمیا کی طرح یہاں پاکیشیا میں بھی سنٹرل انٹیلی جنس کے پاس سائنس دانوں کے بارے میں خفیہ فائلیں موجود ہوتی ہیں وہ آپ کی فائل حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن چونکہ وہ سیکرٹ سروس کی نگرانی میں آگئی تھی اس لئے اس کے باس نے اس ٹرانسمیٹر میں موجود ریز کی مدد سے اسے ہلاک کر دیا۔ اس لڑکی نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ناسا کے سیکورٹی شعبے میں ملازم ہے اور یہاں تفریح کے لئے آئی ہے۔ ناسا کا نام آنے کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن جب کہیں سے پتہ نہ چلا تو سرداور سے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔ پھر سرداور نے بتایا کہ آپ سپر

لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور اس کے بعد یہ خلائی تابکاری طوفان کا سانحہ پیش آگیا۔ اب آپ اس سرانیم گیس کے سلسلے میں ناسا کا نام لے رہے ہیں اور آپ نے بتایا کہ آپ ناسا میں کام بھی کرتے رہے ہیں۔ آپ نے پاکیشیا کو اس خلائی تابکاری طوفان کے اثرات سے بچانے کے لئے سرداور کے ساتھ مل کر بے حد کام کیا ہے اور اب آپ نے ہی اس کے مصنوعی ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے اس لئے آپ خود سوچ کر بتائیں کہ ناسا والے اس انداز میں آپ کو کیوں تلاش کر رہے تھے۔ کیا ناسا کو معلوم ہے کہ آپ یہاں کیا کام کر رہے ہیں "...... عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ناسا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ہیمر شولڈ سرانیم گیس سیکشن کے انچارج ہیں اور سرانیم گیس پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ جب مجھے سرانیم گیس کی یہاں موجودگی کا علم ہوا تو میں نے از خود انہیں فون کیا اور ان سے اس سلسلے میں تفصیلی بات کی اور جس نتیجے پر میں پہنچا ہوں اور جس کا ذکر میں نے آپ سے کیا ہے۔ ڈاکٹر ہیمر شولڈ نے بھی اس کی توثیق کی ہے اور ڈاکٹر ہیمر شولڈ نے خود ہی مجھے یہ بات بتائی کہ سرانیم گیس کے سلسلے میں وہاں میرا ایک ریسرچ پیپر ان کے پاس پہنچا تھا جسے پڑھ کر وہ بے حد متاثر ہوئے تھے اور انہوں نے حکومت ایکریمیا سے درخواست کی تھی کہ وہ مجھے پاکیشیا سے منگوائیں لیکن حکومت پاکیشیا نے یہاں میری موجودگی سے نماطبے کے مطابق انکار کر دیا کیونکہ ضابطہ یہ ہے کہ سپر لیبارٹری میں کام

کرنے والوں کی ملک میں موجودگی سے سرکاری سطح پر انکار کر دیا جاتا ہے۔ اس انکار کے بعد ڈاکٹر ہیر شولڈ نے ناسا کی سیکورٹی سے کہا کہ وہ معلوم کریں کہ کیا میں پاکیشیا میں موجود ہوں یا نہیں۔ سیکورٹی میں اس کام کے لئے ایک خصوصی سپیشل سیکشن موجود ہے جسے اے سیکشن کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اے سیکشن نے اس سلسلے میں کام شروع کیا لیکن پھر انہوں نے ڈاکٹر ہیر شولڈ کو اطلاع دی کہ میں پاکیشیا میں تو موجود ہوں لیکن وہ مجھ سے رابطہ نہیں کر سکتے کیونکہ بقول ان کے میری حفاظت پاکیشیا سیکرٹ سروس کر رہی ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس طرح ناسا کا وجود بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر ہیر شولڈ کو بتایا کہ ان کا ایک اہم ایجنٹ اس تلاش کے سلسلے میں ہلاک ہو چکا ہے جس پر ڈاکٹر ہیر شولڈ خاموش ہو گئے"...... ڈاکٹر کرامت حسین نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ مارگریٹ والی بات تو کلیئر ہو گئی لیکن کیا ایسا واقعی ممکن ہے کہ خلائی تابکاری طوفان کو کسی گیس کی مدد سے کنٹرول کر کے کرہ ارض پر کسی خاص پوائنٹ پر فائر کرایا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ممکن ہے تو یہ کام کس طرح کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس پوائنٹ پر میری ڈاکٹر ہیر شولڈ سے بات ہوئی تھی کیونکہ یہی بات میری سمجھ میں بھی نہ آ رہی تھی لیکن ڈاکٹر ہیر شولڈ نے بتایا

کہ ایسا ممکن ہے۔ یہ کام خلا میں موجود سیاروں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ ناسا خود بھی اس کا محدود پیمانے پر تجربہ کر چکا ہے"...... ڈاکٹر کرامت حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس کس ملک کے ایسے خصوصی سیارے خلا میں موجود ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کا تو مجھے علم نہیں اور شاید اس بارے میں کوئی بتائے گا بھی نہیں کیونکہ انہیں ٹاپ سیکرٹ رکھا جاتا ہے"...... ڈاکٹر کرامت حسین نے جواب دیا۔

"یہ ڈاکٹر ہیر شولڈ یہودی تو نہیں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہودی نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا فون نمبر آپ کے پاس ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"فون نمبر بھی بتا دیتا ہوں اور خصوصی کوڈ بھی۔ آپ پہلے ولنگٹن کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے وہ خصوصی کوڈ ڈائل کریں گے تو رابطہ ناسا سے ہو جائے گا پھر ان کا خصوصی نمبر ڈائل ہونے سے وہ خود بات کریں گے"...... ڈاکٹر کرامت حسین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوڈ اور فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے شکریہ۔ اب میں یہ تفصیلی رپورٹ سیکرٹ سروس کے چیف کو دے دوں گا پھر وہ جیسے چاہیں گے ویسے ہی کام کریں گے۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ڈاکٹر کرامت حسین کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر کرامت حسین صاحب نے یہ نمبر دیا ہے۔ میں ڈاکٹر ہیمر شولڈ صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"فرمایئے ڈاکٹر ہیمر شولڈ ہی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ کو پاکیشیا میں خلائی تابکاری طوفان کے ایٹمی ریسرچ لیبارٹری پر حملے اور پھر اس کے خاتمے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سرانیم گیس کی موجودگی کے بارے میں ڈاکٹر کرامت حسین صاحب بتا چکے ہیں ان کا خیال ہے کہ ایسا مصنوعی طور پر کیا گیا ہے اور آپ نے بھی بقول ان کے اس خیال کی توثیق کی ہے اور ان کے بقول آپ نے یہ بتایا ہے کہ ایسا خصوصی خلائی سیاروں کے ذریعے ممکن ہو سکتا ہے۔ اب صرف مجھے یہ بتا دیں کہ کیا ایسے سیارے صرف ایکریمیا نے ہی چھوڑے ہوئے ہیں یا دوسری سپرپاورز نے بھی"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا تعلق کس سے ہے"...... ڈاکٹر ہیمر شولڈ نے کہا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس کے علاوہ میں سائنس کا طالب علم بھی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں

پہلے ہی کافی کچھ سن چکا ہوں اور آپ نے جس انداز میں سوال کیا ہے اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کے ذہن میں کیا ہے۔ تو بات یہ ہے عمران صاحب کہ یہ سیارے انتہائی محدود تعداد میں ہیں۔ یہ عام سائنسی خلائی سیاروں، خلائی تحقیقاتی سٹیشنوں سے علیحدہ نوعیت کے ہیں۔ انہیں سپیس پروموٹر کہا جاتا ہے۔ یوں سمجھئے کہ یہ سپیس پروموٹر یا ایس پی بیک وقت مواصلاتی اور سائنسی تحقیقات کے ساتھ ساتھ خلائی اسٹیشنوں کا بھی کام کرتے ہیں۔ ایکریمیا کے علاوہ روسیاہ نے بھی ایس پی خلا میں بھیجے ہوئے ہیں لیکن آج سے تقریباً دو سال پہلے ایک نامعلوم ایس پی بھی خلا میں اچانک دریافت ہوا لیکن اس کے بارے میں آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس سپیس پروموٹر کا تعلق کس ملک سے ہے کیونکہ کوئی بھی اس کا دعویدار نہیں ہے اس لئے اسے سیکرٹ سپیس پروموٹر یعنی ڈبل ایس پی کہا جاتا ہے جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس ڈبل ایس پی سے پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری پر خلائی تابکاری طوفان کو فائر کیا گیا ہے"...... ڈاکٹر ہیمر شولڈ نے کہا۔

"کیا ناسا بھی اس بارے میں کوئی تحقیق نہیں کر سکا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تحقیق تو ضرور کی گئی ہو گی لیکن اسے اوپن نہیں کیا گیا۔ سیکرٹ ہی رہنے دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں حکومت کی کوئی مصلحت ہو"...... ڈاکٹر ہیمر شولڈ نے جواب دیا۔

"یہ تحقیق ناسا کا کون سا شعبہ کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سپیس ریسرچ سیکشن ناسا کا سب سے بڑا سیکشن ہے۔ اس میں کوئی ونگ ہو گا مجھے اس بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے"۔ ڈاکٹر ہیر شولڈ نے کہا۔

"اوکے بہت بہت شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو بڑے پیچیدہ سائنسی معاملات ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اس بار ہماری لیبارٹری پر سائنسی حملہ کیا گیا ہے اور اگر واقعی یہ مصنوعی ہے تو پھر یقیناً اب تک انہیں یہ خبر پہنچ گئی ہو گی کہ ہم نے اس کے اثرات ختم کر دیئے ہیں تو لامحالہ وہ اس سے بھی بڑا حملہ کریں گے اور میرا اندازہ ہے کہ یہ کام یہودیوں کا ہے یا تو اسرائیل کا یا اسرائیل کی سرپرستی میں کسی سائنسی تنظیم کا اور ناسا نے جس طرح اس سپیس پروموٹر کو خفیہ رکھا ہے اس سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اس خفیہ سپیس پروموٹر کا تعلق لامحالہ یہودیوں سے ہی ہو گا اور اسی لئے مسلم ممالک کی لیبارٹریاں ہی مسلسل نشانہ بنتی چلی آ رہی ہیں۔ دوسرے حملے سے پہلے ہمیں اس کا خاتمہ کرنا ہو گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے سائنسی حملے کے اثرات ہم سے دور نہ ہو سکیں اور پاکیشیا کے مستقبل کو ایک بار پھر گرہن لگ جائے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات سوچ رہا ہوں۔ ابھی تک تو جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ صرف اندازے ہیں اور اندازوں کی بنا پر تو ظاہر ہے کام نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے تو سب باتوں کی کنفرمیشن ہونی چاہئے اور کنفرمیشن کا کوئی طریقہ ابھی تک سمجھ میں نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب جیسا کہ آپ کا خیال ہے یہ کام یہودیوں کا ہے تو اتنے بڑے پراجیکٹ کو صرف کوئی غیر سرکاری تنظیم نہیں چلا سکتی۔ لامحالہ اس کے پیچھے حکومت اسرائیل کا ہاتھ ہو گا چاہے خفیہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ خلا میں خفیہ سپیس پروموٹر بھجوانا اور پھر اس سے اس قسم کے کام لینا یہ سوائے سرکاری سرپرستی کے نہیں ہو سکتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اسرائیل کے صدر کو اس بارے میں لازماً علم ہو گا اگر کسی طرح ان سے معلومات حاصل ہو جائیں تو کنفرمیشن ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ویری گڈ۔ ریئلی ویری گڈ۔ آج تم نے واقعی دانش منزل میں بیٹھنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے انتہائی تحسین بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا کیونکہ عمران کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ حقیقتاً ایسا کہہ رہا ہے طنز نہیں کر رہا اور

عمران کی طرف سے تحسین بلیک زیرو کے لئے کسی بڑے سے بڑ
تمغے سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔
"شکریہ۔ لیکن اسرائیل کے صدر سے یہ بات کیسے معلوم
گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"تمہاری بات سن کر میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔
سکتا ہے کہ ڈاکٹر ہمبرگ اس خفیہ پراجیکٹ کا انچارج ہو کیونکہ
کام اگر مصنوعی ہے تو پھر اس ڈاکٹر ہمبرگ کے علاوہ اور کسی کا
ہو سکتا اور ڈاکٹر ہمبرگ یہودی تھا۔ اس کا رابطہ لامحالہ اسرائیل
صدر سے ہو گا۔ اسی آئیڈیئے پر کام کیا جا سکتا ہے"...... عمران
کہا۔
"لیکن ڈاکٹر فاسکو کے بقول اس نے ان کا مردہ چہرہ دیکھا اور
کے سامنے اسے دفن کیا گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"جہاں اسرائیل ملوث ہو وہاں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ عام حا
میں تابوت کو کھولا نہیں جاتا اب یہی بات اس سارے کھیل
مشکوک کر رہی ہے کہ دفن کرنے سے پہلے باقاعدہ تابوت کو
گیا اور وہاں موجود لوگوں کو چہرہ دکھایا گیا تاکہ معاملہ کنفرم
جائے حالانکہ کسی بھی چہرے پر ڈاکٹر ہمبرگ کا میک اپ کیا جا
ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"وہ سرخ ڈائری مجھے دے دو"...... عمران نے کہا تو بلیک
نے میز کی دراز کھولی اور ایک ضخیم ڈائری جس کی جلد سرخ رنگ

نکال کر عمران کو دے دی۔ اس ڈائری میں پتے اور فون نمبر
تھے۔ عمران اس ڈائری کی ورق گردانی کرتا رہا پھر اس نے ڈائری
اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔
"ایرو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
لہجہ اور زبان ایکریمین تھی۔
"ماسٹر ٹونی سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول
ہوں"...... عمران نے کہا۔
"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ماسٹر ٹونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
دوسری آواز سنائی دی۔
"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا۔ ابوالحسن سے بات کراؤ"۔
عمران نے کہا۔
"اوہ اچھا۔ ہولڈ آن کریں پرنس میں معلوم کرتا ہوں"۔ دوسری
سے چونک کر کہا گیا اور عمران خاموش بیٹھا رہا۔
"پرنس۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... ماسٹر ٹونی کی آواز سنائی

...... عمران نے کہا۔
"نوٹ کریں یہ نمبر [illegible] کا ہے"...... دوسری طرف سے کہا
اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"کوڈ کیا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"آئیڈیل ڈے" ...... ماسٹر ٹونی نے جواب دیا اور اس کے
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے
نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی

"قبرص کا رابطہ نمبر بتائیں" ...... عمران نے پوچھا تو چند لمحوں
خاموشی کے بعد رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے
بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے
کر دیئے۔

"سگاٹ مینشن" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوا
سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ آئیڈیل ڈ
بات کرنی ہے" ...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو آئیڈیل ڈے بول رہا ہوں" ...... ایک مردانہ آوا
دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ ابو الحسن ۔
کرائیں" ...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا

"ہیلو۔ ابو الحسن بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک

ا سنائی دی۔

علی عمران فرام پاکیشیا" ...... عمران نے کہا۔

اوہ اوہ عمران صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے
نے۔ فرمایئے کیا حکم ہے" ...... اس بار دوسری طرف سے حیرت
ے لہجے میں کہا گیا۔

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس سے چند اہم اور خفیہ معلومات
مل کرنی ہیں۔ کیا اب بھی آپ کے رابطے ہیں۔ وہاں کوئی آدمی
عمران نے کہا۔

ی ہیں۔ میرا تو کام ہی یہی ہے۔ آپ کھل کر بات کریں" ۔
ان نے کہا۔

پاکیشیا کی اٹیمک ریسرچ لیبارٹری جسے کوڈ میں سپر لیبارٹری کہا
ے پر خلائی تابکاری طوفان کا حملہ کیا گیا ہے اور جو شواہد ملے ہیں
ے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کام جس خفیہ تنظیم نے کیا ہے اس کا
لوئی رابطہ اسرائیل کے صدر سے ہے۔ اس سلسلے میں ایک
الہ ہمبرگ کا بھی آیا ہے جو بظاہر ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو
ہے۔ میں اس معاملے کو کنفرم کرانا چاہتا ہوں" ...... عمران نے

لب کا واقعہ ہے" ...... ابو الحسن نے کہا۔

یک ہفتے کا" ...... عمران نے کہا۔

ملیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں" ۔

ابوالحسن نے کہا۔

"کتنا وقت لگ جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر وہاں کچھ ہوا تو زبانی معلومات تو ایک گھنٹے میں مل
گی اگر کوئی ٹیپ وغیرہ منگوانا ہو تو پھر کئی دن لگیں گے"۔ ا
نے کہا۔

"اوکے۔ میں ڈیڑھ گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا"......
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر ڈیڑھ
کے انتظار کے بعد اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کئے اور ا
دوبارہ دوہرا دیئے۔ پھر ابوالحسن سے رابطہ ہوا۔

"کیا رپورٹ ہے ابوالحسن صاحب"...... عمران نے اشتی
لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ کی اسرائیل کے صدر سے سپیشل فون پ
بات چیت ہوئی ہے لیکن سپیشل فون کی ٹیپ نہیں بنائی
بات چیت بھی میرے آدمی نے ایک خفیہ سیٹ کے ذ
ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پہلی کال میں پاکیشیا کا لفظ اور
کامیابی کے الفاظ شامل تھے اور دوسری اور تیسری کال میں
ناکامی اور چوتھی اور پانچویں کال میں دوبارہ کسی کامیابی
میں بات چیت ہوتی رہی ہے اور ہاں ایک اور اہم لفظ کا
ہے کہ ڈاکٹر ہمبرگ کا تعلق کسی جیوش سنٹرل پوائنٹ
میرے آدمی نے ڈاکٹر ہمبرگ کے فون کا مرکز تلاش

شش کی ہے لیکن وہ ناکام رہا ہے"...... ابوالحسن نے کہا۔

"وئی ملک تو مارک کیا ہو گا اس نے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کی چیکنگ کے مطابق یورپ کا ملک پالینڈ بنتا ہے"۔
الحسن نے جواب دیا۔

"کیا یہ ملک کنفرم ہے یا صرف شک ہے"...... عمران نے
چھا۔

"نہیں۔ ملک تو کنفرم ہے کیونکہ اسرائیل پریذیڈنٹ ہاؤس میں
کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے لیکن علاقے کی
مارکنگ نہیں ہو سکی کیونکہ ایسا کرنا اس آدمی کو مشکوک بنا
...... ابوالحسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہے بہت شکریہ۔ خدا حافظ"۔
ان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا خیال درست ثابت ہوا ہے بلیک زیرو۔ پالینڈ میں ویسے
دیوں کی اکثریت ہے اس لئے وہیں یہ جیوش سنٹرل پوائنٹ
یا ہے اور وہیں سے وہ سپیس پروموٹر خلا میں بھجوایا گیا ہے اور
یں سے یہ ساری کارروائی کی گئی ہے اور یہ سب کچھ ڈاکٹر ہمبرگ
نی میں ہو رہا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ
ناکامی کا انہیں علم ہو چکا ہے اور اب وہ دوسرا وار کرنے کے
ر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کام اتنی جلدی اور آسانی سے نہیں ہو سکتے۔ کم از کم ایک
ماہ لگ جائیں گے اور اس دوران بہرحال اس جیوش سنٹرل پوا
کو تباہ ہو جانا چاہئے" ...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی
سنائی دی۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک انتہائی اہم مشن پر ٹیم نے پالینڈ جانا ہے۔ تنویر،
کیپٹن شکیل اور چوہان کو تیار رہنے کا کہہ دو۔ عمران تمہیں لیڈ
گا باقی تفصیلات وہ خود طے کرے گا" ...... عمران نے سرد
کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"اس بار آپ صالحہ کی بجائے چوہان کو ساتھ لے جا رہے ا
اس کی کوئی خاص وجہ ہے" ...... بلیک زیرو نے مسکراتے
پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ مشن خاصا کٹھن ثابہ
اور چوہان ایسے معاملات میں کافی مددگار ثابت ہوتا ہے جہ
زیادہ ممبرز ساتھ نہیں لے جانا چاہتا کیونکہ کام انتہائی تیز رفتا
کرنا ہو گا" ...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک
بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہماری یہاں سپر لیبارٹری میں کامیابی کی خبر وہاں فوری پہنچ
انے کا مطلب ہے کہ یہاں اسرائیلی مخبر خاصے فعال رہے ہیں اس
ئے ہو سکتا ہے کہ ہماری یہاں عدم موجودگی کی اطلاع وہاں پہنچ تو
وہ ہمیں روکنے یا واپس بلانے کے لئے یہاں کوئی اہم مشن شروع کر
یں۔ تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے اور خیال بھی رکھنا ہے"۔
لران نے بلیک زیرو سے کہا۔

"انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں" ...... بلیک زیرو نے
ہا اور عمران اسے خدا حافظ کہہ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم
ے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈاکٹر ہمبرگ فائل سامنے رکھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے جیسے فائل پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے رہے تھے۔

"گڈ۔ یہ بات ہوئی ناں۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ پاکیشیا کس طرح اپنی لیبارٹری کو بچاتے ہیں۔ ویری گڈ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے فائل بند کرتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اسرائیل کے صدر صاحب سے بات کراؤ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی ڈاکٹر ہمبرگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں جناب"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر ہمبرگ کیا رپورٹ ہے"...... اسرائیل کے صدر کی اواز سنائی دی۔

"جناب ہم نے پاکیشیا کی اس سپر لیبارٹری کو جامد کرنے کا ایک ایسا طریقہ تلاش کر لیا ہے جس کا کوئی توڑ ممکن ہی نہیں ہے۔ پہلے ہم نے اس کے لئے ایک گیس استعمال کی تھی لیکن اس گیس کی وجہ سے وہ اس کا توڑ کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اب ہم نے اس کے لئے ایک ایسی ریز استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جو تابکاری طوفان کو فائر کرنے کے ساتھ ہی خود بخود ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد ان کے پاس اس کا کوئی توڑ نہ ہو گا اور پھر یہ مشینری صدیوں تک بھی دوبارہ چالو نہ ہو سکے گی"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"کیا ریز سے ایسا ممکن ہے"...... صدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس کا لیبارٹری تجربہ بھی کر لیا گیا ہے اور تجربہ سو فیصد کامیاب رہا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ریز سپیس پرموٹر تک کیسے پہنچائی جائیں گی"...... صدر نے کہا۔

"وہاں یہ ریز پہلے سے موجود ہیں۔ ویسے تو یہ ریز اس سپیس پروموٹر کی حفاظت کا کام دیتی ہیں لیکن میرے پوائنٹ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ہیمنڈ نے ان ریز کا یہ استعمال دریافت کیا ہے اور اس کا تجربہ بھی کامیاب رہا ہے۔ اب وہ ہر سال ری چارج کرنے والا مسئلہ بھی ختم ہو گیا اور اب یہ کام پہلے کی نسبت زیادہ آسان ہو گیا ہے بلکہ اب تو ہم چاہیں تو پوری دنیا کی اٹیمک لیبارٹریوں پر آسانی سے تابکاری طوفانوں کو فائر کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا پر یہ کام کتنے عرصے میں مکمل ہو جائے گا"...... صدر نے پوچھا۔

"صرف دو ہفتے لگیں گے جناب۔ صرف دو ہفتے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ اگر اس سے بھی پہلے ہو سکے تو یہ کام کر دیں کیونکہ یہاں ایک اہم واقعہ ہو گیا ہے اور اس واقعے کی وجہ سے مجھے اب آپ کے پوائنٹ کی سلامتی کی فکر لاحق ہو گئی ہے"...... صدر نے کہا تو ڈاکٹر ہمبرگ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسا واقعہ جناب"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک آدمی کو پکڑا گیا۔ اس نے یہاں سے کسی کو معلومات مہیا کی تھیں۔ اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے

بتایا کہ وہ ایک خفیہ فلسطینی تنظیم کا آدمی ہے۔ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر قبرص میں ہے۔ اس نے آپ کی اور میرے درمیان ہونے والی گفتگو کے بارے میں معلومات اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچائی تھیں۔ ہمارے ایجنٹوں نے وہاں سے فوری طور پر معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ معلومات پاکیشیا کے پرنس آف ڈھمپ نے حاصل کی ہیں اور یہ پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ علی عمران استعمال کرتا ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک ایجنٹ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کی فون کال کے مرکز کو بھی پریذیڈنٹ ہاؤس میں چیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن انہیں صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ کال پالینڈ سے کی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی جیوش سنٹرل پوائنٹ اور آپ کا نام بھی اس عمران تک پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ میرے حکم پر پاکیشیا میں موجود ہمارے ایجنٹوں نے وہاں چیکنگ کر کے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق وہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک چارٹرڈ طیارے سے پالینڈ روانہ ہو چکا ہے اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جیوش سنٹرل پوائنٹ کو تباہ کرنے کے مشن پر کام شروع کر دیا ہے اور یہ سروس دنیا کی انتہائی خوفناک ترین سروس ہے۔ گو مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ آسانی سے آپ تک نہ پہنچ سکیں گے لیکن اس کے باوجود میں نے انہیں روکنے کے لئے پالینڈ میں یہودیوں کی ایک انتہائی فعال ایجنسی کو حکم دے دیا ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ آپ جس قدر جلد

ممکن ہو سکے پاکیشیا کی سپر لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کر لیں"۔ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ بے فکر رہیں۔ ہم دو ہفتوں سے بھی پہلے یہ مشن مکمل کر لیں گے اور پوائنٹ کو تو یہ لوگ کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتے۔ آپ جانتے تو ہیں کہ اس کے لئے کیسے انتظامات ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے لیکن مجھے اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا بھی بخوبی علم ہے اس لئے تو میں نے پالینڈ میں ایک ایسی ایجنسی کو ان کے مقابلے پر آنے کا حکم دیا ہے جس کا کوئی تعلق کسی طرح بھی پوائنٹ سے نہیں ہوا اور یہ ایجنسی کارکردگی کے لحاظ سے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے برابر نہیں تو اس سے کم بھی نہیں ہے لیکن آپ کام ہنگامی بنیادوں پر کریں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"صدر صاحب خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ یہاں تک بھلا کون پہنچ سکتا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھائی اور کرسی سے اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سرخ رنگ کی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے پالینڈ کے دارالحکومت کارسا کی طرف انتہائی معروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک سمارٹ اور ورزشی جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کے بال اس کے کاندھوں تک تھے۔ اس کے جسم پر پھولدار شرٹ تھی اور جینز کی پتلون پہنی ہوئی تھی اس لئے چہرے مہرے اور لباس سے وہ کسی فلم کا اداکار لگتا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی تھی جس نے جینز کی پتلون کے ساتھ انتہائی شوخ سرخ رنگ کے پھولوں والی شرٹ پہنی ہوئی تھی لیکن اس کے بال لڑکوں کی طرح کٹے ہوئے تھے البتہ اس کے کانوں میں انتہائی قیمتی ہیروں پر مشتمل ٹاپس تھے اور گلے میں بھی اس نے چھوٹے چھوٹے ہیروں جڑی ہوئی چین پہنی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں پر انتہائی جدید فیشن کی گاگل تھی جس کے شیشوں کا رنگ سرخ تھا۔ کار میں انتہائی تیز میوزک چل رہا تھا اور وہ دونوں انتہائی خوشگوار موڈ

میں آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک میوزک بند ہو گیا اور
اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر دوبارہ میوزک
شروع ہو گیا لیکن سیٹی کی آواز سنتے ہی وہ دونوں بے اختیار چونک
پڑے۔ اس لڑکی نے جلدی سے ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر ہاتھ
ڈال کر اس نے کوئی بٹن پریس کر دیا تو میوزک بند ہو گیا اور اس
کی جگہ ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ لڑکی نے ہاتھ
باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا رسیور موجود تھا اس نے
اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"سی ون کالنگ۔ اوور"۔ ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف نینسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... اس لڑکی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شرمن کہاں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرے ساتھ کار میں موجود ہے چیف۔ اوور"...... نینسی نے
نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں فوراً مجھے ملو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نینسی نے رسیور
واپس ڈیش بورڈ کے اندر رکھا اور پھر ڈیش بورڈ بند کر دیا۔

"کوئی مشن ہے شاید"...... شرمن نے کہا۔

"ظاہر ہے ورنہ چیف اس انداز میں کال کیوں کرتا"...... نینسی
نے جواب دیا اور پھر شرمن نے کار ایک چوک سے دائیں طرف

موڑی اور تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک چار منزلہ
عمارت میں پہنچ گئے۔ شرمن نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ
دونوں نیچے اتر آئے۔ یہ چار منزلہ عمارت کارسا کے مشہور ہوٹل
اسکاٹ کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کی عقبی طرف ایک
کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا
اور وہاں کوئی دربان موجود نہ تھا۔ وہ دونوں کمرے میں داخل ہو کر
کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میز پر ایک فون موجود تھا۔ ان کے وہاں بیٹھتے
ہی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نینسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔

"کیا یہ ہوٹل اسکاٹ ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی
آواز سنائی دی۔

"سوری رانگ نمبر"۔ نینسی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر
بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی اور نینسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کیا یہ ہوٹل اسکاٹ ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوری رانگ نمبر"...... نینسی نے ایک بار پھر کہا اور پھر رسیور
رکھنے کی بجائے اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے چار نمبر
پریس کر دیئے۔

"یس ہوٹل اسکاٹ"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"سوری"...... نینسی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ شرمن خاموش

اور قدرے لاتعلق سا بیٹھا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھ
ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔
"چار نمبر آپ کے لئے بک ہو گیا ہے"۔ اس نوجوان نے کہ
ساتھ ہی ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن لگا ہوا تھا اس کے سا
رکھی اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ٹوکن پر واقعی چار کا ہندسہ موجو
"آؤ"...... نینسی نے اٹھتے ہوئے شرمن سے کہا اور شرمن سر
ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ اب ہوٹل کے مین گ
میں داخل ہوئے۔ ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا لیک
لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔
"یس"...... لفٹ بوائے نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا۔
"چوتھی منزل"...... نینسی نے کہا اور لفٹ بوائے نے اثب
میں سر ہلاتے ہوئے چار نمبر کا بٹن پریس کر دیا۔ چوتھی منزل پر
وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور پھر چار نمبر کمرے کے سامنے
گئے۔ نینسی نے ٹوکن کے ساتھ لگی ہوئی چابی کو لاک میں ڈال
گھمایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گئے۔ کمرہ عام سے ا
میں سجا ہوا تھا۔ وہ دونوں کمرے میں موجود کرسیوں پر بیٹھ
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔
کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ آنکھوں پر بھی چوڑی گاگل تھی
دونوں اس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔
"بیٹھو"...... آنے والے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور

ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی نینسی اور شرمن
بیٹھ گئے۔
"نینسی اور شرمن تم دونوں کے لئے انتہائی اہم اور پیچیدہ سا
منتخب کیا گیا ہے۔ یہاں پالینڈ میں یہودیوں کی کوئی ایسی
بارٹری ہے جس کے بارے میں سوائے اسرائیل کے صدر کے اور
نہیں جانتا۔ اس لیبارٹری کے ذریعے پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری
موجود مشینری کو جام اور ناکارہ کیا جا رہا ہے اور یہ کام پوری دنیا
یہودی مل کر اسرائیلی صدر کی سرپرستی میں کر رہے ہیں کیونکہ
مشن کی تکمیل کے بعد عظیم یہودی سلطنت کے قیام میں موجود
سے بڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔ میری اسرائیل کے صدر
سے براہ راست بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ کام
لر لیا گیا تھا لیکن اس میں ایک سائنسی خامی تھی جس کی بنا پر
کیشیا کے سائنس دانوں نے مشینری ٹھیک کر لی ہے جس کے بعد
ایسا پلان بنایا گیا ہے کہ جب یہ مشن مکمل ہو گا تو پھر اس کا
توڑ نہ ہو گا لیکن اس مشن کو مکمل ہونے میں ابھی دو ہفتوں کا
ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جو دنیا کی انتہائی تیز فعال اور
انتہائی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے خاص طور پر اس کا لیڈر
عمران جو اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہتا ہے دنیا کا
خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس نے کسی نہ کسی
یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ لیبارٹری پالینڈ میں ہے لیکن اسے محل

وقوع کا علم نہیں ہے اور یہ گروپ ایک چارٹرڈ طیارے سے
پہنچ بھی چکا ہے۔ہم نے اس گروپ کی اس انداز میں نگرانی کر
کہ اسے اس نگرانی کا علم بھی نہ ہو سکے اور ہمیں بھی یہ معلو
رہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔اس کے بعد اگر وہ اس خفیہ لیبار
تلاش کر لیں تو پھر ہم نے فوری اس کی اطلاع اسرائیل کے
دینی ہے"...... آنے والے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو نین
شرمن دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"صرف نگرانی کرنی ہے۔یہ کیسا مشن ہے چیف۔انہیں
کیوں نہ کر دیا جائے"...... نینسی نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ویسے میں نے اپنے طور
صاحب سے یہ بات پوچھی تھی انہوں نے کہا ہے کہ ہم لوگ
بھی ایسی کوشش نہ کریں کیونکہ اس طرح ہماری پوری تنظ
ہو جائے گی۔ان کا کہنا ہے کہ بلیک ایجنٹز تو کیا پوری دنیا
بڑی پاورفل تنظیمیں آج تک ان کا خاتمہ نہ کر سکیں۔اسرا
صدر صرف اتنا چاہتے ہیں کہ انہیں اس بارے میں سا
اطلاعات ملتی رہیں کہ ان کی سرگرمیاں کیا ہیں"...... چیف
تو نینسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔اب میں سمجھ گئی ہوں کہ اسرائیل
دراصل کیا چاہتے ہیں۔اب تو مجھے خود ان سے ملنے اور ان
کرنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے اس لئے آپ بے فکر ہیں۔

پ اب بھوت کی طرح ان کے پیچھے لگ جائیں گے"...... نینسی
کہا۔

"تو تم ان سے دوستی کرنا چاہتی ہو۔یہ بات نگرانی کے لحاظ سے
نہ ہو جائے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ۔نہیں چیف پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے گروپ ان
ملات میں بے حد ماہر ہیں۔پھر وہ انتہائی جدید ترین آلات سے کام
ہیں۔دوسرا یہ کہ ہمارے ان سے ملنے اور ملاقات سے ان کو ہم پر
قسم کا کوئی شک نہ پڑے گا اور اس طرح ہم ایک اور انداز میں
ی نگرانی کرتے رہیں گے۔بہرحال آپ بے فکر ہیں یہ مشن آپ
توقع کے مطابق ہی مکمل ہو گا اور مکمل کیا جائے گا لیکن پہلا مسئلہ
ان کو ٹریس کرنے کا ہے"...... نینسی نے کہا۔

"انہیں ٹریس کر لیا گیا ہے۔میں نے تم سے بات کرنے سے پہلے
ل ہ بندوبست کر لیا تھا۔یہ لوگ ہوٹل ڈلاس میں موجود ہیں۔ان
تعداد چھ ہے۔پانچ مرد ہیں اور ایک عورت۔یہ سب ایکریمین
اپ میں ہیں اور ایکریمی سیاح بنے ہوئے ہیں چونکہ میرے
دوں نے پورے کارسا کے ہوٹلوں میں جہاں بھی کوئی غیر ملکی
تھا سپیشل میگنم کے ذریعے چیکنگ کی اور پھر ہوٹل ڈلاس کے
نمبر اٹھارہ پانچویں منزل میں یہ گروپ موجود پایا گیا۔ان کی بات
ت ٹیپ ہوئی تو پتہ چلا کہ وہ آپس میں پاکیشیائی زبان میں گفتگو
ہے ہیں اور اس بات چیت کے دوران کئی بار عمران کا نام بھی لیا

گیا ہے اس لئے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ
ہیں۔ چنانچہ ہوٹل سے ان کے کاغذات کی فوٹو کاپیاں حاصل
گئی ہیں اس لئے ان کے بارے میں موجود تفصیل تمہیں مہیا
سکتی ہیں"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کو
اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکال کر نینسی کی طرف بڑھا دیا۔
نے لفافہ چیف سے لیا اور اسے کھول کر اس میں موجود کاغذات
کر دیکھنے لگی۔ یہ پانچ مردوں اور ایک ایکریمین سیاح عورت
کاغذات تھے۔ ان پر ان کے فوٹو بھی لگے ہوئے تھے اور نینسی
تصویروں کو دیکھنے لگی۔

"ان میں عمران کون ہے"...... نینسی نے کاغذات کو
رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ جس کا نام مائیکل ہے"...... چیف نے ایک تصویر کی
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کس طرح معلوم ہوا چیف کہ یہ عمران ہے"...... نینسی
فوٹو کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"جس کمرے میں یہ سب موجود ہیں۔ یہ کمرہ اس مائیکل
سے ہی بک ہے اور چونکہ یہ لیڈر ہے اس لئے لامحالہ سب لوگ
کے کمرے میں اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ صدر
اس عمران کو ذاتی طور پر جانتے ہیں اس لئے انہوں نے ا
قد وقامت کی تفصیل بھی بتائی تھی اس لحاظ سے بھی یہ مائ

ان ہے"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف آپ بے فکر رہیں آپ کو کوئی شکایت نہیں
ئی اور کام بھی آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا"...... نینسی نے کہا۔

"اوکے۔ اہم معاملات کے سلسلے میں مجھے ساتھ ساتھ اطلاع دیتے
نا"...... چیف نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے
طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عجیب مشن ہے میری سمجھ میں تو یہ سارا معاملہ ہی نہیں آیا"۔
ن نے چیف کے کمرے سے باہر جانے کے بعد پہلی بار زبان
لتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے تو واقعی عجیب کیونکہ جب یہ لوگ ٹریس ہو چکے ہیں تو
ہیں آسانی سے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے اس پورے ہوٹل ڈلاس کو
میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے اور یہ ہمارے لئے کوئی مشکل کام
ہیں ہے لیکن جہاں تک میں سمجھی ہوں اسرائیل کے صدر صاحب
ے ذہن میں دو پوائنٹ ہیں جن کی وجہ سے ایسا عجیب مشن ترتیب
یا گیا ہے"...... نینسی نے کہا تو شرمن چونک پڑا۔

"کون سے پوائنٹ"...... شرمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلا پوائنٹ تو یہ ہے کہ اگر سیکرٹ سروس کے اس گروپ کا
اں پالینڈ میں خاتمہ کر دیا گیا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگر پالینڈ
ں لیبارٹری کی موجودگی کا صرف شک ہو گا تو پھر وہ کنفرم ہو جائیں
۔ اور کسی بھی ملک کی سیکرٹ سروس صرف چھ سات افراد پر

مشتمل نہیں ہوتی اس لئے ان کی موت کے بعد لامحالہ پاکیشیا
پوری طاقت یہاں جھونک دے گا اور اس طرح اس لیبارٹری
یقینی طور پر خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور دوسرا پوائنٹ یہ ہے
اسرائیل کے صدر کو یہ یقین ہے کہ لیبارٹری کو کسی صورت
ٹریس نہیں کیا جا سکتا اس لئے وہ صرف نگرانی چاہتے ہیں۔ ہاں اگر
لوگ لیبارٹری کو ٹریس کر لیں پھر ظاہر ہے ان کی ہلاکت کا
جائے گا"۔ نینسی نے کہا۔

" ویری گڈ۔ تم واقعی لاجواب ذہن رکھتی ہو۔ ایسے تو چ
تمہاری قدر نہیں کرتا"...... شرمن نے تحسین آمیز لہجے میں کہ
نینسی مسکرا دی۔

" اب چلیں"...... نینسی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اب تم نے کیا منصوبہ بنایا ہے۔ کیا واقعی تم ان سے ملو گ
شرمن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اس طرح نہیں کہ ہم سیدھے ان کے کمرے میں
جائیں۔ ڈائننگ ہال میں یا کسی بھی جگہ اتفاقاً ملاقات ہو گی اور بہ
البتہ پہلے ہمیں اپنے ہیڈ کوارٹر جا کر ان کی نگرانی کا فول پر
بندوبست کرنا ہو گا"...... نینسی نے کہا اور شرمن نے اثبات میں
ہلا دیا۔

ہوٹل کے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا وہ
ب ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کی یہاں آمد سیاحت کے لئے
ں۔ انہیں کارسا پہنچے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے لیکن ان دو گھنٹوں
ں وہ یہاں اکٹھے ہو کر صرف گپیں ہی ہانکے جا رہے تھے۔ چونکہ
ان مسلسل باتوں میں مصروف تھا اس لئے وہ بھی بیٹھے باتیں ہی
رہے تھے۔

" کیا ہماری یہاں آمد کا مقصد صرف اس کمرے میں بیٹھ کر باتیں
نا ہی ہے"...... اچانک تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ عمران صاحب ہم تو واقعی اس کمرے تک محدود ہو کر ہی
گئے ہیں۔ آپ کا کیا پروگرام ہے۔ وہ خفیہ لیبارٹری آخر کس طرح
ں ہو گی"...... عمران کے بولنے سے پہلے صفدر نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم باہر نکل کر لیبارٹری کے بارے

میں ٹیکسی ڈرائیور کو بتائیں گے اور وہ ہمیں اس لیبارٹری تک پ
دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا ہی پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔
"تم بتاؤ کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ظاہر ہے یہ لیبارٹری کتنی بھی خفیہ ہو بہرحال اس میں انسا
تو موجود ہیں۔ ان انسانوں کے لئے خوراک بھی وہاں جاتی رہتی
گی اس کے علاوہ شراب اور دوسرا سامان سائنس بھی جاتا ہو گا۔
ایسے اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور پھ
کے ذریعے اس لیبارٹری کا سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہ
عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت
تاثرات ابھر آئے۔
"ارے ہاں واقعی۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ ٹھ
ہے پھر یہ کام تم کرو۔ تم اپنے ساتھ دو ساتھی لے جاؤ اور اس بار
میں تحقیقات کرو۔ شاید کوئی کلیو مل جائے"...... عمران نے کہا۔
"اور تم یہیں بیٹھے رہو گے۔ کیوں۔ اصل بات بتاؤ"۔ جولیا
غصیلے لہجے میں کہا۔
"اصل بات یہ ہے کہ اس بار میں نے بھی تنویر بننے کا فیصلہ
لیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ ٹریس کرنے والا بور کام تم کرو۔
لیبارٹری ٹریس ہو جائے گی تو پھر میں اور تنویر ڈائریکٹ ایکشن کر
گے اور مشن مکمل ہو جائے گا۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا۔

"تم کیسے تنویر بن سکتے ہو۔ تنویر تو تنویر ہی ہے"...... تنویر نے
برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر سب بے اختیار
ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے فون
کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ سب
کے چہروں پر حیرت تھی کہ یہاں فون کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ
ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں آئے تھے اور ابھی تک انہوں نے کسی
سے کوئی رابطہ نہ کیا تھا۔
"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا
اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔
"بروس بول رہا ہوں۔ آپ کا کام ہو گیا ہے"...... دوسری طرف
سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"یہ بروس کون ہے اور کیا کام ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"تمہارے چیف کا یہاں فارن ایجنٹ ہے۔ اس ہوٹل میں کمروں
کی بکنگ بھی اسی نے کرائی تھی اور تمہارے چیف نے شاید تمہاری
بات پہلے ہی سوچ لی تھی۔ اس نے بروس کے ذمے لیبارٹری کو
ہونے والی سپلائی کا سراغ لگانے کا حکم دے دیا تھا"...... عمران نے
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"تو کام ہو جانے کا مطلب ہے۔ سراغ مل گیا ہے"...... جولیا
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی نہ کوئی کلیو بہرحال مل گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس نے بتایا تو نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں کسی پبلک فون بوتھ سے اسے کال کرنی پڑے گی کیونکہ ظاہر ہے یہودیوں تک یہ بات پہنچ چکی ہو گی کہ ہم یہاں پہنچے ہیں اس لئے کسی نہ کسی انداز میں ہماری نگرانی ہو سکتی ہے اس لئے بروس محتاط ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو پھر چلیں اسے فون کریں"...... جولیا نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس ہوٹل سے نکل کر پیدل ہی فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑے فاصلے پر ہی ایک پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ یہاں چونکہ کارڈ سسٹم تھا اس لئے عمران نے ہوٹل سے ہی کافی سارے کارڈز خرید کر جیب میں رکھ لئے تھے۔ وہ پبلک فون بوتھ میں داخل ہوا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر مخصوص خانے میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سکائی ٹاپ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں مائیکل بول رہا ہوں۔ بروس سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو بروس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بروس کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں پبلک فون بوتھ سے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ رابرٹ روڈ پر واقع سائنس میٹریل سپلائی کارپوریشن کو ایکریمیا کی ایک فرم کی طرف سے مخصوص سائنسی سامان کے آرڈر اکثر ملتے رہتے ہیں۔ اس آرڈر دینے والی فرم کا نام جے ایس پی کارپوریشن ہے۔ اس کا ہیڈ آفس ولنگٹن میں ڈارک ہیڈ ایریئے میں ہے۔ یہ فرم آرڈر کی سپلائی ایکریمیا ہی بھجواتی ہے۔ آپ نے چونکہ جے ایس پی کے بارے میں مجھے بتایا تھا اس لئے اس اطلاع کے بعد میرا خیال ہے کہ سامان کی سپلائی کے لئے یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے اسے باقاعدہ ایکریمیا بھجوایا جاتا ہے پھر وہاں سے کسی اور ذریعے سے یہاں بھجوایا جاتا ہے"...... بروس نے کہا۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیا وہ سامان ایکریمیا میں نہیں مل سکتا اور وہاں سے براہ راست نہیں بھجوایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"وہاں کیا چیز نہیں مل سکتی ہے لیکن شاید سکیورٹی کے نقطہ نظر سے ایسا کیا جاتا ہے"...... بروس نے کہا۔

"کیا تم نے چیکنگ کی ہے کہ سامان واقعی ایکریمیا بھجوایا بھی جاتا ہے یا نہیں" عمران نے پوچھا۔

"میں نے چیکنگ کی ہے جناب۔ سامان واقعی ایکریمیا بھجوایا جاتا ہے البتہ یہ سامان فلائٹ کارگو کے ذریعے نہیں بھجوایا جاتا بلکہ بحری جہاز کے ذریعے بھجوایا جاتا ہے" بروس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ تو اور زیادہ پیچیدہ معاملہ ہے۔ بحری جہاز پر پالینڈ سے ایکریمیا سامان پہنچنے میں تو کئی ہفتے لگ جاتے ہوں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ گیم اور ہے۔ یہ سامان یہاں سے تو ایکریمیا کے لئے بک کرایا جاتا ہو گا لیکن یہ سامان ایکریمیا کی بجائے راستے میں کسی جزیرے پر اتار دیا جاتا ہو گا اس طرح یا تو وہ لیبارٹری یا پوائنٹ کسی جزیرے پر ہے یا پھر اس جزیرے سے اسے واپس یہاں بھجوایا جاتا ہو گا" عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ ویسے جزیرے والی بات درست لگتی ہے کیونکہ پالینڈ میں اگر یہ لیبارٹری ہوتی تو کبھی نہ کبھی تو اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی بات بہرحال سامنے آ ہی جاتی" بروس نے جواب دیا۔

"کس کمپنی کے ذریعے یہ بحری جہاز سے بک کرایا جاتا ہے" عمران نے کہا۔

"اس [illegible] براہ راست بک ہوتا

ہے" بروس نے جواب دیا۔

"کس فارورڈنگ ایجنٹ کے ذریعے" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ڈینزل اینڈی کلیئرنگ اینڈ فارورڈنگ ایجنٹ ان کا آفس ساحل پر ہی ہے" بروس نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ واپس نکالا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ بوتھ سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی وہاں موجود تھے۔

"کیا پتہ چلا ہے" جولیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بروس سے ہونے والی بات چیت مختصر طور پر بتا دی۔ وہ سب پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

"اس فارورڈنگ ایجنٹ سے بہرحال اصل بات معلوم ہو جائے گی" جولیا نے کہا۔

"ہاں یہ کام تم نے کرنا ہے۔ تم اپنے ساتھ دو ساتھیوں کو لے جاؤ اور اس انداز میں تفصیلات معلوم کرو کہ کسی دوسرے کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے" عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ اس بار تم خود کھل کر سامنے نہیں آ رہے" جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایک اور اینگل پر کام کرنا چاہتا ہوں" عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے جاؤ
ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم تنویر کو ساتھ لے جاؤ گی" عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ جذباتی آدمی ہے اور اس کام میں جذباتیت نہیں چل
سکتی"...... جولیا نے کہا اور پیچھے آنے والے اپنے ساتھیوں کی طرف
مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ان سے الگ ہو کر ایک خا
ٹیکسی میں بیٹھ کر آگے بڑھ گئے۔

"مجھے تم سے ہمدردی ہے تنویر۔ جولیا نے تمہیں اس قابل
نہیں سمجھا"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری ہمدردی کا شکریہ۔ مس جولیا نے مجھے تمہاری نگرانی
لئے یہاں چھوڑا ہے"...... تنویر نے کہا تو عمران اس کے ا
خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... چوہان نے کہ

"عیش۔ وہ ہماری زبان میں ایک محاورہ ہے کہ بنا ہے عی
تجمل حسین خان کے لئے۔ یہ تجمل حسین صاحب تو ظاہر ہے کہ
پرانے دور کے ہوں گے بہرحال موجودہ دور میں یہ نام میرے لئے
ہے"...... عمران نے جواب دیا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی
عمران نے ایک خالی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روکا۔

"ایرک کلب چلو" عمران نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھو

اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ چوہان اور تنویر بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے
اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹیکسی مختلف سڑکوں سے ہوتی
ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران کی نظریں بیک مرر پر جمی
ہوئی تھیں اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی
کیونکہ ایک نیلے رنگ کی کار کو اس نے اپنے تعاقب میں چیک کر لیا
تھا۔ گو یہ تعاقب انتہائی ماہرانہ انداز میں کیا جا رہا تھا اور تعاقب
کرنے والی دو کاریں تھیں جو ماہرانہ انداز میں ٹیکسی کے کبھی آگے ہو
جاتی تھیں اور کبھی پیچھے۔ دوسری کار کا رنگ سیاہ تھا لیکن بہرحال
عمران کی نظروں میں ان کی مہارت چھپی نہ رہ سکتی تھی۔ تھوڑی دیر
بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئی۔
عمارت پر ایرک کلب کا سائن موجود تھا۔ مین گیٹ کے سامنے ٹیکسی
رک گئی تو عمران نیچے اتر آیا۔ تنویر اور چوہان بھی نیچے اتر آئے تھے۔
عمران کے اشارے پر چوہان نے کرایہ ادا کیا اور پھر عمران اپنے
ساتھیوں سمیت مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے نیلے رنگ کی
کار کو کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑتے دیکھ لیا تھا۔ کلب کا ہال بھرا ہوا تھا جن
میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی لیکن وہاں موجود افراد کے لباس اور
انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ان کا تعلق بہرحال شرفا طبقے سے
نہیں ہے۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کاؤنٹر کی طرف
بڑھتا چلا گیا جہاں دو لڑکیاں سروس میں مصروف تھیں۔

"یس سر"...... ان میں ایک لڑکی نے عمران کے قریب آتے ہی

اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کیسی عورت ہو کہ یس کہہ رہی ہو ورنہ میں نے تو سنا ہے کہ عورتیں کبھی یس نہیں کہتیں سوائے شادی کے وقت"۔ عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب آپ جیسے مرد کو تو نو نہیں کہا جا سکتا"..... لڑکی نے بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے میں مرد نہیں ہوں مرد جیسا ہوں"۔ عمران نے اس کے فقرے کو دوسرے انداز میں استعمال کرتے ہوئے کہا اور لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ تینوں ہی مرد ہیں۔ بہرحال فرمائیے"..... لڑکی نے اسی طرح بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"ایرک سے کہو کہ ایکریمیا سے اس کا دوست مائیکل اس سے ملنے آیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میری بول رہی ہوں باس۔ تین ایکریمین کاؤنٹر پر موجود ہیں ان میں ایک صاحب نے [illegible] ہے کہ آپ کو کہہ دوں کہ ایکریمیا سے آپ کا دوست مائیکل ملنے آیا ہے"..... لڑکی نے [illegible] مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے یس سر کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"دائیں ہاتھ پر راہداری کے [illegible] میں باس کا آفس ہے وہ آپ کے [illegible]

[illegible] ہیں"..... لڑکی نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا راہداری کی طرف [illegible] گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے آفس میں داخل ہو رہے [illegible] میز کے پیچھے ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا ادھیڑ عمر آدمی موجود [illegible] وہ ان تینوں کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کے [illegible] پر قدرے حیرت کے تاثرات تھے۔

"میرا نام ایرک ہے"..... اس آدمی نے میز کے پیچھے سے نکل کر [illegible] کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ رابرٹ اور [illegible]"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ لیکن مسٹر مائیکل آپ نے کاؤنٹر پر تو اپنے آپ کو [illegible] دوست کہا ہے لیکن میں تو آپ کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں"۔ [illegible] نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"[illegible] یا ایشیا کا پرنس آف ڈھمپ تو تمہیں دوست کہہ سکتا ہے"..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں [illegible] [illegible] اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت [illegible] بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"[illegible] تو آپ پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ اوہ [illegible] میز کے باہر آتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ [illegible] عمران کی طرف بڑھتا رہا کہ عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں [illegible] کھڑا ہو گیا۔

"ارے ارے۔ مم۔ مم۔ میرا یہ مطلب نہ تھا کہ میں نے
اور پسلیاں تڑوانی ہیں"...... عمران نے کہا لیکن اسی لمحے ایرک
جھپٹ کر عمران کو گلے سے لگا لیا اور واقعی اس طرح بھینچ لیا جیسے
کی ہڈیاں توڑنا چاہتا ہو۔

"پرنس۔ پرنس آپ اور یہاں اور میں آپ کو پہچان نہ سکا۔
ہے مجھ پر"...... ایرک نے کہا۔

"بس۔ بس اس سے زیادہ زور نہ لگانا ورنہ میرے ساتھی
مجھے اٹھا کر لے جانا بھی مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے
لہجے میں کہا تو ایرک بے اختیار ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

"آپ کب آئے ہیں۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔
استقبال ایئر پورٹ پر کرتا"...... ایرک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہاں تو صرف میرے ساتھی میرا حشر دیکھ رہے ہیں ا
پر تو جانے کتنے لوگ میری چیخیں سنتے"...... عمران نے مس
ہوئے کہا تو ایرک ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پہلے آپ بتائیں آپ کہاں رہائش پذیر ہیں"...... ایرک
کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ ہم یہاں ایک اہم مشن کے سلسلے میں آ
اسی لئے تو میں نے کاؤنٹر پر اپنا نام نہیں لیا تھا"...... عمران۔
ایرک کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ
دوبارہ میز کے پیچھے اپنی کرسی پر جا بیٹھا اور عمران اس کی ذہانت

مسکرا دیا کیونکہ عمران کے فقرے کے بعد ایرک اس لئے میز
پیچھے جا پہنچا تھا کہ کسی کو غیر معمولی صورت حال کا اندازہ نہ ہو

"آپ کیا پئیں گے"...... ایرک نے میز پر پڑا ہوا رسیور اٹھاتے
کہا۔ اس کا لہجہ دوبارہ تکلفانہ ہو گیا تھا۔

"ایپل جوس"...... عمران نے کہا تو ایرک نے اثبات میں سر
ور انٹرکام کے دو نمبر پریس کر کے اس نے تین گلاس ایپل جوس
کا کہہ دیا۔ اس نے اپنے لئے ایپل جوس نہیں منگوایا تھا۔

"ہاں۔ اب بتائیں مسٹر مائیکل میں مزید آپ کی کیا خدمت کر
ہوں"...... ایرک نے سنجیدہ لہجے میں کہا وہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"تو کیا یہاں ہماری بات چیت سنی جا سکتی ہے"...... عمران نے
ت کر پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ میں تو ویسے محتاط ہو گیا ہوں کیونکہ آپ نے مشن کی
ت کی ہے اور اتنی بات تو میں بھی جانتا ہوں کہ آپ کا یہ مشن
ل اہم ہی ہو گا ورنہ آپ جیسے لوگ پاکیشیا سے اتنی دور پالینڈ
ں آسکتے"...... ایرک نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے
ازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔
ے میں ایپل جوس کے تین گلاس رکھے ہوئے تھے۔ ایرک کے
ے پر اس نے ایک ایک گلاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے
منے رکھ دیا اور خود ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔ ایرک نے میز کی

دراز کھولی اور شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن
اور اسے منہ سے لگا لیا۔ پھر اس نے اسے اس وقت منہ سے ہٹایا
جب وہ پوری خالی ہو گئی۔

"یہ بوتل کا سائز کم کیوں ہو گیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ڈاکٹروں نے زیادہ شراب پینے سے منع کر دیا ہے"۔۔۔
نے مسکرا کر کہا اور خالی بوتل سائیڈ میں پڑی ٹوکری میں ڈال دی۔

"پہلے کتنی بوتلیں پیتے تھے اور اب ڈاکٹروں کے منع کر
کتنی پی رہے ہو"۔۔۔ عمران نے ایپل جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے
مسکرا کر کہا۔

"پہلے بڑی دس بوتلیں پیتا تھا اب چھوٹی بیس پیتا ہوں"۔۔۔
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر
ہنس پڑا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی ڈاکٹروں کی ہدایت پر پوری فرمانبرداری
عمل کر رہے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور ایرک بھی ہنس پڑا۔

"اب کیا کیا جائے پرنس۔ ڈاکٹر بھی اپنی جگہ درست ہیں
میری بھی مجبوری ہے"۔۔۔ ایرک نے کہا اور عمران نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"ایرک میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ مجھے معلوم ہے
تم یہودی نہیں ہو اور نہ صرف یہ کہ تم یہودی نہیں ہو بلکہ

یہودیوں سے نفرت بھی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے
والدین یہودیوں کی دولت پرستی کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ یہاں
یہودیوں نے ایک ایسی خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہے جس کے ذریعے
انہوں نے خلا میں ایک خفیہ سائنسی خلائی سٹیشن پہنچایا ہے اور اس
خلائی سٹیشن کی مدد سے وہ پاکیشیا کی اٹیمک ریسرچ لیبارٹری کو
تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لیبارٹری تو واقعی انتہائی خفیہ ہے۔ یہاں اس
کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے اور یقیناً تمہیں بھی
معلوم نہ ہو گا اور نہ معلوم ہو سکے گا لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ پالینڈ
میں ایکریمیا کا ایک خلائی ریسرچ سنٹر کام کر رہا ہے اور تمہارے ہاتھ
لمبے ہیں اور یقیناً اس سنٹر سے یہ لیبارٹری چھپی نہیں رہ سکتی۔ یہ اور
بات ہے کہ حکومتی مصلحتوں کی وجہ سے یا یہودی کاز کی وجہ سے اسے
جان بوجھ کر خفیہ رکھا گیا ہو اس لئے اگر تم چاہو تو اس سنٹر کے
کسی آدمی کے ذریعے بہرحال اس کا سراغ لگا سکتے ہو۔ میں ویسے تمہیں
کبھی تکلیف نہ دیتا لیکن یہ پاکیشیا کے لئے موت زندگی کا مسئلہ
ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرنس آپ کو یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے
لئے تو میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں۔ آپ نے میرے اکلوتے بیٹے
کی زندگی بچا کر مجھے ہمیشہ کے لئے خرید لیا ہے۔ اس سنٹر کے ایک
سائنس دان ڈاکٹر ولسن کے ساتھ میرے انتہائی گہرے تعلقات ہیں
کیونکہ ڈاکٹر ولسن وہاں واحد سائنس دان ہے جو یہودی نہیں ہے

لیکن وہاں وہ اپنے آپ کو یہودی ہی ظاہر کرتا ہے کیونکہ اس ایک سنٹر میں کسی غیر یہودی کو داخل ہی نہیں ہونے دیا جاتا اور و چونکہ معاوضے اس قدر پرکشش ہیں کہ شاید پوری دنیا میں اور ا اس قدر معاوضے اور سہولیات نہیں مل سکتیں اس لئے وہ یہاں کرنے پر مجبور ہے۔ اسے یقیناً اس بارے میں علم ہوگا۔ میں ابھی سے بات کرتا ہوں"...... ایرک نے کہا اور ٹیلی فون کا رسیور لیا۔

"کیا تم براہ راست بات کرو گے وہاں ایسی باتیں چیک ہ ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں پرنس میں اسے یہاں بلواتا ہوں اکثر یہاں آتا رہتا ہے پھر اس سے بات ہوگی"...... ایرک نے کہا نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی د لگ گئی تھی۔

"ریسرچ سنٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنا دی۔

"میں ایرک کلب سے ایرک بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ولسن سے بات کرنی ہے"...... ایرک نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر ولسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردا

اواز سنائی دی۔ لہجے اور آواز سے وہ ادھیڑ عمر آدمی لگ رہا تھا۔

"ایرک بول رہا ہوں ڈاکٹر ولسن"...... ایرک نے کہا۔

"ہاں خیریت۔ کیسے فون کیا ہے اچانک"...... دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے مطلب کی بلیک کافی میرے پاس موجود ہے لیکن صرف دو گھنٹوں کے لئے۔ اگر تم فوراً آ سکتے ہو تو آ جاؤ"...... ایرک نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ یہ تو بڑا شارٹ ٹائم ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"مجبوری ہے لیکن اس کا ذائقہ یقیناً بہترین ہوگا"...... ایرک نے کہا۔

"اوکے میں پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایرک نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"وہ اب سر کے بل دوڑتا ہوا آئے گا"...... ایرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ ڈاکٹر ولسن کی نفسیات سمجھ گیا تھا۔ ایرک نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"رچرڈ ڈاکٹر ولسن آ رہے ہیں انہیں سپیشل روم میں بٹھا کر مجھے کال کرنا"...... ایرک نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"یہاں اسرائیلی ایجنٹوں کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے

پوچھا تو ایرک بے اختیار چونک پڑا۔

"اسرائیلی ایجنٹوں سے آپ کی کیا مراد ہے"...... ایرک نے چونک کر پوچھا۔

"ہر ملک کے دوسرے ملکوں میں ایجنٹ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب پوچھنے والی کون سی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔ ایسی کوئی تنظیم نہیں ہے لیکن ایک تنظیم ایسی ہے جو اسرائیل کے لئے یہاں کام کرتی ہے اس کا نام ہے بلیک اینجلز۔ خاصی فعال اور تیز تنظیم ہے۔ اس کی چیف ایجنٹ ایک لڑکی نینسی ہے جس کا ساتھی شرمن نامی نوجوان ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... ایرک نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں آتے ہوئے ایک نیلے رنگ کی اور ایک سیاہ رنگ کی کاروں نے ہماری ٹیکسی کا بڑے ماہرانہ انداز میں تعاقب کیا ہے نیلے رنگ کی کار تو تمہارے کلب کے کمپاؤنڈ میں بھی داخل ہوتے ہوئے دیکھی تھی اس لئے میں نے پوچھا تھا کیونکہ ظاہر ہے اسرائیلی ایجنٹ ہی یہاں میری نگرانی کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ نیلے رنگ کی کار بیڈ فورڈ کمپنی کی ہے۔ جدید ماڈل کی"...... ایرک نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا رجسٹریشن نمبر بھی بتا دیا۔

"اوہ یہ واکر کی کار ہے۔ واکر نینسی گروپ کا اہم آدمی ہے"

ـ نے جواب دیا۔

"ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نینسی کلب یہاں کا مشہور کلب ہے"...... ایرک نے کہا اور ں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً مزید آدھے گھنٹے بعد ام کی گھنٹی بج اٹھی اور ایرک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

یں"...... ایرک نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر نے اوکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ڈاکٹر ولسن پہنچ گیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ میں تمہیں پہلے علیحدہ ے میں بٹھا دوں گا اور خود اس ڈاکٹر ولسن سے بات کروں گا پھر ہیں بلاؤں گا"...... ایرک نے کہا۔

اس کی ضرورت نہیں ہے ایرک۔ تم فکر نہ کرو معاوضہ جو وہ ہم دے دیں گے ہمیں دراصل درست معلومات چاہئیں"۔ ن نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اس کی بات سے ہی سمجھ گیا وہ کیوں عمران کو علیحدہ بٹھانا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے بغیر معاوضے یہ کام کوئی نہیں کرتا۔

اوکے۔ آؤ"...... ایرک نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر عقبی ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی چیف نے ہاتھ بڑھا کر سامنے
ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس چیف سپیکنگ"...... چیف نے انتہائی سنجیدہ لہجے
"نینسی بول رہی ہوں چیف۔ آپ کو اہم رپورٹیں د
اس لئے میں نے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے نینسی
سنائی دی تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔
"بتاؤ"...... چیف نے کہا۔
"چیف عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل سے باہر آئے
انہوں نے پبلک فون بوتھ سے کسی کو کال کیا۔ پھر وہ آگے
اس کے بعد وہ دو گروپوں میں تبدیل ہوگئے۔ ان میں
گروپ جس میں عورت اور دو مرد شامل تھے ٹیکسی میں بیٹھ
گئے اور انہوں نے وہاں ونیزل اینڈی فارورڈنگ اینڈ کلیئرنگ

ں میں اس کے مینجر کرافورڈ سے بات چیت کی اس کے بعد وہ
ار قریب ہی ایک ہوٹل کے سپیشل روم میں جا کر بیٹھ گئے۔ وہ
کرافورڈ بھی آفس سے اٹھ کر وہاں پہنچ گیا۔ میرے آدمیوں نے
ل ڈکٹا فون کے ذریعے ساتھ والے کیبن میں بیٹھ کر ان کی
بات چیت سنی۔ کرافورڈ کو انہوں نے بھاری رقم دی اور کرافورڈ
انہیں بتایا کہ وہ جے ایس پی کے لئے ایکریمیا بک ہونے والا مال
ں بک ہی نہیں کراتے صرف کاغذی کارروائی کی جاتی ہے اور
ل وہ لانچوں کے ذریعے ایک قریبی جزیرے ریالٹو بھجوا دیتے ہیں۔
ا ہیں یہ مال رالف کارپوریشن وصول کرتی ہے"...... نینسی نے

"اوہ تو وہ اس انداز میں لیبارٹری کو تلاش کر رہے ہیں۔ بہرحال
کیا ہوا"...... چیف نے کہا۔
"اس کے بعد وہ واپس ہوٹل آ گئے ہیں اور ابھی تک وہیں
...... نینسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اور دوسرا گروپ کیا کرتا رہا ہے"...... چیف نے پوچھا۔
"دوسرا گروپ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ایرک کلب پہنچا ہے اور
وہ ایرک سے ملنے اس کے آفس میں چلے گئے۔ کاؤنٹر پر انہوں نے
اپ کو ایرک کا دوست بتایا تھا اور ابھی تک اس کے آفس میں
وہ ہیں البتہ اس دوران ایکریمین سپیس ریسرچ سنٹر کا ڈاکٹر ولسن
ک کلب پہنچا ہے اور اسے کسی خفیہ تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا

ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ولسن ایرک کا قریبی دوست ہے ا
اس کے پاس کلب میں آتا جاتا رہتا ہے لیکن چونکا دینے والی با
ہے کہ ڈاکٹر ولسن ایرک کے آفس نہیں گیا بلکہ اسے کسی دوسر
پہنچایا گیا ہے ..... نینسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تمہارے آدمی چیک تو نہیں ہوئے ..... چیف نے پوچھ

نہیں چیف۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ..... نینسی نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

اوکے تم نگرانی جاری رکھو ..... چیف نے کہا اور ا
ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیز
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

گولڈن نائٹ کلب ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

ماسٹر سے بات کراؤ میں سمتھ بول رہا ہوں ..... چیف
لہجے میں کہا۔

یس سر ہولڈ کریں ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو ماسٹر بول رہا ہوں ..... چند لمحوں بعد ایک بھاری
سنائی دی۔

سمتھ بول رہا ہوں ماسٹر ..... چیف نے کہا۔

اوہ یس۔ فرمایئے ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

تمہیں یہ معلوم ہوگا کہ اسرائیلی صدر نے بلیک ایجنٹس ک

ایک اہم مشن لگایا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ اس سلسلے میں اگر
میں کچھ پوچھنا چاہوں یا کوئی رپورٹ دینا چاہوں تو تمہیں دے سکتا
ہوں ..... سمتھ نے کہا۔

اوہ۔ اگر یہ بات ہے تو ایک نمبر نوٹ کرو اور اس پر فون
کرو ..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
ایک نمبر بتا دیا گیا۔ چیف سمتھ نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ کچھ دیر
بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے ماسٹر کا بتایا ہوا دوسرا
نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

ماسٹر بول رہا ہوں ..... رابطہ قائم ہوتے ہی براہ راست ماسٹر
کی آواز سنائی دی۔

سمتھ بول رہا ہوں ماسٹر ..... سمتھ نے کہا۔

ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے ..... ماسٹر نے کہا۔

پاکیشیائی گروپ کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ یہ لوگ یہاں
اسرائیل کی کسی خفیہ لیبارٹری کو ٹریس کرنے آئے ہوئے ہیں۔
ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم نے صرف نگرانی کرنی ہے۔ ابھی ابھی مجھے
رپورٹ ملی ہے کہ ان کا ایک گروپ پچ پروتیزل اینڈی فارورڈنگ
[illegible] ایجنسی کے مینجر کرافورڈ سے ملا ہے اور اس نے انہیں
بتایا ہے کہ جے ایس پی کے لئے ایکریمیا بک ہونے والا مال وہ صرف
[illegible] میں بک کرتے ہیں جبکہ مال کو قریبی جزیرہ ریاڈ بھجوا دیا جاتا
[illegible] رالف کارپوریشن اسے وصول کرتی ہے ..... سمتھ نے

کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ویری سٹرینج۔ پھر"...... دوسری طرف سے ماسٹر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ان کا دوسرا گروپ ایرک کلب گیا ہے اور کاؤنٹر پر دوست کہہ وہ ایرک کے آفس میں گئے ہیں اور طویل وقت سے اس کے آفس میں ہی موجود ہیں جبکہ اہم بات یہ ہے کہ اس دوران ایکریمی سپیس ریسرچ سنٹر کا ڈاکٹر ولسن ایرک کلب پہنچا ہے اور بتایا گیا کہ وہ ایرک کا دوست ہے اور اکثر اس کے کلب میں آتا جاتا رہتا۔ لیکن اسے وہاں پہنچنے کے بعد ایرک کے پاس لے جانے کی بجا کسی خفیہ تہہ خانے میں لے جایا گیا ہے چونکہ جس لیبارٹری ٹریس کیا جا رہا ہے اس کا تعلق بھی سپیس سے ہے اس لئے ڈا ولسن کی اس طرح آمد اور اس طرح کسی خفیہ تہہ خانے میں جا اور اس پاکیشیائی گروپ کی وہاں موجودگی مجھے مشکوک لگ ر ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے یہ سب کچھ بتایا ہے کہ اگر اس میں کو اہم بات ہو تو تم اسرائیل کے صدر صاحب کو رپورٹ کر کے سے مزید ہدایات حاصل کر لو"...... سمتھ نے کہا۔

"یہ دونوں ہی اہم باتیں ہیں پہلی بات تو اس لئے اہم ہے سائنسی سامان کی سپلائی کو لیبارٹری تک پہنچانے میں خفیہ رکھنے لئے یہ طویل اور پیچیدہ کھیل کھیلا جاتا ہے کہ یہاں سے مال بظا ایکریمیا کے لئے بک کرایا جاتا ہے لیکن اصل میں یہ مال واقعی ر

پہنچتا ہے جہاں سے پھر اسے خفیہ طور پر لیبارٹری پہنچایا جاتا ہے۔ گو رالف کارپوریشن والے اسے وہاں نہیں پہنچاتے لیکن بہرحال کلیو تو ملتا ہے اور مجھے حیرت ہے کہ وہ کس طرح سیدھے اس کلیو پر چل پڑے ہیں اور دوسری بات اس لئے اہم ہے کہ ڈاکٹر ولسن بہرحال بہیں سائنس دان ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی معلومات حاصل ہوں"...... ماسٹر نے کہا۔

"تو پھر"...... سمتھ نے کہا۔

"تم ایک کام کرو۔ اس ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر کے اس سے پوچھ گچھ کرو کہ اس سے کیا معلومات حاصل کی گئی ہیں اور وہ کیا کچھ جانتا ہے۔ باقی ریالٹو پر رالف کارپوریشن والوں کا بندوبست میں کر لیتا ہوں اس کا نام ونشان ہی وہاں سے ختم کر دیا جائے گا تاکہ یہ لوگ یہاں پہنچیں تو وہاں سے آگے نہ بڑھ سکیں"...... ماسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس ڈاکٹر ولسن کا بندوبست کرتا ہوں"۔ سمتھ نے کہا۔

"اسے اس انداز میں اغوا کرنا کہ ایکریمین سنٹر والوں کو اس کا علم نہ ہو سکے ورنہ بے حد پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور پوچھ گچھ کے بعد اسے اس انداز میں واپس بھجوانا کہ اسے معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے اغوا کرایا ہے اور کس نے پوچھ گچھ کی ہے"۔ ماسٹر نے کہا۔

"کیا اس کی واپسی ضروری ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"ہاں وہ سائنس دان ہے اور ایکریمین سنٹر کا سائنس دان ہے اگر

وہ ہلاک ہو گیا یا غائب ہو گیا تو بڑے مسائل پیدا ہو جائیں گے
ماسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا"...... سمتھ نے کہا۔

"اس سے جو کچھ معلوم ہو وہ مجھے ضرور بتانا پھر میں اسرائیل
صدر صاحب سے بات کروں گا"...... ماسٹر نے کہا۔

"اوکے"...... سمتھ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ
کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کر
شروع کر دیئے۔

"نینسی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے نینسی کی آ
سنائی دی کیونکہ یہ اس کا براہ راست نمبر تھا۔

"سمتھ بول رہا ہوں نینسی"...... سمتھ نے کہا۔

"اوہ یس چیف"...... نینسی نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایرک کلب کے سلسلے میں تازہ ترین رپورٹ کیا ہے"......
نے پوچھا۔

"پاکیشیا کا گروپ تو واپس اپنے ہوٹل آ گیا ہے جبکہ ڈاکٹر ول
ابھی وہیں ہے"...... نینسی نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اس ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر کے سپیشل پوائنٹ
پہنچا دو اور پھر مجھے اطلاع دو میں اس سے خود ضروری پوچھ گچھ
چاہتا ہوں لیکن یہ خیال رکھنا کہ اس کے اغوا کا کسی دوسرے کو
نہ ہو سکے اور اسے یہ بھی معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے اغوا

ہے کیونکہ پوچھ گچھ کے بعد اسے زندہ واپس بھجوانا ہے"...... سمتھ
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... نینسی نے جواب دیا تو
سمتھ نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل پوائنٹ سے ہیری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم
ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف سمتھ فرام دس اینڈ"...... سمتھ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"نینسی ایک ایکریمی سائنس دان ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر کے
تمہارے پاس پہنچائے گی تم نے اسے راڈز میں جکڑ دینا ہے اور پھر
مجھے کال کرنا ہے اگر وہ ہوش میں ہو تو پھر تم نے نقاب استعمال
کرنا ہے اور اگر بے ہوش ہو تو جب تک میں نہ آ جاؤں تم نے اسے
ہوش میں نہیں لانا اور اسے کوئی جسمانی ایذا بھی نہیں پہنچانی۔ ہم
نے اس سے صرف پوچھ گچھ کرنی ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سمتھ نے رسیور
رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایرک کے ساتھ جیسے ہی ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا وہاں موجود ایک ایکریمی ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈاکٹر ولسن یہ میرے دوست ہیں مسٹر مائیکل، اور یہ ان کے ساتھی ہیں اور یہ ڈاکٹر ولسن ہیں"...... ایرک نے باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا لیکن ڈاکٹر ولسن نے رسمی انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"تم نے مجھے فوری کال کیا تھا کیوں"...... ڈاکٹر ولسن نے ایرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں یہاں فوری طور پر بلانے کا اور کوئی طریقہ نہ تھا۔ میں تمہیں اپنے دوست سے ملوانا چاہتا تھا"...... ایرک نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ولسن آپ ناراض نہ ہوں۔ میں نے آپ سے چند باتیں پوچھنی ہیں۔ ہمارا تعلق ایکریمیا سے نہیں ہے بلکہ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اس وقت ہم میک اپ میں ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ولسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیا سے۔ میک اپ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میک اپ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم تو ہر لحاظ سے ایکریمی ہی لگتے ہو"...... ڈاکٹر ولسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ولسن جس طرح آپ سائنس دان ہیں اس طرح ہمارا تعلق بھی ایک ایسے شعبے سے ہے جس میں میک اپ کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ولسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کھل کر بات کریں میری سمجھ میں تو آپ جیسے پراسرار اشخاص سے ملاقات کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"ڈاکٹر ولسن میں نے صاف اور کھل کر بات کی ہے اس لئے کہ آپ ایرک کے دوست ہیں اور ایرک ہمارا بھی دوست ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے تھے کہ آپ کے ساتھ کوئی چکر کھیلا جائے ورنہ اگر ہم اپنے متعلق نہ بتاتے تو آپ کو کبھی معلوم ہی نہ ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں یہودیوں کا ایک خفیہ سپیشل سنٹر ہے جسے جیوش

سپیس پوائنٹ یا جے ایس پی کہا جاتا ہے۔ اس سنٹر کے ذریعے
یہودیوں نے خلا میں ایک خفیہ سپیس پروموٹر بھجوایا ہوا ہے جس کی
مدد سے انہوں نے پاکیشیا کی ایٹمی ریسرچ لیبارٹری پر خلائی تابکاری
طوفان کو فائر کرا کر اسے جامد کر دیا لیکن پاکیشیا کے سائنس دانوں
نے اس کا توڑ نکال لیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ کوئی اور طریقہ
استعمال کرنے والے ہیں اور یہ کام وہ زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک
کر لیں گے اس لئے ہم اس ایک ماہ کے دوران اس سپیس سنٹر کو تباہ
کرنا چاہتے ہیں تاکہ پاکیشیا کا مستقبل بچایا جائے کیونکہ پاکیشیا کا
ہمسایہ ملک کافرستان اس سے پانچ گنا بڑا ملک ہے اور پاکیشیا کا نمبر
ایک دشمن ہے۔ اگر ہماری ایٹمی ریسرچ لیبارٹریاں ناکام ہو گئیں تو
کافرستان پاکیشیا پر حملہ کر کے اسے تباہ بھی کر سکتا ہے۔ ہمیں یہ
معلوم ہے کہ یہاں ایکریمیا کا سپیس سنٹر ہے جس میں آپ کام کرتے
ہیں اس لئے لامحالہ آپ کو اس سلسلے میں علم ہو گا۔ ہم صرف
معلومات چاہتے ہیں اور کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا اور آپ کو
اس کام کے لئے آپ کا منہ مانگا معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس
معاوضے کی ضمانت ایرک دے سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ انداز میں کہا۔

"ڈاکٹر ولسن تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اس لئے تمہیں خود سوچ
لینا چاہئے کہ اگر میں ان صاحبان کے ساتھ ہوں تو یہ صاحبان مجھے
کس درجے عزیز ہوں گے۔ یہ سارا کھیل یہودیوں کا ہے اور یہودی

یشیا کو اس طرح تباہ کر کے یہودی سلطنت قائم کرنا چاہتے ہیں
تم بھی یہودی نہیں ہو اور میں بھی نہیں ہوں اس لئے اگر تم بتا
گے تو میرا وعدہ کہ یہ راز رہے گا اور اس کے علاوہ جو معاوضہ تم
ب کرو گے وہ تمہیں ہر صورت میں ملے گا"...... ایرک نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آپ لوگوں کا مسئلہ سمجھ گیا ہوں اور اب میں
کر بات کروں گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ
ودیوں کا ایک خفیہ سپیس پروموٹر خلا میں موجود ہے اور ہمیں یہ
معلوم ہے کہ اس کی مدد سے انہوں نے خلائی تابکاری طوفانوں
ارض کے کسی خاص پوائنٹ پر فائر کرنے کا طریقہ بھی ایجاد کر
ے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سپیشل سنٹر کا ہمیں آج تک علم
یں ہو سکا۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ اس سپیشل سنٹر کا انچارج
ز ہمرگ ہے۔ ان لوگوں نے کچھ ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ
ا تک باوجود کوشش کے ہم اسے خود ٹریس نہیں کر سکے اور یہ
ت ہے البتہ اگر آپ مجھے اپنی حکومت سے ایک کروڑ ڈالر لے
و میں آپ کی رہنمائی ایک اور انداز میں کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر
ن نے کہا۔

"کس انداز میں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس خفیہ سپیس پروموٹر کو تباہ کیا یا کرایا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر
ن نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سپیس پروموٹر کو کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو واقعی یہ کام ناممکن ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ طریقے سے ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن تم پہلے مجھے معاوضہ دو اس بعد مزید بات ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے جواب دیا۔

"معاوضہ اس وقت ملے گا جب ہمیں یہ طریقہ سمجھ میں آجا پہلے نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ طریقہ تو سائنسی ہے۔ تمہیں کیسے سمجھ آ سکتا ہے۔ ہاں سپیس سائنس دان سے میری بات ہو تو میں اسے سمجھا سکتا ہو ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی میں بھی سائنس کا طالب علم ہوں"۔ نے کہا۔

"ڈاکٹر ولسن مسٹر مائیکل ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن اس لئے آپ کھل کر بات کریں"...... ایرک نے مسکراتے کہا تو ڈاکٹر ولسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا واقعی۔ کیا آپ ڈاکٹر آف سائنس ہیں۔ حیرت ہے اس باوجود آپ اس غیر سائنسی پیشے سے متعلق ہیں"...... ڈاکٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس پیشے سے میں متعلق ہوں وہ بھی ایک لحاظ سے سائنس ہے۔ بہرحال آپ بتائیں اگر ضرورت پڑی تو میں فون پر پاکیشا

ایک بڑے سائنس دان سے آپ کی بات بھی کرا دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل بظاہر ہمارا سپیس سنٹر صرف ریسرچ سنٹر ہے لیکن دراصل یہ سپیس سنٹر خفیہ طور پر انتہائی وسیع سنٹر ہے۔ یہاں سے خلائی شٹلز بھی خلا میں بھجوائی جاتی ہیں جن میں ماہرین کو بھجوایا جاتا ہے جو خلا میں موجود ایکریمی سپیس پروموٹرز اور خلائی اسٹیشنز کی ضروری دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ایسی خلائی شٹلز ہر تیسرے ماہ خلا میں بھجوائی جاتی ہیں۔ ان میں جو ماہرین جاتے ہیں ان سے بھاری معاوضے پر بات ہو سکتی ہے اور وہ ایکریمی خلائی سٹیشن سے ڈبل ایس پی کے اندر موجود مشینری کو تباہ کر سکتے ہیں۔ ڈبل ایس پی ان یہودیوں کی سپیس پروموٹر کو کہا جاتا ہے یعنی سیکرٹ سپیس پروموٹر اور یہ خلائی شٹل چند روز بعد اپنے معمول کے مطابق جانے والی ہے"۔ ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر ولسن خلائی شٹل کا خلا میں جانا تو انتہائی اہم ایونٹ ہے اور پوری دنیا کو اس کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے پھر وہ خفیہ کیسے رہ سکتی ہے اور اگر خفیہ نہیں رہ سکتی تو پھر اسے ایکریمیا کی بجائے یہاں پالینڈ سے کیوں بھجوایا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا ذہانت بھرا سوال ہے لیکن میں کسی تفصیل میں جانے کی بجائے صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ ایکریمیا کی نسبت پالینڈ سے خلائی شٹل خلا کے مخصوص مدار میں آدھے ایندھن میں پہنچ جاتی ہے اور

چونکہ یہ خلائی شٹل صرف ایک لحاظ سے سروس اور ضروری دیکھ بھال
کے لئے سال میں چار بار بھیجنی ضروری ہوتی ہے اس لئے اسے یہاں
سے بھجوایا جاتا ہے۔ اسے سروس سپیشل شٹل بھی کہا جاتا ہے"
ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں لیکن یہ ماہرین کس
طرح ڈبل ایس پی کو ناکارہ کریں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہمارے ماہرین جب ایکریمیا کے خلائی سٹیشن پر جاتے ہیں تو ا
ایکریمی سپیس پروموٹرز کی سروس کے ساتھ ساتھ اس ڈبل ایس پی
بھی سروس کرتے ہیں کیونکہ ایسا حکومت ایکریمیا کے حکم سے کیا جا
ہے۔ گو بظاہر اسے خفیہ کہا جاتا ہے لیکن خلا سے متعلق ہر شخص جا
ہے کہ اس کا تعلق اسرائیل اور یہودیوں سے ہے اور ایکریمیا میں بھ
یہودیوں کا ہولڈ ہے۔ اسرائیل اپنے مخصوص مقاصد کے لئے اسے
اوپن نہیں کرتا اور روسیاہ نے بھی اپنے مخصوص مقاصد کے لئے اسے
خفیہ ہی رکھا ہوا ہے اس لئے اس بار جب ہمارے ماہرین وہاں
جائیں گے تو وہ اس کی سروس کرنے کی بجائے اس کی ایسی مشینر
کو ناکارہ کر دیں گے جس سے خلائی تابکاری طوفان کو فائر کیا جاتا ہے
اس طرح آپ کا کام ہو جائے گا"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"کتنے ماہرین جاتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف دو اور اس سیکشن کا انچارج میں ہوں اور ان دونوں کے
بارے میں مجھے معلوم ہے کہ انہیں کس طرح رضامند کیا جا سک

ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے ڈاکٹر ولسن کہ وہ وہاں جا کر یہ
کام کریں گے۔ اگر وہ واپس آکر کہہ دیں کہ انہوں نے کام کر دیا ہے
تو ہمارے پاس چیکنگ کا کیا طریقہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اس کی گارنٹی میں دے سکتا ہوں اور بس"...... ڈاکٹر ولسن نے
جواب دیا۔

"کتنی رقم وہ لوگ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں ایک کروڑ ڈالر لوں گا اس طرح وہ دونوں بھی ایک ایک
کروڑ ڈالر لیں گے اور وہ بھی پیشگی۔ بعد میں نہیں۔ اگر آپ کو منظور
ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں معذرت خواہ ہوں"...... ڈاکٹر ولسن نے
کہا۔

"یہ شٹل کب روانہ ہوتی ہے اور کہاں سے روانہ ہوتی ہے"۔
عمران نے پوچھا۔

"میں نے بتایا ہے کہ ایک ہفتے بعد اور وہاں ایک ہفتہ تک
رہے گی اور شٹل سٹیشن پالینڈ کے ایک پہاڑی علاقہ میں ہے۔ وہ
سارا علاقہ ایکریمیا کی تحویل میں ہے وہاں ایکریمی فوج ہی قابض
ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ ان ماہرین سے میری براہ راست بات ہو
سکے اور وہ مجھے بتائیں کہ وہاں جا کر کیا کریں گے اور کیسے کریں
گے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ہو تو سکتی ہے لیکن اس صورت میں جب تم معاوضہ ا ادائیگی کر دو گے۔پہلے نہیں"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ظاہر ہے اتنا معاوضہ میرے پاس یہاں تو موجو نہیں ہے۔اسے پاکیشیا سے منگوانا پڑے گا اس میں بہرحال ایک رو تو لگ جائے گا۔میں تمہیں ایکریمیا کے سٹی بینک کے گارینٹڈ چیک منگوا دوں گا لیکن جب تک میں پوری طرح مطمئن نہ ہو جاؤں گا اس وقت تک یہ چیک ایرک کی تحویل میں رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

" اوکے پھر کل ملاقات ہو گی چیکوں سمیت"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

" ایرک جب چیک آ جائیں تو مجھے کال کر لینا میں آ جاؤں گا"، ڈاکٹر ولسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

" مائیکل آئی ایم سوری یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ میں اپنے طور پر اس کا بندوبست نہیں کر سکتا ورنہ تمہیں تکلیف نہ ہوتی"...... ایرک نے کہا۔

" اوہ نہیں ایرک۔یہ حکومتی معاملات ہیں اس لئے حکومت خو ہی رقم ادا کرے گی۔اب ہمیں اجازت دو"...... عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر ولسن تم یہیں رکو میں مسٹر مائیکل اور اس کے ساتھیوں لو چھوڑ کر واپس آتا ہوں۔میں نے واقعی تمہارے لئے خصوصی بندوبست کر رکھا ہے"...... ایرک نے ڈاکٹر ولسن سے کہا اور ڈاکٹر ولسن نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ایرک عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت دوبارہ اسی عقبی راہداری سے گزر کر اس دفتر میں آ گیا جہاں وہ پہلے بیٹھے رہے تھے۔

" ایرک اب بتاؤ کہ ڈاکٹر ولسن اتنا بڑا کام کر لے گا یا یہ ہمیں الو بنا رہا ہے"...... عمران نے ایرک سے کہا۔

" اسی لئے میں نے اسے روکا ہے۔میں اب اپنے طور پر اس سے علیحدگی میں بات کروں گا پھر اصل صورت حال سامنے آ جائے گی۔ویسے اتنی بات میں جانتا ہوں کہ ڈاکٹر ولسن میں کئی اخلاقی کمزوریاں ضرور ہیں لیکن یہ بہرحال اتنا بڑا کھیل غلط نہیں کھیل سکتا"۔ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے پھر میں تمہیں فون کروں گا۔اب اجازت دو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایرک سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی سمتھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس سمتھ بول رہا ہوں"...... سمتھ نے کہا۔

"نینسی بول رہی ہوں چیف۔ ڈاکٹر ولسن کو سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا ہے"...... نینسی کی آواز سنائی دی۔

"کیسے یہ کام کیا۔ تفصیل بتاؤ"...... سمتھ نے کہا۔

"ڈاکٹر ولسن خود کار چلا کر کلب آیا تھا۔ اب جب وہ ایرک کلب سے باہر آیا تو ہم نے اس کا تعاقب کیا اور پھر ایک ویران سڑک پر میرے آدمیوں نے اسے روکا اور گیس کی مدد سے اسے بے ہوش کر دیا پھر اسے کار سمیت سپیشل پوائنٹ پر پہنچا کر ہیری کے حوالے کر دیا گیا ہے اور ہیری کو بتا دیا گیا ہے کہ اسے کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے"...... نینسی نے جواب دیا۔

"اوکے"...... سمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور سمتھ

نے رسیور اٹھالیا۔

"یس سمتھ بول رہا ہوں"...... سمتھ نے کہا۔

"ہیری بول رہی ہوں چیف۔ سپیشل پوائنٹ سے"۔ دوسری طرف سے ہیری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... سمتھ نے کہا۔

"ایک ایکریمی کو اس کی کار سمیت نینسی گروپ کے آدمی سپیشل پوائنٹ پر پہنچا گئے ہیں۔ میں نے کار خفیہ گیراج میں کھڑی کر دی ہے اور اس ایکریمی کو جو بے ہوشی کے عالم میں ہے زیرو روم میں راڈز میں جکڑ دیا ہے"...... ہیری نے جواب دیا۔

"اوکے میں آرہا ہوں"...... سمتھ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار سپیشل پوائنٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سپیشل پوائنٹ ایک کالونی کے اندر ایک کوٹھی میں بنایا گیا تھا۔ اسے سمتھ اپنے خصوصی مقاصد کے لئے استعمال کرتا تھا۔ یہاں ہر قسم کے انتظامات موجود تھے۔ اس کا انچارج ہیری تھا اور چھ آدمی اس کے ماتحت تھے۔ تھوڑی دیر بعد سمتھ کی کار اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی اور سمتھ نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح آدمی باہر آگیا۔ اس نے سمتھ کو دیکھ کر سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور سمتھ کار اندر پورچ میں لے گیا جہاں پہلے ہی دو کاریں موجود تھیں۔ پورچ میں کار روک کر سمتھ نیچے اترا تو

ایک طرف کھڑا ہوا ایک نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اور اس
سمتھ کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ یہ ہیری تھا اس سپا
پوائنٹ کا انچارج۔

"آیئے چیف"...... اس نے کہا اور پھر سمتھ ہیری کے ساتھ
ہوا ایک بڑے سے تہہ خانے میں داخل ہوا جسے ٹارچنگ روم
تبدیل کیا گیا تھا اور اسے وہ زیرو روم کہتے تھے۔ یہاں ٹارچنگ کا
اور قدیم ہر قسم کا سامان موجود تھا حتیٰ کہ ذہن پڑھنے والی جدید
کی مشینیں تک موجود تھیں۔ سامنے ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا
ایک ادھیڑ عمر آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ سمتھ اس
سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے نقاب لا دو اور تم دونوں بھی نقاب پہن لو"...... سمتھ
ہیری اور وہاں موجود اس کے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... ہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
طرف دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ا
کھولی اس میں سے ایک ڈبہ نکال کر اسے کھولا اور اس میں سے
مختلف رنگوں کے نقاب نکال کر اس نے ایک سرخ رنگ کا
جس پر چیتے کا چہرہ بنا ہوا تھا چیف کی طرف بڑھا دیا جبکہ دوسرا
رنگ کا نقاب جس پر انسانی کھوپڑی اور ہڈیاں بنی ہوئی تھیں اس
اپنے چہرے پر پہن لیا اور تیسرا نیلے رنگ کا سادہ نقاب اس نے
ساتھی کی طرف بڑھا دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... سمتھ نے نقاب پہن لینے کے
بعد ہیری سے کہا اور ہیری نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی
اور آگے بڑھ کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور پھر ایک ہاتھ سے اس
نے کرسی پر بیٹھے ہوئے بے ہوش ڈاکٹر ولسن کا سر پکڑ کر دوسرے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا دہانہ ڈاکٹر ولسن کی ناک سے لگا دیا۔ چند
لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور ساتھ ہی ڈاکٹر ولسن کا سر بھی چھوڑ
دیا اور شیشی پر ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر پیچھے
ہٹ کر وہ سمتھ کے ساتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ تیسرا
آدمی ان کی کرسیوں کے ذرا پیچھے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

"جمی تم ایک کوڑا ہاتھ میں پکڑ لو اور اس ڈاکٹر کی سائیڈ پر اس
طرح کھڑے ہو جاؤ کہ اسے یہ کوڑا نظر آتا رہے اور جب میں کہوں تو
تم نے یہ کوڑا اس انداز میں ہوا میں چٹخانا ہے کہ ڈاکٹر ولسن خوفزدہ
ہو جائے"...... سمتھ نے تیسرے آدمی سے کہا اور وہ تیزی سے ایک
دیوار پر لٹکے ہوئے مختلف قسم کے کوڑوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
ایک خوفناک شکل والا کوڑا اتارا اور پھر اسے ہوا میں چٹخاتا ہوا وہ
ڈاکٹر ولسن کی کرسی کے قریب اس انداز میں کھڑا ہو گیا کہ ڈاکٹر
ولسن اسے اور کوڑے دونوں کو اچھی طرح دیکھ سکے۔ اسی لمحے ڈاکٹر
ولسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور
تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ولسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس
کا ڈھلکا ہوا جسم ہوش میں آتے ہی سیدھا ہو گیا لیکن اس کی آنکھوں

میں ابھی تک دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور پو
طرح بیدار ہوا اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لا
ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ
لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں جب سامنے بیٹھے ہوئے سمتھ
ہیری کے ساتھ ساتھ کوڑا بردار حبشیوں پر پڑیں جن کے چہروں پر خوفنا
نقاب چڑھے ہوئے تھے تو ڈاکٹر ولسن کے منہ سے بے اختیار چیخ
نکلنے لگیں۔ اس کا جسم خوف کی شدت سے کانپنے لگ گیا تھا اور
کے چہرے پر یکلخت انتہائی شدید ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے
اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے خوف کی شد
سے اس کا دم ابھی نکل جائے گا۔

"ڈاکٹر ولسن ہم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ اگر تم
سے تعاون کرو گے تو زندہ بھی رہ جاؤ گے اور تمہارے جسم پر خرا
تک بھی نہ آئے گی لیکن اگر تم نے ہوشیار بننے کی کوشش کی تو یہ
کوڑا تم دیکھ رہے ہو اس سے تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیٰ
کر دیا جائے گا اور یہاں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہ ہو گا
سمتھ نے بیک وقت نرم اور دھمکی آمیز لہجے میں بات کرتے ہو
کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ میں کہاں ہو۔ مم۔ مم۔ میں تو سا
دان ہوں۔ مم۔ مم۔ میرا قصور کیا ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے خو
کی شدت سے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ تم سائنس دان ہو اور ایکریمین سپیس سنٹر
میں کام کرتے ہو لیکن تم نے ایکریمیا سے غداری کرنے کی کوشش
ہے اس لئے تمہیں یہاں لایا گیا ہے"...... سمتھ نے کہا۔
"غ۔ غ۔ غداری۔ اوہ نہیں۔ میں کیسے غداری کر سکتا ہوں۔
میں جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔
"ہمیں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ غلط نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ سب کچھ
ہمارے دوست ایرک کلب کے مالک ایرک نے بتایا ہے۔ تم
لندن سنٹر سے اچانک ایرک کلب پہنچے اور پھر تمہیں ایرک کے دفتر
جانے کی بجائے خفیہ تہہ خانے میں لے جایا گیا جبکہ ایرک کے
ہاں اس وقت ایکریمین میک اپ میں پاکیشیائی جاسوسوں کا ایک
...موجود تھا۔ کیوں میں غلط کہہ رہا ہوں"...... سمتھ نے بڑے
...لہجے میں کہا۔
"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایرک کیسے بتا سکتا ہے"...... ڈاکٹر
...ن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور سمتھ بے اختیار ہنس پڑا۔
"تم صرف سائنس دان ہو ڈاکٹر ولسن۔ تمہیں معلوم ہی نہیں
...ا دنیا میں کیا ہوتا ہے۔ یہاں ہر آدمی ڈبل کراس کرتا ہے۔ اب
...ی بات غور سے سنو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہلاک کروں یا
...ے بوڑھے جسم پر کوڑے برسیں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں
...سلامت اور خاموشی سے واپس بھجوا دیا جائے۔ ہم نے اس
...یائی گروپ کو کور کرنا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اعلیٰ حکام کو

تفصیلی رپورٹ دیں کہ یہ پاکیشیائی گروپ تم سے کیا چاہتا ہے
ایرک نے ہمیں سب کچھ بتا دیا ہے لیکن ہم تمہیں آزمانا چاہتے
اگر تم بھی سب کچھ از خود تفصیل سے بتا دو گے تو ہم سمجھ جائیں
کہ تم غدار نہیں ہو ورنہ اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی
چھپانے کی کوشش کی تو پھر تم غدار قرار دے دیئے جاؤ گے ا
کے بعد تم اپنے حشر کا خود بھی تصور کر سکتے ہو"۔ سمتھ نے
واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں بات کر رہا تھا حالانکہ اسے تو
معلوم نہ تھا کہ پاکیشیائی گروپ نے ڈاکٹر ولسن سے ملاقات
ہے یا نہیں لیکن اس کا اندازہ تھا کہ یہ ملاقات ضرور ہوئی ہو گ
یہ پاکیشیائی گروپ بہرحال یہاں جیوش سپیس سنٹر کو ٹریس
اور تباہ کرنے کے لئے آیا ہوا ہے جبکہ ڈاکٹر ولسن کا تعلق ا
سپیس سنٹر سے ہے اور پھر اس گروپ کی ایرک کلب میں
کے دوران ڈاکٹر ولسن کی اچانک آمد سارے واقعات کی کو
کر اس نے یہی اندازہ لگایا تھا اور ظاہر ہے یہ بات تو عام
سوچ سکتا تھا کہ اگر یہ ملاقات ہوئی ہے تو پھر لامحالہ درم
ایرک ہی ہو سکتا ہے

"تم کون ہو"...... ڈاکٹر ولسن نے اس بار قدرے سنبھ
لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں ایکریمیا کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں"...
نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

اگر میں سب کچھ سچ بتا دوں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے"۔ ڈاکٹر
ن نے کہا۔

ہاں۔ وعدہ رہا"...... سمتھ نے کہا تو ڈاکٹر ولسن نے ایرک کے
ان ایکریمنز سے ہونے والی ملاقات کے ساتھ ان کے درمیان
نے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی تو سمتھ بے اختیار اچھل پڑا۔
کے ذہن میں اس خوفناک سازش کا تصور بھی نہ آسکتا تھا۔

کیا۔ یہ سب کچھ ممکن ہے"...... سمتھ نے کہا۔

ہاں۔ ہم سب یہودی ہیں اور یہودی کے لئے دولت ہی سب کچھ
ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن کیا تم یہودی ہونے کے باوجود یہودیوں کے اس قدر اہم
ں پروموٹر کو صرف دولت کے لئے تباہ کرنے پر تیار ہو گئے۔ کیا
ممکن ہے"...... سمتھ نے کہا۔

پورا سپیس پروموٹر تو ظاہر ہے تباہ نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی
ت ہے۔ ہم تو صرف وہ مشینری ناکارہ کر دیتے جس سے خلائی
ں طوفان کو کرہ ارض پر فائر کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے اس کے
ہیں ہی کہا جاتا کہ اس کی مرمت کرو۔ چنانچہ ہم مرمت کر دیتے
رح کسی کا کچھ نہ بگڑتا اور ہم بھاری دولت کما لیتے"۔ ڈاکٹر ولسن
ہا۔

لیکن یہ یہودیوں سے غداری نہیں ہے"...... سمتھ نے غراتے
ہا۔

"نہیں۔ صرف تین ماہ کا وقفہ پڑ جاتا کیونکہ تین ماہ بعد دوبار
نے سروس کے لئے جانا تھا اور تین ماہ میں کون سی قیامت
پڑتی۔ اس کے علاوہ ہو سکتا تھا کہ حکومت ایکریمیا چند روز
اس کی مرمت کے لئے خصوصی شٹل بھجوا دیتی۔ اس سے کیا
جاتا۔ حکومتوں کے کام ہیں لیکن ہمیں دولت مل سکتی ہے اور
تم چاہو تو تمہیں بھی اس دولت میں حصہ دار بنایا جا سکتا
ڈاکٹر ولسن اب بڑے سنبھلے ہوئے لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"ان ماہرین کا کیا نام ہے جو شٹل میں جاتے ہیں"۔ سم
پوچھا۔

"چیف انجینئر جراسم اور انجینئر ڈک"۔ ڈاکٹر ولسن نے جوا

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ تیار ہو جائیں گے"۔ سمتھ نے

"وہ میرے ماتحت ہیں اور میں ان کے بارے میں اچھی طر
ہوں۔ وہ بھی میری طرح یہودی ہیں اور دولت کمانے کا کو
ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور جب میں انہیں یہ ساری باتیں
زیادہ سے زیادہ یہ وقفہ تین ماہ کا ہو سکتا ہے اس کے بعد ظاہ
کام دوبارہ درست ہو جائے گا تو وہ لازماً مان جائیں گے۔ ایک
ڈالر کم رقم نہیں ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"ابھی تم نے ان سے کوئی بات تو نہیں کی"...... سمتھ
لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

نہیں۔ ابھی تو میں ایرک سے مل کر واپس جا رہا تھا کہ مجھے

ا بے ہوش کر دیا گیا"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"اوکے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا لیکن
یں زندہ چھوڑ دینے کا مطلب ہے کہ یہودیوں کے خلاف خوفناک
اش کا آغاز کر دیا جائے اس لئے تمہاری موت اب ضروری ہو گئی
"۔ سمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور
ل لیا۔ ڈاکٹر ولسن چیختا چلاتا اور منتیں کرتا رہ گیا لیکن سمتھ نے
ائی سرد مہرانہ انداز میں ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد ڈاکٹر ولسن
ت ہو چکا تھا۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو"...... سمتھ نے
الور واپس جیب میں رکھنے کے بعد چہرے سے نقاب اتار کر کرسی
لتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... ہیری نے بھی چہرے سے نقاب اتار کر اٹھتے
ے کہا اور سمتھ سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف
چلا گیا۔ اسے خوشی تھی کہ اس نے یہودیوں کے خلاف انتہائی
اک سازش کا خاتمہ کر دیا ہے لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا
ہ جائے ماسٹر کو کال کرنے کے براہ راست اسرائیل کے صدر کو
کر کے رپورٹ دے گا تاکہ اسرائیل کا صدر اس خوفناک سازش
اتمے کا کریڈٹ اسے دے سکے۔

عمران ایرک کلب سے اپنے ساتھیوں سمیت واپس ہوٹل پ
تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی پہلے ہی آ چکے تھے اور پھر جولیا نے
کلیئرنگ ایجنٹ کے مینجر کرافورڈ سے ملنے والی معلومات کی تفصی
دی۔

"اچھا کلیو ہے لیکن اتفاق سے صورت حال بدل گئی ہے
دوسرا کام ہو جاتا ہے تو پھر ہمیں اس جے ایس پی کو ٹریس کر
تباہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی"...... عمران نے مسک
ہوئے کہا اور پھر جولیا کے پوچھنے پر اس نے ایرک اور پھر ڈاکٹر
سے ملاقات اور ان سے ہونے والی گفتگو تفصیل سے بتا دی۔

"کیا ایسا ممکن بھی ہے"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے

"ہاں۔ بظاہر تو ممکن ہے کیونکہ انہوں نے بہرحال اس ڈبل
پی میں سروس کے لئے جانا تو ہے اس لئے ان کے لئے مشین

کارہ کر دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اگر تین ماہ بعد انہوں نے دوبارہ جا کر اسے
یک کر دیا تو پھر"...... اچانک چوہان نے کہا تو عمران سمیت
ارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ واقعی یہ بات تو میرے ذہن میں
ل نہ رہی تھی۔ ہم مطمئن ہو کر واپس چلے جاتے اور وہ اسے دوبارہ
یک کر دیتے"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو ہمیں لازماً اس سنٹر کو ٹریس کر کے تباہ کرنا چاہئے"۔
در نے کہا۔

"آسان کام تو یہی تھا ڈاکٹر ولسن والا لیکن"...... عمران کچھ کہتا
تا رک گیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پڑ گئی تھیں۔

"عمران صاحب کیا ایسا ممکن ہے کہ ان دو انجینئروں میں سے
یک کے ساتھ میں چلا جاؤں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو
ران اور دوسرے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ گڈ آئیڈیا۔ واقعی ایسا ممکن ہے۔ اس طرح اس
ینری کو اس انداز میں ناکارہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کی دوبارہ کسی
ورت مرمت ہی نہ ہو سکے لیکن مسئلہ خلا میں جانے کا ہے۔ کسی
ینی مقام پر جانے کا نہیں اور خلا میں جانے کے لئے خصوصی
بیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور پھر خصوصی ذہنی اور لاجی
حیت کی بھی۔ ہر شخص خلا میں بھی نہیں جا سکتا کیونکہ وہاں انسان

کی کیفیات کرہ ارض کی نسبت بہت بدل جاتی ہیں"۔ عمران نے
"میرا خیال ہے ہمیں کسی خصوصی تربیت کی ضرورت نہیں
جس قسم کی تربیت سے ہم مسلسل گزرتے رہتے ہیں وہ خلا باز ور
دی جانے والی تربیت سے زیادہ سخت ہوتی ہے"...... کیپٹن ش
نے کہا۔
"اس طرح تو ہم میں سے کوئی بھی جا سکتا ہے"۔ صفدر نے کہ
"تم مجھے بھجوا دو میں اس پورے سپیس پروموٹر کو ہی تباہ کر د
گا"...... تنویر نے جوشیلے لہجے میں کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی
اختیار ہنس پڑے۔
"کس طرح تباہ کرو گے۔ کیا مشین گن سے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہارا خیال ہے میں احمق ہوں کہ مجھے اتنا بھی معلوم نہیں
خلا میں کسی خلائی اسٹیشن کو کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے"...... تنویر
برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تو پھر کس طرح تباہ کرو گے۔ بتاؤ تو سہی"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر چند لمحے سوچتا رہا۔
"لازماً کوئی نہ کوئی سائنسی ہتھیار ایسا ہو گا جس سے یہ کام
سکتا ہو"...... آخر کار تنویر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
"ہاں۔ اب یقین آ گیا کہ تم واقعی عقلمند ہو"...... عمران نے
اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی

اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔
"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"بروس بول رہا ہوں۔ کیا آپ نے اپنا فون وغیرہ چیک کر لیا ہے
کہ ایک گروپ آپ کی نگرانی کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے
ں نے کہا۔
"ہاں۔ میں نے واپس آ کر مطلوبہ چیکنگ کر لی ہے۔ تمہارا
ب نینسی گروپ سے ہے یا کوئی اور گروپ ہے"...... عمران
کہا۔
"میں اس نینسی گروپ کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کی اور آپ کے
یوں کی جو بیچ پر گئے تھے باقاعدہ نگرانی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ
بات اور آپ سے پوچھنی ہے۔ کیا ایرک کلب میں آپ نے
س دن ڈاکٹر ولسن سے ملاقات کی تھی یا نہیں"۔ بروس نے کہا
ران سمیت اس کے سب ساتھی بروس کی بات سن کر بے اختیار
ب پڑے کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ اس کی آواز بخوبی سن رہے

"ہاں ملاقات کی تھی۔ کیوں"...... عمران نے پوچھا۔
"نینسی گروپ نے ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر کے ٹاور ٹاؤن کی ایک
ی نمبر بارہ اے بلاک میں پہنچایا ہے اور اس کے بعد وہاں کار میں
ں گروپ کا چیف سمتھ بھی پہنچا ہے اور ابھی تک وہ بھی اندر ہے
ڈاکٹر ولسن بھی"...... بروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ انتہائی اہم اطلاع ہے۔ ہماری ڈاکٹر ولسن سے ایک ڈیل ہونا تھی"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں لیکن وہ صرف نگرا سکتے ہیں مزید کچھ نہیں کر سکتے اس لئے اگر آپ نے مزید نگرانی ہو تو ٹھیک ہے لیکن اگر کوئی اور کام ہو تو پھر آپ خود کر لیں" بروس نے کہا۔

"فی الحال نگرانی کرتے رہیں۔ ہاں جب ڈاکٹر ولسن وہاں نکل کر جائے تو اس سمتھ کی نگرانی کراؤ پھر جہاں وہ جائے اس کا مجھے بتا دینا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... بروس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایرک کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں مائیکل بول رہا ہوں ایرک کا دوست۔ ایرک سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ایرک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایرک کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں ایرک۔ نینسی گروپ کے چیف سمتھ کی رہائش گاہ یا آفس جہاں بھی وہ مل سکے کیا تم جانتے ہو"۔ عمران

"ہاں کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا نینسی گروپ نے تم پر حملہ کر دیا"...... ایرک نے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر کے سمتھ تک پہنچایا اور میں اب اس سمتھ کو کور کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے معلوم ہو سکے کہ اس نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے اور ڈاکٹر ولسن سے اس کی کیا باتیں ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اوہ ویری بیڈ۔ وہ تو میرا نام بتا دے گا"...... ایرک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم اس گروپ سے کمزور ہو"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ کمزور تو نہیں ہوں۔ میں تو ویسے ہی پریشانی سے بچنے کے لئے کہہ رہا تھا لیکن اگر انہوں نے ڈاکٹر ولسن کو ہلاک کر دیا تو پھر ہمارے مشن کا کیا ہو گا"...... ایرک نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر ولسن انہیں چکر دے دے گا کیونکہ ظاہر ہے وہ ایک کروڑ ڈالر سے ہاتھ دھونا پسند نہیں کرے گا اور دوسری بات یہ کہ بہرحال وہ ایکریمین سنڈیکیٹ کا سائنس دان ہے اس لئے وہ اسے ہلاک نہیں کر سکتے بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ آفر کر کے ہمارے مشن کو ختم کر دیں"۔ عمران نے کہا

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ سمتھ کی رہائش ...ے کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ سو آٹھ اے بلاک میں ہے وہاں وہ

اپنے چار ملازموں کے ساتھ رہتا ہے۔ وہاں اسے ڈاکٹر سمتھ
ہے جبکہ اس کے آفس کے بارے میں مجھے معلومات نہیں ہیں
اسے انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے"...... ایرک نے کہا۔
"اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ایرک نے
سے حلیہ بتا دیا۔
"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ یہ آئیڈیا ختم ہو گیا"۔ صفدر نے کہا
"نہیں۔ اس آئیڈیئے کو مزید ڈیویلپ کیا جا سکتا ہے۔
بات ہو جائے اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ اس ایکریمین سیٹ
میں ہمیں داخل ہونا پڑے۔ بہرحال ابھی شٹل کی روانگی میں
ہفتہ باقی ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبا
سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد فون کی گھنٹی ایک
بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"بروس بول رہا ہوں۔ سمتھ ٹاور ٹاؤن کی اس کوٹھی سے
چلا گیا ہے لیکن ڈاکٹر ولسن باہر نہیں آیا۔ سمتھ یہاں سے
ہوٹل جارج چلا گیا ہے۔ وہاں نیچے تہہ خانوں میں اس کا خف
ہے"...... بروس نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم اپنے آدمیوں سے کہہ دو کہ وہاں نگرا
رکھیں۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ولسن کو کچھ دیر بعد واپس بھیجا

عمران نے کہا۔
"میرے آدمی نگرانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے ساتھ والی خالی
کوٹھی میں اڈہ بنایا ہوا ہے اور وہاں انتہائی جدید مشینری کے ذریعے
وہ چیکنگ کر رہے ہیں"...... بروس نے کہا۔
"کیا اس مشینری سے وہ اس کوٹھی کے اندر کی پوزیشن چیک
نہیں کر سکتے"...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں۔ صرف بیرونی چیکنگ ہی کر سکتے ہیں"۔ بروس نے کہا۔
"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس سمتھ کی رہائش گاہ کہاں ہے"۔
عمران نے پوچھا۔
"ہاں وہ جیفرے کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ سو آٹھ اے بلاک میں
ڈاکٹر سمتھ کے نام سے رہتا ہے"...... بروس نے جواب دیا۔
"تم اپنے آدمی وہاں بھجوا دو۔ جب سمتھ وہاں جائے تو اپنے
آدمیوں سے کہہ دو کہ وہ مجھے یہاں براہ راست کال کر کے بتا دیں"۔
عمران نے کہا۔
"لیکن آپ کے ہوٹل کی تو نیشنی گروپ باقاعدہ نگرانی کر رہا
ہے"...... بروس نے کہا۔
"اس کی فکر مت کرو۔ ایسی نگرانی کو کور کرنا مشکل نہیں
ہوتا"۔ عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"۔ بروس نے جواب
دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

سمتھ نے اپنے آفس میں پہنچتے ہی کرسی پر بیٹھ کر فون کا ر
اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
سنائی دی۔

"میں پالینڈ کے دارالحکومت کارسا سے بلیک اینجلز کا چیف
بول رہا ہوں۔ میں نے صدر صاحب سے انتہائی ضروری بات
ہے۔ عظیم اسرائیل کے مفاد میں۔ وہ جہاں بھی ہوں میری ان
فوری بات کرائیں" سمتھ نے کہا۔

"آپ اپنا نمبر بتا دیں پہلے ہم چیکنگ کریں گے پھر بات ہو
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سمتھ نے اپنا خاص نمبر بتا

"او کے انتظار کریں" دوسری طرف سے کہا گیا اور ار
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس

ے وقفے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سمتھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔

"سمتھ، چیف آف بلیک اینجلز فرام پالینڈ"...... سمتھ نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اسرائیل بول رہا ہوں" ۔ دوسری
طرف سے ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"یس"...... سمتھ نے کہا۔

"صدر صاحب ایک اہم میٹنگ میں مصروف ہیں اس لئے آپ
ایک گھنٹے بعد کال کیجئے۔ آپ کی بات کرا دی جائے گی" ۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... سمتھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک
گھنٹہ گزرنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... وہی مردانہ آواز سنائی دی جس نے پہلی
بار کال اٹنڈ کی تھی۔

"چیف آف بلیک اینجلز سمتھ فرام پالینڈ۔ صدر صاحب اگر
میٹنگ سے فارغ ہو گئے ہوں تو بات کرائیں" سمتھ نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں" چند لمحوں
بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف بلیک اینجلز سمتھ بول رہا ہوں۔ آپ نے ایک گھنٹے

بعد کال کرنے کے لئے کہا تھا"...... سمتھ نے کہا۔

"یس، ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"بات کریں"...... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"سر میں سمتھ بول رہا ہوں"...... سمتھ نے انتہائی مؤدبانہ میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ میں نے تو آپ سے کہا تھا کہ آپ ماہ رپورٹ دیا کریں پھر ایسی خاص کیا بات ہو گئی ہے کہ آپ نے راست کال کی ہے"...... صدر کے لہجے میں ہلکا سا غصے کا تاثر م تھا۔

"جناب جو اطلاع میں دینا چاہتا ہوں وہ اس قدر اہم ہے کہ نے مناسب سمجھا کہ براہ راست آپ کو اطلاع دے کر آپ سے فو طور پر مزید ہدایات حاصل کر لی جائیں کیونکہ ہم تو آپ کے احکا کے مطابق کام کر رہے ہیں"...... سمتھ نے کہا۔

"کیا اطلاع ہے"...... صدر نے پوچھا تو سمتھ نے عمران اور کے ساتھیوں کے ایرک کلب جانے پر ڈاکٹر ولسن کے وہاں پ اس کے بعد ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر کے اور اس سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ تو یہ عمران اور اس کے ساتھی سپیس سنٹر کو ٹریس نہ کر سکنے کی وجہ سے اب اس انداز میں سوچ رہے ہیں۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ ڈاکٹر ولسن کا کیا ہوا"...... صدر نے کہا۔

"پہلے تو میرا ارادہ تھا کہ اسے زندہ چھوڑ دوں گا لیکن ان حالات کے سامنے آنے کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ اسے ہلاک کر دیا جائے کیونکہ ہو سکتا تھا کہ وہ واقعی اپنے ماتحتوں کو رضامند کر لے۔ اب جبکہ وہ سامنے نہیں ہو گا تو ان پاکیشیائیوں کی یہ سازش مکمل نہیں ہو سکتی"...... سمتھ نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا ہے۔ ویسے تم نے یہ خوفناک سازش ٹریس کر کے واقعی قابل قدر کام کیا ہے ورنہ ہم تو یہی سمجھتے رہ جاتے کہ وہ لیبارٹری ٹریس کر رہے ہیں جبکہ وہ بنیاد ہی ختم کر دیتے"۔ صدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو سمتھ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"شکریہ جناب۔ آپ واقعی قدر دان ہیں"...... سمتھ نے کہا۔

"میں حکومت ایکریمیا سے بات کر سکتا ہوں لیکن اس طرح سرکاری سطح پر ہمارے اس خفیہ سپیس پروموٹر کا راز کھل جائے گا اور میں ایسا نہیں چاہتا لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس ایکریمین سپیس سنٹر کے ذریعے ہمارے خلاف ایسی سازش کی جائے اس لئے اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس ایکریمین سپیس سنٹر کو ہی تباہ کر دیا جائے"...... صدر نے کہا تو سمتھ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ یہ بات تو اس کے تصور میں بھی نہ

تھی کہ صدر اسرائیل اس انداز میں بھی سوچ سکتے ہیں۔

"لیکن جناب یہ ایکریمیا کا انتہائی اہم سنٹر ہے"...... سمتھ نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ وہ بعد میں نیا بنا لیں گے لیکن ہمارے خلاف پاکیشیائی سازش تو نہ کر سکیں گے"...... صدر نے کہا۔

"جناب اس پاکیشیائی گروپ کا بھی تو خاتمہ کیا جا سکتا ہے" سمتھ نے کہا۔

"نہیں وہ لوگ کسی کے بس کے نہیں ہیں۔ اس بات کو ہم بے شمار بار آزما چکے ہیں اس لئے انہیں چھیڑنے کی بجائے یہ کام زیادہ آسان ہے"...... صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم"...... سمتھ نے کہا۔

"کیا تمہاری تنظیم یہ کام کر لے گی یا مجھے اسرائیل سے خصوصی ٹیم بھجوانی پڑے گی۔ ویسے یہ تباہی صرف اسی ڈاکٹر ولسن والے سیکشن کی مشینری تک محدود ہونی چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"جناب آپ حکم دیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... سمتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دو روز دیتا ہوں اس دوران اگر تم نے یہ مشن مکمل کر لیا تو تمہیں اس قدر انعامات اور اعزازات دیے جائیں گے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن اگر تم اس میں ناکام رہے تو پھر میں کچھ اور سوچوں گا"...... صدر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب یہ کام کل شام تک ہو جائے گا اور میں خود آپ کو کامیابی کی اطلاع دوں گا"...... سمتھ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پوری احتیاط اور منصوبہ بندی سے کام کرنا کیونکہ ایکریمین اپنے ایسے اہم سنٹرز کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کرتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"مجھے ان کے انتظامات کا پہلے سے علم ہے جناب اسی لئے تو میں اعتماد ہوں۔ آپ بے فکر رہیں"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"کیا یہ شل ان کے سنٹر سے ہی جاتی ہے یا اس کا علیحدہ انتظام ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"یہ شل کارسا کے ایک ویران پہاڑی علاقے سے شوٹ کرتی ہے ن وہاں ایکریمی فوج کا مکمل ہولڈ ہے اس لئے وہاں کامیابی مشکل ہے۔ البتہ سنٹر کے حفاظتی انتظامات عام سے ہیں کیونکہ انہیں اس ت کا تصور ہی نہیں ہے کہ ان کے سنٹر کے خلاف بھی پالینڈ میں ی کارروائی ہو سکتی ہے"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر جس طرح میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ کوشش ا کہ ان کے سائنس دان بچ جائیں لیکن اگر ممکن نہ ہو تو پھر ان کا بھی کر دینا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... سمتھ نے کہا۔

"وش یو گڈ لک"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا تو سمتھ نے رسیور رکھ دیا۔
"یہ ہوئی ناں بات"...... سمتھ نے انتہائی مسرت بھرے
میں کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات موجود
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس سیکشن کو وہ آسانی سے میزائلوں
تباہ کرا سکتا ہے کیونکہ یہ سیکشن سنٹر کے ایک علیحدہ حصے میں تھا
اس کام کے لئے اس کے پاس ایک خاص گروپ بھی موجود تھا۔
چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیز
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"سٹائل کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آ
سنائی دی۔
"سمتھ بول رہا ہوں۔ جوزف سے بات کراؤ"...... سمتھ
تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"باس تو ایک ڈیل کے سلسلے میں ڈبلنگ گئے ہوئے
جناب۔ آج پچھلی رات ان کی واپسی ہو گی"...... دوسری طرف
کہا گیا۔
"کیا یہ یقینی ہے کہ وہ رات کو واپس آ جائے گا"۔ سمتھ نے کہ
"یس سر۔ یہ یقینی ہے باس اپنے پروگرام پر سختی سے عمل کر
ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"اوکے جب وہ آئے تو اسے کہہ دینا کہ وہ کل دس بجے مجھ
رابطہ کرے"...... سمتھ نے کہا۔

یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سمتھ نے اوکے کہہ
ریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
نینسی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نینسی کی آواز
لی دی۔
سمتھ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے
ے میں"...... سمتھ نے پوچھا۔
وہ سب اپنے اپنے کمروں میں موجود ہیں۔ انہوں نے رات کا
ا بھی اپنے کمروں میں ہی منگوایا ہے"...... نینسی نے جواب دیتے
ے کہا۔
اوکے نگرانی پوری ہوشیاری سے ہونی چاہئے"...... سمتھ نے
ن لہجے میں کہا۔
اپ بے فکر رہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
نے رسیور رکھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔
ونکہ بات کل پر پڑ گئی تھی اس لئے اب اس نے اپنی رہائش گاہ
نے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

عمران، تنویر اور صفدر کے ساتھ سمتھ کی رہائش گاہ کے
موجود تھا۔ بروس کی طرف سے اسے جیسے ہی اطلاع ملی کہ سمتھ
رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ عمران نے تنویر اور صفدر کو ساتھ لیا اور کا
ڈورہ کی طرف سے سیڑھیاں اتر کر وہ ہوٹل کی عقبی طرف سے
سڑک پر پہنچ گئے۔ ویسے عمران نے روانگی سے پہلے اپنا اور
ساتھیوں کا ماسک میک اپ کر لیا تھا تاکہ راستے میں نیتسی گرو
کوئی آدمی انہیں پہچان نہ لے اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے ا
اس کالونی میں پہنچا دیا تھا۔ وہ کالونی کے آغاز میں ہی ٹیکسی ۔
گئے تھے اور پھر ٹیکسی کے آگے بڑھنے کے بعد وہ ٹہلنے کے اندا
چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"عمران صاحب اگر ہم مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی
کے پسٹل خرید لیتے تو آسانی ہو جاتی"...... صفدر نے کہا۔

اتنا وقت نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ سمتھ کسی کلب
جانے کا عادی ہو اور ہماری گمشدگی کی بات زیادہ دیر چھپی نہیں رہ
سکتی"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ بروس کے آدمی وہاں موجود ہوں گے"...... تنویر نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک عظیم
الشان کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے۔ اس کا نمبر آٹھ سو آٹھ تھا اور گیٹ پر
الک سمتھ کی نیم پلیٹ موجود تھی جس میں نام کے نیچے ڈگریوں کی
لمبی قطار تھی۔ عمران نے سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا اور آگے
بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی کی دیوار کے اختتام پر ایک گلی تھی۔ دوسرے
لمحے گلی سے ایک نوجوان نکلا اور عمران کے ساتھ چلنے لگا۔

"وہ اندر ہے جناب"...... اس نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو نوجوان
نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اگلی کوٹھی کی سائیڈ پر موجود گلی میں مڑ
گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر کافی آگے
جا کر وہ سائیڈ پر مڑے اور پھر کوٹھی کے عقبی طرف آ گئے لیکن کوٹھی
کی عقبی دیوار پر خاردار تاریں لگی ہوئی تھیں البتہ اس طرف ایک
دروازہ موجود تھا جو بند تھا۔ دروازے کے اوپر بھی خار دار تاریں
موجود تھیں اور ان کے ساتھ الیکٹرک وائر بھی موجود تھی۔ عمران نے
ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا
... نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک تار نکالی اور اس کے

سرے پر موجود ہک کو اس نے دروازے کے لاک میں ڈالا اور اس
تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کٹک کی آواز سنائی دی ا
تالا کھل گیا تو عمران نے تار نکالی اور اسے ڈبے میں ڈال کر اس
ڈبہ جیب میں ڈالا اور پھر ہینڈل گھما کر اس نے دروازے کو دبایا
دروازہ کھل گیا اور عمران آہستہ سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پ
صفدر اور تنویر بھی اندر آگئے تو عمران نے دروازہ بند کر کے لاک
دیا۔ عقبی طرف بھی باغ تھا اور باغ کو انتہائی خوبصورت انداز م
سجایا گیا تھا۔ یہاں آرائشی لائٹس بھی موجود تھیں لیکن اس طر
کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"ملازموں کو ہم نے بغیر فائرنگ کر کے ختم کرنا ہے"۔ عمر
نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر
سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد
سامنے کے رخ پر پہنچ گئے اور عمران ان دونوں سے آگے تھا۔ گلی ک
کنارے پر پہنچ کر وہ رک گئے۔ عمران نے سر آگے بڑھا کر سائیڈ پر د
تو پورچ کے سامنے برآمدے کی سیڑھیوں پر دو مسلح آدمی موجود تھ
پورچ میں سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار بھی موجود تھی۔ دونو
مسلح افراد کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ عمران ن
مڑ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر عمران دیوار سے پشت لگا
آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دونوں ایک
دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے اور شاید ان کے تصور میں

نہ تھا کہ اس طرح بھی کوئی اندر آسکتا ہے کیونکہ نہ عمران اور اس
کے ساتھیوں کے اندر داخل ہونے پر کوئی دھماکہ ہوا تھا نہ کوئی
کھٹکا۔ ویسے بھی وہ مطمئن ہوں گے کہ عقبی دروازہ لاکڈ ہے۔
برآمدے کی سائیڈ میں پتھر کا بنا ہوا ایک بڑا سا گملا تھا جس میں پودا لگا
ہوا تھا۔ عمران اس گملے کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے ساتھی البتہ اسی
طرح دیوار کے ساتھ پشت لگائے سانس روکے کھڑے ہوئے تھے۔
عمران آہستہ سے گملے کی اوٹ سے جھپٹ کر آگے بڑھا اور کار کی اوٹ
میں ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی پہلے گملے کی اوٹ میں
آئے اور پھر وہ بھی کار کی اوٹ میں آگئے۔ عمران یہ سب احتیاط اس
لئے کر رہا تھا کہ ان مسلح افراد کی طرف سے کوئی ایسی آواز نہ نکلے
جس سے دوسرے لوگ ہوشیار ہو جائیں۔ پھر عمران نے وہاں موجود
ایک کنکر زمین سے اٹھایا اور اسے کار کی ڈگی کے عقبی حصے پر پھینک
دیا۔ ہلکی سی ٹھک کی آواز ابھری تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیا ہوا ہے"...... ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی اور پھر
وہ دونوں ہی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے جیسے ہی کار کے عقب میں
پہنچے عمران اور صفدر اچانک ان دونوں پر جھپٹ پڑے۔ دوسرے
لمحے ہلکی سی کٹک کٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں کی
گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں جبکہ تنویر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے
میں گیا اور پھر تیزی سے ایک راہداری میں داخل ہو کر ان کی نظروں
سے غائب ہو گیا۔

آؤ ...... عمران نے صفدر سے کہا اور پھر وہ دونوں ہی تنویر کی
طرح پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے برآمدے میں پہنچے اور پھر وہاں سے
راہداری میں داخل ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے تنویر کو ایک
دروازے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ تنویر نے ہاتھ اٹھا کر وکٹری
نشان بنایا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ راہداری کے آخر میں
سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران سر ہلاتا ہوا تیزی
سے ان سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے نیچے کوئی دروازہ کھلنے
کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں ہی بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ کی دیوار
کے ساتھ لگ گئے۔ دوسرے لمحے کسی کے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آنے
کی آواز سنائی دینے لگی۔ آنے والا بڑے اطمینان بھرے انداز میں آ رہا
تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ اٹھا کر حملہ کرنے سے منع کیا
اور آگے بڑھ کر وہ سیڑھیوں کے قریب جا کر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو
گیا۔ سیڑھیاں مڑ کر اوپر گیلری میں آ رہی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد
ایک آدمی کا سر اور چہرہ سیڑھیوں سے ابھرا اور عمران اسے دیکھتے ہی
پہچان گیا کہ یہی بلیک اینجلز کا چیف سمتھ ہے کیونکہ وہ ایرک سے
اس کا حلیہ معلوم کر چکا تھا۔ سمتھ بڑے اطمینان سے اوپر آ رہا تھا اور
پھر جیسے ہی اس نے گیلری پر قدم رکھا عمران یکلخت کسی بھوکے چیتے
کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ سمتھ کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور
دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے گیلری کے فرش پر
گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ تیزی سے سیاہ پڑتا چلا گیا۔ عمران

نے جلدی سے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے
کاندھے پر رکھا اور مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس کی گردن میں
آ جانے والے بل کو نکال دیا اور اس کے ساتھ ہی سمتھ کا تیزی سے
مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا لیکن اس کی آنکھیں
اسی طرح بند تھیں اور جسم اسی طرح ساکت پڑا تھا لیکن عمران جانتا
تھا کہ اب یہ ہلاک نہیں ہو گا صرف بے ہوش پڑا رہے گا۔

تم نے کتنے آدمیوں کا خاتمہ کیا ہے تنویر ۔۔۔ عمران نے تنویر
سے پوچھا۔

دو آدمی کچن میں تھے۔ دونوں کی گردنیں توڑ دی ہیں میں نے ۔۔۔
تنویر نے کہا۔

ویسے تو یہی بتایا گیا تھا کہ یہ سمتھ چار ملازمین کے ساتھ یہاں
رہتا ہے لیکن پھر بھی چیکنگ کر لو۔ صفدر تم کوئی رسی تلاش کرو ۔۔۔
عمران نے پہلے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر صفدر سے مخاطب ہو
گیا۔ اس کے بعد اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے
سمتھ کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ راہداری میں ہی موجود ایک
کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر
فرنیچر کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ یہ سٹنگ روم ہے۔ عمران نے کمرے
میں داخل ہو کر سمتھ کو بازوؤں والی کرسی پر بٹھایا اور پھر مڑ کر اس
نے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ پینل پر موجود سوئچ دبا دیئے
دوسرے لمحے کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ یہاں میز پر فون سیٹ

بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا بنڈل موجود تھا۔ عمران نے صفدر کی مدد سے سمتھ کو رسی سے کرسی کے ساتھ اچھی طرح جکڑ دیا۔ اس لمحے تنویر اندر داخل ہوا۔

"کوٹھی میں اور کوئی نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم پہرہ دو۔ صفدر تم عقبی طرف چلے جاؤ کیونکہ میں ان حالات میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں سر ہلاتے ہوئے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے ایک کرسی اٹھائی اور سمتھ کے سامنے رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب سمتھ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھے ہوئے تیز دھار خنجر کو نکال کر اسنے اپنی سائیڈ جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے سمتھ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی کے ساتھ رسی سے جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم اور یہ۔ یہ میری رہائش گاہ پر۔ کون ہو تم"...... سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری ہی رہائش گاہ ہے سمتھ لیکن تمہارے چاروں ملازم ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو سمتھ بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تم نے انہیں ہلاک کیا ہے مگر کیوں"...... سمتھ نے دانت چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب حیرت کے جھٹکے سے باہر نکل آیا تھا۔

"اس لئے تاکہ تمہارے ساتھ اطمینان سے اور تفصیل سے گفتگو ہو سکے لیکن میں اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... عمران نے کہا تو سمتھ کو ایک بار پھر حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

"لیکن میں تو تمہیں نہیں جانتا۔ تم کون ہو"...... سمتھ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور عمران اس کی اس کوشش پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"نینسی گروپ کے آدمی ہوٹل میں ہماری نگرانی کر رہے ہیں لیکن انہیں صبح تک معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم ہوٹل میں موجود ہیں یا نہیں۔ میں نے تم سے صرف یہ پوچھنا ہے کہ تم نے ڈاکٹر ولسن کو کیوں اغوا کرایا اور اس نے تمہاری کیا بات چیت ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ولسن۔ کیا مطلب۔ میرا کسی ڈاکٹر ولسن اور نینسی سے کیا تعلق۔ میں تو یونیورسٹی میں پروفیسر ہوں"...... سمتھ نے کہا۔

"تعارف کے باوجود اگر تم اس طرح حماقت آمیز جواب دو گے تو

پھر مجھے انگلیاں ٹیڑھی کرنی پڑیں گی جبکہ میں تمہارا لحاظ اس لئے کر
ہوں کہ بہرحال تم بلیک اینجلز کے چیف ہو۔ تم نے نینسی گرا
کے ذریعے ڈاکٹر ولسن کو جب وہ ایرک کلب سے نکل کر ایکر
سپیس سنٹر جا رہا تھا اغوا کرایا اور تمہارے آدمیوں نے اسے
ٹاؤن کی کوٹھی میں پہنچا دیا۔ پھر تم وہاں گئے اس کے بعد تم تو وا
آ گئے لیکن ڈاکٹر ولسن وہاں سے باہر نہیں آیا اس لئے اب میں تم
آخری موقع دے رہا ہوں کہ ڈاکٹر ولسن سے تمہاری جو بات چ
ہوئی ہے وہ بتا دو ورنہ تم خواہ مخواہ اپنی جان سے جاؤ گے جبکہ
ٹاؤن کی اس کوٹھی میں موجود افراد مجھے وہ سب کچھ بتا دیں گے
میں جاننا چاہتا ہوں"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر۔ میرا ان باتوں
کوئی تعلق نہیں ہے"..... سمتھ نے جواب دیا۔

"اوکے اب تم شکایت نہ کرنا"..... عمران نے کہا اور جیب
خنجر نکال لیا۔ پھر اس سے پہلے کہ سمتھ کچھ کہتا عمران کا ہاتھ بجلی کی
تیزی سے حرکت میں آیا اور کمرہ سمتھ کے حلق سے نکلنے والی کربنا
چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی چیخ کی گونج باقی تھی کہ عمران کا ہاتھ دو
حرکت میں آیا اور اس بار سمتھ کے حلق سے مسلسل چیخیں
لگیں۔ اس کے دونوں نتھنے کٹ چکے تھے۔ عمران نے بڑے اطمینا
سے خنجر اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا
"اب تمہیں معلوم ہو گا کہ تشدد کسے کہتے ہیں سمتھ"..... عمرا

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کی
سمتھ کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مار دی۔ سمتھ
حالت ضرب لگتے ہی غیر ہونی شروع ہو گئی۔ اس کا بندھا ہوا جسم
ی طرح کانپنے لگ گیا تھا۔ چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل
تھیں۔ اس کے منہ سے پے در پے چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

"ابھی تو ابتدا ہے۔ دوسری ضرب تمہاری روح کو بھی زخمی کر
گی اور تیسری ضرب کے بعد تمہارا لاشعور خود بخود سب کچھ اگل
گا لیکن تم ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر ماؤف ہو جاؤ گے اس لئے
بھی وقت ہے سب کچھ بتا دو۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں
۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اس لئے میرا وعدہ کہ نہ صرف تم زندہ رہو گے
تمہاری مرہم پٹی بھی کر دی جائے گی اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو
گا کہ تم نے کچھ بتایا ہے"..... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا

"رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ۔ یہ خوفناک عذاب میں
داشت نہیں کر سکتا"..... سمتھ نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے
ے کہا۔

"بولتے جاؤ لیکن یہ خیال رکھنا کہ مجھے پہلے ہی بہت کچھ معلوم
"..... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ تم لوگ ایرک سے ملے ہو اور پھر
ر ولسن بھی اچانک وہاں پہنچ گیا لیکن اسے کسی خفیہ کمرے میں
ایا گیا جس پر میں چونک پڑا۔ میں نے ڈاکٹر ولسن کو اغوا کر کے

سپیشل پوائنٹ پر پہنچانے کا حکم دیا اور پھر میں خود وہاں پہنچ گ
ڈاکٹر ولسن نے خود ہی سب کچھ بتا دیا کہ اس نے تم لوگوں
سودے بازی کی ہے کہ وہ سروس خلائی شٹل کے ذریعے اسرائیل
سپیس پروموٹر کی وہ مشینری ناکارہ کر دیں گے جس سے پاک
خلائی تابکاری طوفان کو فائر کیا جاتا ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو سمتھ نے تف
بتانی شروع کر دی۔ جب اس نے یہ بتایا کہ ڈاکٹر ولسن کا کہنا
وہ آئندہ تین ماہ بعد جا کر اسے دوبارہ ٹھیک کر دیں گے یا حکم
ایکریمیا کے حکم پر پہلے بھی جا کر اسے ٹھیک کر سکتے ہیں تو عمران
بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے ڈاکٹر ولسن کا خاتمہ کر دیا۔
عمران نے پوری تفصیل سننے کے بعد کہا کیونکہ جو کچھ ڈاکٹر ولسن
بتایا تھا اس کے بعد اس کا زندہ رہنا ظاہر ہے یہودیوں کے لئے ا
نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا۔

"ہاں۔ میں نے تمہارے اس مشن کو روکنے کے لئے اسے
کر دیا تھا"...... سمتھ نے کہا۔

"پھر تم نے اس کی رپورٹ کسے دی"...... عمران نے کہا۔

"صدر اسرائیل کو"...... سمتھ نے کہا تو عمران بے اختیار چو
پڑا۔

"کیا تمہارا صدر اسرائیل سے براہ راست رابطہ ہے"...... ع

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"پھر کیا حکم ملا ہے تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ ڈاکٹر ولسن کی موت کے بعد اب وہ
ن ہیں اور بس"...... سمتھ نے کہا لیکن عمران کو فوراً ہی محسوس
گیا کہ سمتھ بات چھپا گیا ہے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس
پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی اور سمتھ کی حالت اس بار واقعی غیر
ئی۔ اس کا جسم پسینے میں شرابور ہو گیا۔ آنکھیں پھٹ سی گئیں،
ہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا اس کا منہ تو کھلا ہوا تھا لیکن اس
سے چیخیں نکل رہی تھیں۔

"یہ آخری وارننگ ہے۔ اب اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر نتائج
تم خود ہی ذمہ دار ہو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ پپ۔ پانی"...... چند لمحوں بعد سمتھ کے
سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلنے لگے تو عمران نے اٹھ کر سامنے
یلف میں پڑی ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک اٹھائی اس کا
ن ہٹایا اور پھر لا کر اس نے اسے سمتھ کے منہ سے لگا دیا۔ سمتھ
ٹ غٹ شراب پینے لگا۔ جب کچھ شراب اس کے حلق سے نیچے اتر گئی
مران نے بوتل ہٹائی اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے میز پر رکھ دیا۔
ے یہ کام اس لئے کرنا پڑا تھا کہ عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ اگر
تھ کو فوری طور پر پانی یا شراب نہ ملی تو وہ ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔

شراب پینے سے سمتھ کی حالت کافی حد تک سنبھل گئی لیکن
زور زور سے سانس لے رہا تھا۔

"مجھے سچ جھوٹ کا فوراً علم ہو جاتا ہے سمتھ اور تیسری ضر
تمہارے لاشعور میں موجود سب کچھ خود بخود باہر آ جائے گا
ذہنی طور پر ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے اس لئے یہ آخری و
ہے۔اب جھوٹ نہ بولنا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔اوہ۔یہ تم کیا کرتے ہو۔یہ کیا کرتے ہو"
رک رک کر کہا۔

"بولو میرے پاس وقت نہیں ہے۔زندگی بچانے کے آخر
سے فائدہ اٹھاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔وہ صدر صاحب نے ایکریمین سپیشل سنٹر کے اس
کو تباہ کرنے کا حکم دیا ہے جس کا انچارج ڈاکٹر ولسن تھا۔انہ
مجھے دو روز دیئے ہیں کہ میں اس سیکشن کو تباہ کر دوں تاکہ
سیکشن کو استعمال نہ کر سکو"...... سمتھ نے کہا تو عمران چونک

"پھر تم نے اب تک کیا کیا ہے"...... عمران نے ہونٹ
ہوئے کہا۔

"یہاں ایک ایسا گروپ ہے جو اس سیکشن تو کیا پورے
تباہ کر سکتا ہے۔میں نے ان کے سربراہ سے بات کرنی چا
اسے یہ ٹاسک دے سکوں لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ کا سا سے
ہوا ہے اور آج پچھلی رات اس کی واپسی ہے۔اس پر میں نے

اسے ٹاسک دے دوں گا اور شام تک کام مکمل ہو جائے گا"۔
نے کہا۔

"اور اگر تم دو روز تک کامیاب نہ ہو سکے تو پھر"...... عمران نے

صدر اسرائیل نے کہا تھا کہ پھر وہ اسرائیل کے یا یہودیوں کے
خاص لوگ بھیجیں گے جو یقینی طور پر اس سیکشن کو تباہ کر دیں
سمتھ نے کہا۔

"اب تم بتا دو کہ جیوش سپیس سنٹر کہاں ہے"...... عمران نے

"مجھے نہیں معلوم بلکہ شاید کسی کو بھی نہیں معلوم"...... سمتھ
ہا اور عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا

"یہ کیسے ہو سکتا ہے اتنا بڑا سنٹر یہاں ہو اور کسی کو بھی اس کا
ہو اور خاص طور پر تمہیں۔بظاہر تو تمہاری تنظیم معمولی سی
ن اسرائیل کے صدر کا تم سے براہ راست رابطہ ہے"...... عمران
لہجے میں کہا۔

"وہ۔وہ تو ایمرجنسی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ورنہ صدر اسرائیل کا
ماسٹر سے رہتا ہے ہم سے نہیں"...... سمتھ نے کہا تو عمران
تیار چونک پڑا۔

"ماسٹر وہ کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ اسرائیل کا خاص آدمی ہے۔ اس کا نام ماسٹر شمویل ہے
یہاں کے سب سے بڑے ہوٹل الاسکا کا مالک ہے۔ بہت اہم ا
آدمی ہے"...... سمتھ نے کہا۔

" رہتا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" اسی کالونی میں رہتا ہے کوٹھی نمبر آٹھ سو پندرہ میر
شمویل کے نام سے۔ ویسے زیر زمین دنیا کے لوگ اسے ما
ہیں"۔ سمتھ نے جواب دیا۔

" کیا وہ جے ایس پی کے بارے میں جانتا ہو گا"...... عمر
کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ ویسے اس کا اسرائیل کے صدر تو کیا ا
کے تمام اعلیٰ حکام سے براہ راست رابطے ہیں"...... سمتھ نے
دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا فون نمبر کیا ہے اور اس وقت وہ کہاں ہو گا"......
نے پوچھا۔

" وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی ہو گا۔ وہ کہیں نہیں جاتا"......
کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔

" اسے فون کرو اور اس کی وہاں موجودگی کو کنفرم کرو"
نے کہا۔

" لیکن میں اسے کیا کہوں"...... سمتھ نے کہا۔

" جو مرضی آئے کہو"...... عمران نے کہا تو سمتھ نے اثبا

ہلا دیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور سمتھ کے بتائے ہوئے
پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے رسیور اس کے کان
لگا دیا جبکہ فون ویسے ہی اس کے سامنے میز پر پڑا رہا البتہ عمران
فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

" لارڈ مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
ا۔

" میں سمتھ بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ"...... سمتھ نے
مائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ماسٹر بول رہا ہوں۔ آپ نے پھر کوئی رپورٹ نہیں دی"۔
ری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک ہاتھ سمتھ کے منہ پر رکھ
دبا دیا اور رسیور اس کے کان سے ہٹا کر اپنے کان سے لگا لیا۔

" انتہائی اہم باتیں ہیں ماسٹر۔ انتہائی اہم اور نازک میں خود آپ
پاس آ رہا ہوں"...... عمران نے سمتھ کی آواز اور لہجے میں بات
تے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ آپ آجائیں میں گیٹ پر کہلوا دیتا ہوں"۔
نے چونک کر کہا۔

" مجھے میک اپ میں آنا پڑے گا۔ انتہائی خطرناک پوزیشن ہے۔
گیٹ پر کہلوا دیں کہ وہ میرا نام سن کر مجھے آپ تک پہنچا دیں"۔
ان نے کہا۔

”اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ تم نے تو مجھے بھی تشویش میں مبتہ
دیا“ ۔ ماسٹر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
”بات ہی ایسی ہے۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں“ ۔۔۔ عمران نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور تیزی سے
بڑھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سامنے برآمدے میں
موجود تھا۔
”تنویر اندر موجود سمتھ کو گولی مار دو اور پھر یہیں رکو۔ میں
قریب ہی ایک کوٹھی میں جا رہا ہوں۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ص
کو میں ساتھ لے جا رہا ہوں۔ میں پھر فون پر تم سے رابطہ کرو
لیکن تم نے محتاط رہنا ہے“ ۔۔۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا۔
”ٹھیک ہے“ ۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو عمران تیزی سے چلتا ہوا
پر گیا اور اس نے عقبی طرف موجود صفدر کو آواز دی تو صفدر سا
گیا۔
”جلدی کرو کار نکالو ہم نے کوٹھی نمبر آٹھ سو پندرہ میں جانا
وہاں لارڈ شمویل رہتا ہے جسے ماسٹر کہا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے
اس سپیس سنٹر جے ایس پی کا محل وقوع جانتا ہے۔ میں نے
سمتھ کی آواز میں کہا ہے میں انتہائی اہم بات کرنے کے لئے
اب میں اس کے پاس آ رہا ہوں۔ تم ڈرائیور کی صورت میں ساتھ
گے۔ کار سٹارٹ کرو میں اس دوران پھاٹک کھولتا ہوں“ ۔ عمران
صفدر کو بریف کرتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے وہ پھاٹک کی طرف

بڑھنے لگا۔
”تم بیٹھو کار میں، میں پھاٹک کھولتا ہوں“ ۔۔۔۔۔ تنویر نے جو ان
کے قریب کھڑا تھا کہا اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔
صفدر پورچ میں کھڑی ہوئی کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ چکا تھا اور
پھر جب تک عمران عقبی سیٹ پر بیٹھتا صفدر نے اگنیشن کی تاریں
توڑ کر اور پھر انہیں جوڑ کر کار سٹارٹ کر لی۔ چند لمحوں بعد کار تیزی
سے بیک ہوئی اور پھر مڑ کر پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔ تنویر پھاٹک
کھول چکا تھا۔
”دائیں طرف مڑ جاؤ ادھر مطلوبہ کوٹھی ہو گی“ ۔۔۔۔۔ عمران نے
کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو دائیں طرف موڑ دیا
اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران نمبروں کو چیک کر
رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مطلوبہ کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچ گئے۔
اسی لمحے چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔
”میرا نام سمتھ ہے۔ ماسٹر سے فون پر بات ہوئی ہے“ ۔ عمران
نے کھڑکی کھول کر نوجوان سے کہا۔
”یس سر“ ۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
”تم پورچ میں رہنا۔ میں واچ ٹرانسمیٹر پر تمہیں ہدایات دوں گا
لیکن چیک کرتے رہنا کہ یہاں کتنے افراد ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ
یہاں بھی وہی سمتھ کی کوٹھی والی کارروائی کرنی پڑے“ ۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل

گیا تو صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھ
لیکن پورچ بہت بڑا تھا اس لئے صفدر نے ان کے ساتھ ہی کار ل
کر روکی تو عمران دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ برآمدے میں ایک او
عمر آدمی موجود تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔

"آپ کا نام"...... اس ادھیڑ عمر نے آگے بڑھ کر کہا۔

"سمتھ"...... عمران نے سمتھ کے لہجے میں کہا۔

"یس سر آیئے لارڈ صاحب آپ کے منتظر ہیں"...... ادھیڑ عمر
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے راہداری کی طرف
گیا۔ عمران اس کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری م
ایک دروازے پر ختم ہو گئی۔ دروازہ بند تھا اور اس کے اوپر س
رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ دروازے کے ساتھ ہی ایک فون پ
دیوار پر ہک کیا ہوا تھا۔ اس آدمی نے رسیور اتارا اور اس کا ایک
پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... رسیور سے ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

"مہمان آ گئے ہیں جناب"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے
کہا۔

"رسیور انہیں دو"...... ماسٹر نے کہا اور اس آدمی نے ر
عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو سمتھ۔ کیا تم اکیلے آئے ہو"...... ماسٹر نے پوچھا۔

"ہاں تو اکیلا آیا ہوں لیکن باہر ڈرائیور موجود ہے"...... عم

، سمتھ کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

اوکے۔ رسیور میرے آدمی کو دے دو"...... ماسٹر نے کہا اور
ان نے رسیور اس آدمی کو دے دیا۔

یس سر"...... اس آدمی نے کہا۔

تم واپس جا سکتے ہو"...... ماسٹر نے کہا۔

یس سر"...... اس آدمی نے جواب دیا اور بٹن آف کر کے اس
، رسیور دیوار پر دوبارہ ہک کر دیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔
لمحے دروازے کے اوپر جلنے والا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی
ازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا تو سامنے
۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا بل ڈاگ کی
، والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر درمیان سے گنجا تھا البتہ اس
ر کے اطراف میں بال جھالروں کی طرح لٹکے ہوئے تھے۔

تم۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے عمران کے اندر داخل
تے ہی چونک کر کہا۔

سمتھ ہوں ماسٹر"...... عمران نے سمتھ کی آواز اور لہجے میں
۔ اطمینان بھرے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھتا

لیکن۔ لیکن کیا مطلب۔ تمہارا جسم تو سمتھ سے دبلا ہے اور قد
۔ ماسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

یں نے کہا تھا کہ میں میک اپ میں ہوں"...... عمران نے

ایک بار پھر سمتھ کی آواز میں کہا اور اس بار وہ میز کے قریب
تھا۔ اس نے اس طرح ہاتھ بڑھایا جیسے مصافحے کے لئے ہاتھ ب
ہو لیکن دوسرے لمحے بھاری بھرکم ماسٹر چیختا ہوا اچھل کر میز کی
سے ہوتا ہوا نیچے قالین پر آ گرا۔ عمران نے اسے گردن سے
ایک ہی جھٹکے میں کھینچ کر نیچے پھینک دیا تھا کیونکہ عمران کو
تھا کہ میز کے کناروں پر یقیناً بٹن موجود ہوں گے اور ماسٹر جس
مشکوک ہوا تھا وہ کوئی بھی حرکت کر سکتا تھا اس لئے وہ ا
بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا۔ ماسٹر اص
صرف اس لئے الجھ گیا تھا کہ عمران سمتھ کی آواز اور لہجے کی
پوری نقل کر رہا تھا ورنہ شاید ماسٹر اسے اتنی مہلت ہی نہ دیتا
جیسے ہی نیچے گرا عمران کی لات حرکت میں آئی اور ماسٹر کے حل
ایک بار پھر چیخ نکلی۔ عمران نے اچھل کر دوسری لات جما دی ا
بار ماسٹر کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ کمرے کا درو
ہو چکا تھا اور عمران دیکھ چکا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے ا
عمران مطمئن تھا۔ اس نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی
ایک طرف کھینچی اور پھر بھاری بھرکم ماسٹر کو کھینچ کر اس
کرسی پر بٹھا دیا۔ پھر اس نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا د
کھینچ کر اسے گھمایا۔ گھڑی پر جیسے ہی سوئیاں مخصوص ہند
پہنچیں بارہ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے منہ کے ساتھ

اتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صفدر کالنگ۔ اوور"...... صفدر کی ہلکی کی آواز سنائی
ای۔

"کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کار میں بیٹھا ہوا ہوں۔ یہاں ایک آدمی گیٹ پر اور دو
برامدے میں موجود ہیں۔ جو آدمی آپ کو لے گیا تھا وہ بھی برآمدے
یں موجود ہے۔ ان کے علاوہ اور تو کوئی آدمی ابھی نظر نہیں آیا۔
اوور"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"کیا تم ان کا خاتمہ کر سکتے ہو یا میں آؤں۔ اوور"...... عمران نے
پوچھا۔

"میرے پاس سائیلنسر موجود ہے میں اسے ریوالور پر لگا کر کام کر
سکتا ہوں۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ کام مکمل کر کے پوری کوٹھی کو چیک کرو اور اگر کوئی
اور بھی ہو تو اسے بھی ختم کر دو اور پھر مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو۔
اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس۔ اوور"...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور عمران
نے اوور اینڈ آل کہہ کر گھڑی کا ونڈ بٹن پریس کر دیا اور اس نے آگے
بڑھ کر کرسی پر موجود ماسٹر کی نبض چیک کی اور پھر اس نے اس
کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ یہاں سکیورٹی کا بڑا جدید سسٹم
تھا۔ اگر ماسٹر کو معمولی سا موقع بھی مل جاتا تو یقیناً عمران کے لئے یہ

سسٹم انتہائی خطرناک ثابت ہوتا لیکن عمران کی اس صلاحیت
کہ وہ فوری طور پر دوسروں کی آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر
ہے، اسے بچا لیا تھا۔ عمران نے یہ سارا سسٹم ہی آف کر دیا او
اطمینان سے تلاشی لینی شروع کر دی۔ میز کی درازوں میں سے تو
خاص چیز نہ مل سکی البتہ اس نے دیوار میں ایک خفیہ سیف ٹ
کر لیا اور جب اس نے یہ سیف کھولا تو اس کے ایک اور خفیہ خ
میں اس نے ایک فائل ٹریس کر لی۔ فائل کھول کر اس نے جیسے
اسے دیکھا تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر
کیونکہ اس فائل میں جے ایس پی کے بارے میں تفصیلات م
تھیں۔ عمران ابھی فائل پڑھ رہا تھا کہ اس کی کلائی پر ضربیں
شروع ہو گئیں۔ عمران نے فائل بند کر کے میز پر رکھی اور ونڈ
کھینچ لیا۔ بارہ کا ہندسہ جلنے بجھنے لگا اور عمران سمجھ گیا کہ صفدر
طرف سے کال ہے۔ اس نے ونڈ بٹن کو مزید تھوڑا سا کھینچا اور گ
کو کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ہیلو صفدر کالنگ۔ اوور"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کوٹھی میں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ ص
نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم تنویر کو واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اسے کوٹھ
پتہ بتا دو اور اسے یہیں بلوا لو۔ میں اب اطمینان سے اس ماسٹر

چھ کچھ کر لیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ونڈ بٹن
پریس کر کے اس نے میز پر رکھی ہوئی فائل اٹھائی اور اسے کھول کر
ید دیکھنے لگا۔ فائل میں گو جے ایس پی کے بارے میں مواد موجود
ا لیکن اس کا محل وقوع وغیرہ درج نہ تھا۔ صرف وہاں سائنس
نوں کی تعداد اور ان کے نام اور مشینری کے بارے میں تفصیلات
جود تھیں۔ عمران نے فائل بند کی اور پھر اسے تہہ کر کے اس نے
ٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
نکہ کمرے میں رسی وغیرہ موجود نہ تھی اس لئے اس نے دروازے کا
یل پردہ اتارا اور پھر اس سے رسی بنا کر اس نے ماسٹر کے دونوں
تھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ پھر اس نے دوسرا پردہ
ارا اور اس کی بھی رسی سی بنا کر اس نے ماسٹر کے جسم کو کرسی کے
اتھ باندھ دیا۔ ماسٹر چونکہ تربیت یافتہ آدمی تھا اس لئے عمران نے
بنا کرنا ضروری سمجھا تھا۔ پھر اس نے ماسٹر کا ناک اور منہ دونوں
نھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت
ے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور ایک کرسی
ھا کر ماسٹر کی کرسی کے سامنے رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد
سٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اس نے
ھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم بہرحال سمتھ نہیں ہو مگر تمہاری آواز اور
۔ بالکل سمتھ جیسا تھا اس لئے میں فوری طور پر کوئی ایکشن نہ لے

سکا"...... ماسٹر نے پوری طرح سنبھلتے ہوئے کہا۔ اس کا اتنی جلد
اپنے آپ پر کنٹرول کر لینے سے ہی ظاہر تھا کہ وہ فیلڈ کا اور تربیت
یافتہ آدمی ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ ماسٹر یا لارڈ شمویل۔ میں نے ہی
کی آواز میں تمہیں کال کیا تھا اور اسی لئے میں نے میک اپ کی
کی تھی کہ مجھے خدشہ تھا کہ میرا قدوقامت سمتھ سے مختلف ہے
تم دیکھو کہ بہرحال میں تم تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا او
بھی بتا دوں کہ تمہاری اس کوٹھی میں موجود تمہارے تمام آ
ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے خفیہ سیف
میں نے وہ فائل بھی حاصل کر لی ہے جس میں جے ایس پی
بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ میں سب باتیں تمہیں اس لئے
رہا ہوں تاکہ تم اپنا اور میرا وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کر
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے جے ایس پی کا محل وقوع چاہئے اور یہ تم بتاؤ گے"۔ عم
نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے محل وقوع معلوم نہیں ہے۔ اسے مجھ سے بھی خفیہ
گیا ہے"...... ماسٹر نے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گ
ماسٹر درست کہہ رہا ہے۔

"فائل سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا رابطہ بہرحال جے ایس

انچارج ڈاکٹر ہمبرگ سے رہتا ہے یہ رابطہ کیسے ہوتا ہے"۔
ن نے کہا۔

ٹرانسمیٹر پر لیکن یہاں ایسا خفیہ انتظام ہے کہ اس ٹرانسمیٹر کی
نسی کے ذریعے جے ایس پی کو کسی صورت بھی ٹریس نہیں کیا
ملتا۔ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ انسانی تجسس کے
ں مجبور ہو کر میں نے خود بھی کوشش کی تھی لیکن میں باوجود
ی کوشش کے ناکام رہا ہوں"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے
اور عمران ایک بار پھر اس کے لہجے سے سمجھ گیا کہ ماسٹر درست
رہا ہے۔

فریکوئنسی بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے بڑے اطمینان
فریکوئنسی بتا دی جیسے اسے یقین ہو کہ عمران کسی صورت بھی
ؤنسی کی مدد سے جے ایس پی کو ٹریس نہ کر سکے گا۔ فریکوئنسی سن
ی عمران سمجھ گیا کہ یہ فریکوئنسی کسی خلائی ٹرانسمیٹر کے ذریعے
بطے کی ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ خلائی ٹرانسمیٹر اس ڈبل ایس پی
ں نصب ہو۔

جے ایس پی کو سامان اور ضروری اشیاء کی سپلائی تمہارے ذمے
۔ ماسٹر اور یہ کیسے ممکن ہے کہ سامان اور ضروری اشیاء وہاں پہنچ
تی ہوں اور تمہیں اس کے محل وقوع کا علم نہ ہو"...... عمران نے

سپلائی کے بارے میں، میں تمہیں بتا دیتا ہوں"۔ ماسٹر نے

انتہائی مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین
سپلائی کی تفصیل بتا دینے کے باوجود جے ایس پی کا محل وقوع
نہ ہو سکے گا۔

" جتنا مجھے معلوم ہے وہ میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتا ہو
عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے کلیئرنگ اینڈ فارورڈنگ
کی طرف سے کاغذی طور پر مال ایکریمیا بھجوانے لیکن دراصل
جزیرہ ریالٹو بھجوانے اور وہاں رالف کارپوریشن کے مال کو و
کرنے کی حد تک تفصیلات بتا دیں۔ ماسٹر نے بے اختیار ہونٹ
لئے۔

" مجھے سمتھ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تمہارے آدمیوں
فارورڈنگ ایجنٹ کرافورڈ سے یہ معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن
اس لئے مطمئن تھا کہ اس کے بعد مال کہاں جاتا ہے اس کا کس
علم نہیں ہے حتیٰ کہ میں نے اپنے طور پر بھی کوشش کی لیکن
رالف کارپوریشن کا بھی سراغ نہ مل سکا۔ صرف سپلائی کے پہنچنے
وقت وہ لوگ سامنے آتے ہیں اور بس" ..... ماسٹر نے جواب
ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے
درست ہے لیکن ایسا ممکن ہی نہیں کہ مال خود بخود غائب ہو جا
بہرحال چونکہ تم نے سب کچھ سچ بتا دیا ہے اس لئے میں یہ کر
ہوں کہ تمہاری موت آسان کر دوں ورنہ جس طرح تم نے مجھ

لان کیا ہے میرا خیال تھا کہ اگر تم اس بارے میں درست ٹپ
ے دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا کیونکہ میری تم سے قطعی کوئی
ی نہیں ہے اور نہ ہی تم براہ راست ہمارے خلاف کچھ کرنے کے
اہل ہو" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے
الور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

تم چاہتے کیا ہو" ...... ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

دیکھو ماسٹر۔ جے ایس پی ہمارے ملک پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری
باد کرنے کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہو گیا تو پاکیشیا کا نہ
ف مستقبل تاریک ہو جائے گا بلکہ اس کی سلامتی کو بھی خطرہ
ق ہو جائے گا اس لئے ہم نے ہر صورت میں اس جے ایس پی کو
اہ کرنا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔ یا دوسری صورت یہ ہو
تی ہے کہ فضا میں موجود اس سپیس پر دموٹر کو ناکارہ کر دیا جائے۔
لے ہمارا خیال یہی تھا کہ ہم سروس کے لئے جانے والی شٹل کے
ہرین کو خرید کر ایسا کر لیں گے لیکن سمتھ سے ہمیں معلوم ہو گیا
سدر اسرائیل نے اسے بچانے کے لئے ایکریمین سپیس سنٹر کو ہی
اہ کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تب بھی ایک ایسی
ات سامنے آئی ہے کہ ہم نے اس ادارے کو ختم کر دیا ہے کیونکہ
ن اسے ناکارہ کر دینے کے بعد کچھ عرصے بعد یہ ماہرین یا نئے ماہرین
اسے ٹھیک کر سکتے ہیں اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ
ن جے ایس پی کو ہی تباہ کر دیا جائے۔ تم نے گو اپنے طور پر اس

لئے تعاون کیا ہے کہ تمہیں یہ یقین ہے کہ ہم چاہے کچھ کر لیں
جے ایس پی کو ٹریس نہ کر سکیں گے لیکن ہم نے بہر حال اسے ٹر
بھی کرنا ہے اور تباہ بھی کرنا ہے۔ہاں اگر تم کوئی ایسی ٹپ دے
جس سے ہم اسے ٹریس کر سکیں تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ چھوڑ
جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... ماسٹر
کہا۔

"ہاں۔میرا وعدہ اور یہ سن لو کہ تم جو کچھ بتاؤ گے یہ سو
بتانا کہ اگر یہ غلط ثابت ہوا تو تم چاہے پاتال میں کیوں نہ چھپ
تمہیں وہاں سے نکال کر عبرتناک موت مار دیا جائے گا"۔ عمران

"سنو مسٹر علی عمران۔پہلی بات تو یہ ہے کہ میں یہودی ہوا
ہر یہودی کی طرح مجھے اپنی جان بہت پیاری ہے۔دوسری بات
میں واقعی خود بھی اسے ٹریس نہیں کر سکا اس لئے مجھے سو فیصد
ہے کہ تم بھی اسے ٹریس نہ کر سکو گے اور تیسری بات یہ کہ ا
اسے ٹریس بھی کر لو تب بھی تم اسے کسی صورت بھی تباہ نہ
گے اس لئے میں اپنی جان بچانے کے لئے تمہیں ایک ٹپ دے
ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ میں براہ راست تمہارے مقابلے پر
آؤں گا کیونکہ میرا تعلق صرف رابطے کی حد تک ہے اور بس۔
جے ایس پی پوری دنیا کے یہودیوں اور خاص طور پر اسرائیل

کے لئے انتہائی ضروری ہے اس کی تباہی سے ان کا صدیوں کا خواب
ختم ہو کر رہ جائے گا اس لئے تمہارے مقابلے پر پوری دنیا کی یہودی
تنظیمیں اور ان کے ایجنٹ لائے جا سکتے ہیں"...... ماسٹر نے کہا۔

"تم اس بات کی فکر مت کرو یہ ہمارا کام ہے"...... عمران نے
کہا۔

"اوکے تو پھر سنو۔مجھے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ جے ایس
پی دراصل ایک موونگ لیبارٹری ہے اور یہ سمندر کے اندر تیرتی
رہتی ہے۔کہاں ہے اور کس انداز کی ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے۔
ہو سکتا کہ سب میرین ٹائپ کی ہو یا کسی اور قسم کی ہو۔اس کا علم
مجھے اس طرح ہو سکا ہے کہ پچھلے دنوں اس میں خرابی پیدا ہو گئی تو
مجھے جو سامان بھجوانے کا حکم دیا گیا اس سامان سے پتہ چلا کہ یہ سامان
سمندر کے اندر کسی پراجیکٹ میں ہی کام آ سکتا ہے"۔ماسٹر نے کہا تو
عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے موونگ لیبارٹری کی بات کس بنا پر کی ہے"۔عمران
نے پوچھا۔

"جس مشینری کی مرمت کے لئے یہ سامان کام آتا ہے وہ سمندر
کے نیچے کسی بڑی چیز کو موو کرنے کی مشینری ہوتی ہے اس لئے مجھے
یہ خیال آیا تھا"...... ماسٹر نے کہا۔

"کیا اس سامان کی لسٹ تمہارے پاس ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"جس فائل کی تم بات کر رہے ہو اگر وہ واقعی تم نے حاصل
لی ہے تو اس میں یہ لسٹ موجود ہے۔ اس پر سرخ کراس کے نش
لگے ہوئے ہیں۔ یہ نشان اس آئٹم پر لگائے جاتے ہیں جسے ٹا
سیکرٹ کہا جاتا ہے اور یہ سامان کلیئرنگ ایجنٹ اور درمیانی رابط
کی بجائے میرے آدمی براہ راست ایک ٹاپو ٹاجورا پر پہنچاتے ہیں
ماسٹر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ فا
میں ایسے کاغذات دیکھ چکا تھا جن پر سرخ کراس کا نشان لگا ہوا تھا
"تم نے جھوٹ بول کر مجھے چکر دینے کی کوشش کی ہے ماسٹر
سرخ کراس والے آئیٹمز کو دیکھ چکا ہوں۔ ان میں ایسی ایک
مشین نہیں ہے جو موونگ مشینری کو درست کرنے کے کام آ
اس لئے میرا وعدہ ختم اور تم چھٹی کرو"...... عمران نے سرد لہجے
کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ر
اس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور ماسٹر چیخ بھی نہ سکا۔ دل میں
جانے والی گولیوں نے اسے زیادہ پھڑکنے کی بھی مہلت نہ دی تھی
عمران نے ریوالور واپس جیب میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس
دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ باہر صفدر کے ساتھ تنویر موجود تھا۔
"کیا ہوا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔
"کچھ پیش رفت تو ہوئی ہے لیکن ابھی معاملات بے حد الجھ
ہوئے ہیں۔ تم اندر جا کر اس ماسٹر کی لاش کو کھولو اور پھر اسے فرش
پر ڈال دو تاکہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم نے اس سے پوچھ گچھ

...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں تیزی سے اندرونی
ے کو مڑ گئے جبکہ عمران مڑا اور قریبی کمرے میں داخل ہو گیا جہاں
فون نظر آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے
ع کر دیئے۔
"یس بروس بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بروس کی
از سنائی دی۔
"پرنس بول رہا ہوں بروس۔ کیا تمہیں سمندر میں واقع ایک ٹاپو
ورا کے بارے میں علم ہے"...... عمران نے کہا۔
"ٹاجورا۔ ہاں یہ شمال مشرق کی طرف تقریباً ساحل سے پچاس
ت کے فاصلے پر ہے لیکن یہ تو بالکل چھوٹا سا اور ویران سا ٹاپو
..... بروس نے جواب دیا۔
"کیا ہم ابھی اور اسی وقت جلد از جلد کسی طرح اس ٹاپو تک پہنچ
ہیں۔ کوئی ہیلی کاپٹر سروس یا کوئی سٹیمر یا موٹر لانچ جو ذریعہ بھی
ی طور پر میسر ہو سکے"...... عمران نے کہا۔
"اس وقت ہیلی کاپٹر تو نہیں مل سکے گا البتہ موٹر لانچ کا
وبست کیا جا سکتا ہے"...... بروس نے کہا۔
"کتنی دیر لگے گی اور ہمیں کہاں پہنچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔
"آپ ساحل پر پہنچ جائیں وہاں سیاحوں کا ایک مشہور ہوٹل ہے
ران۔ اس میں ایک سپروائزر ہے رابرٹ وہ آگے آپ کا تمام
وبست کر دے گا میں اسے فون پر کہہ دیتا ہوں۔ میرا خاص اور

با اعتماد آدمی ہے"...... بروس نے کہا۔

"او کے اسے کہہ دو"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا ک
نے ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ مارگریٹ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولیا ک
سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں۔ فائر ڈورز کے ذریعے اپنے ساتھیوں
ساحل پر موجود ہوٹل ڈاگران کے قریب پہنچ جاؤ۔ جس قدر
ممکن ہو سکے ساتھ لے لینا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہماری واپس
ہوٹل میں نہ ہو سکے۔ میں صفدر اور تنویر سمیت وہاں پہنچ رہا ہ
نگرانی کا خیال رکھنا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور
وہ کمرے سے باہر آیا تو صفدر اور تنویر موجود تھے۔

"صفدر کار نکالو ۔ اب ہم نے فوری طور پر ساحل پر ہوٹل ڈا
پہنچنا ہے۔ میں نے جولیا کو بھی کہہ دیا ہے وہ دوسرے سا
سمیت وہاں پہنچ جائے گی۔ وہاں سے ہم نے لانچ کے ذریعے ایک
پر پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر نے اثبات
ہلا دیئے۔

خوبصورت اور دلکش انداز میں سجائے گئے سٹنگ روم کی ایک
ی پر ایک نوجوان تقریباً نیم دراز تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
الہ تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں شراب کا جام۔ اس کی کرسی کے
تھ ہی قد آدم لیمپ جل رہا تھا۔ جس کی روشنی صرف رسالے پر ہی
رہی تھی جبکہ کمرے میں ہلکی طاقت کی ایک ٹیوب بھی جل رہی
۔ نوجوان شراب کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ رسالہ پڑھنے میں
روف تھا کہ اچانک ساتھ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج
ی۔ نوجوان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا پھر جام اور رسالہ
نوں میز پر رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کارج بول رہا ہوں"...... نوجوان نے رسیور اٹھا کر قدرے نرم
ے میں کہا۔

"اسپیشل کال کا انتظار کرو"...... دوسری طرف سے ایک بھاری

سی آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نو
بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے رسیور رکھا اور جلدی سے اٹھ کر
نے دیوار پر ایک جگہ ہاتھ مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی۔
وہاں ایک چھوٹا سا سیف نظر آنے لگا۔ سیف نمبروں سے کھلتا او
ہوتا تھا۔ کاچ نے مخصوص نمبر گھما کر سیف کھولا اور اس میں م
ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا باکس نکال کر اس نے اسے میز پر رکھ
اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ باکس کے درم
سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحے بعد بلب ا
جھماکے سے مسلسل جلنے لگے اور پھر اس میں سے وہی آواز نکلی جو
سے پہلے فون پر سنائی دی تھی۔

"ہیلو۔ ایس ون کالنگ۔ اوور"...... بھاری آواز میں کہا گیا۔

"یس سر۔ ایس ایس ون اٹنڈنگ۔ اوور"...... کاچ نے جو
دیتے ہوئے کہا۔

"کاچ فوری اور انتہائی اہم مشن درپیش ہے۔ تم فوری طو
اپنے گروپ سمیت سپیشل ایئرپورٹ پہنچ جاؤ۔ تمہیں وہیں بریف
جائے گا۔ جلدی پہنچو اور پوری تیاری کے ساتھ۔ ڈبل ریڈ مشن
تیاری کے ساتھ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
بلب ایک بار پھر جلنے بجھنے لگ گیا تو کاچ نے ایک طویل سانس
کر بٹن آف کیا اور پھر باکس کو اٹھا کر اس نے واپس سیف میں ر
اور سیف بند کر کے اس نے دیوار برابر کی اور پھر فون کا رسیور اٹھا

س نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارکر بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کاچ بول رہا ہوں۔ مارکر گروپ سمیت فوری طور پر سپیشل
رپورٹ پہنچو۔ ڈبل ریڈ مشن کی تیاری کے ساتھ۔ میں براہ راست
ہیں پہنچ رہا ہوں۔ چیف کی طرف سے سپیشل کال آئی ہے۔ ہمیں
شن کے بارے میں وہیں بریف کیا جائے گا"...... کاچ نے تیز اور
کمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کاچ نے رسیور
کھا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
ب وہ ڈریسنگ روم سے نکلا تو اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور
ی کی مخصوص سٹائل کی جیکٹ تھی۔ اس جیکٹ کی خفیہ جیبوں
یں اس کا خصوصی سامان تھا جو وہ انتہائی اہم مشنز میں استعمال کرتا
ا۔ وہ یہودیوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک ماؤتھ کا چیف
جنٹ تھا۔ یہ انتہائی خفیہ تنظیم تھی اور اس تنظیم کے تحت پوری
یا میں انتہائی چوٹی کے ایجنٹوں کے گروپ بنائے گئے تھے جو ویسے
معمول کے کاموں میں مصروف رہتے تھے لیکن انہیں فوری طور پر
ی بھی مشن کے لئے کال کیا جا سکتا تھا۔ اور یہ گروپ اس تنظیم کا
گروپ کہلاتا تھا اور اس کا کوڈ ایس تھا۔ گروپ کا چیف ایس ون
لاتا تھا۔ جبکہ کاچ کا کوڈ ایس ایس ون تھا۔ ڈبل ریڈ مشن کا مطلب
ا کہ انتہائی فوری اور انتہائی تیز رفتار مشن۔ یہی وجہ تھی کہ کاچ

نے یہ خصوصی جیکٹ پہن لی تھی۔ اس کے گروپ میں اس
علاوہ صرف چار افراد تھے۔ گروپ کا انتظامی انچارج مارکر تھا۔ ما
کے ساتھ ایک عورت جولین اور دو مرد تھے آرتھر اور ٹونی۔ یہ
انتہائی تربیت یافتہ افراد تھے اور ان کا گروپ انتہائی اہم مشنز پر
کرتا تھا۔ ویسے عام طور حالات میں وہ سب امپورٹ ایکسپورٹ
ایک بزنس سے متعلق تھے اور ان کے پاس باقاعدہ کاغذات تھے۔
گروپ یورپی ملک گرازیہ میں رہتے اور کام کرتے تھے۔ تھوڑی دیر
کاچ ایک سپورٹس کار میں بیٹھا سپیشل ایئرپورٹ کی طرف بڑھا
جا رہا تھا۔ یہ سپیشل ایئرپورٹ یہاں کی ایک پرائیویٹ کمپنی
ایئرپورٹ تھا جہاں سے چارٹرڈ طیارے پرواز کرتے تھے۔ اس گرو
کے لئے بھی یہاں خصوصی انتظامات تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی
ڈرائیونگ کے بعد کار ایک ایئرپورٹ کی پارکنگ میں داخل ہ
اور کاچ نے کار ایک مخصوص جگہ پر روکی تو اسی لمحے ایک اور س
رنگ کی کار بھی وہاں آکر رکی اور پھر کاچ کے نیچے اترتے ہی
سفید کار میں سے بھی ایک عورت اور تین مرد اتر آئے۔ یہ کاچ
گروپ تھا۔

"ایسا کیا مشن آن پڑا ہے کاچ جو اس قدر تیزی دکھائی جا ر
ہے"...... نوجوان لڑکی نے مسکراتے ہوئے کاچ سے مخاطب ہو
کہا۔ اس کے جسم پر بھی چست پتلون اور چمڑے کی جیکٹ تھی
باقی تینوں مرد گہرے رنگ کے سوٹوں میں ملبوس تھے۔ انہوں

بڑے مؤدبانہ انداز میں کاچ کو سلام کیا تھا۔

"مجھے تو خود معلوم نہیں۔ چیف کی کال آئی اور اب ہم یہاں
ہیں۔ آؤ"...... کاچ نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ایک
سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہ ان کا خصوصی
کمرہ تھا جس کی چابی بھی ان کے پاس ہی رہتی تھی۔ وہاں دروازے پر
ایک باوردی مسلح دربان موجود تھا۔

"چیف آپ کے منتظر ہیں جناب"...... اس باوردی دربان نے
مؤدبانہ لہجے میں کاچ سے مخاطب ہو کر کہا تو کاچ نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جولین اور
اس کے پیچھے باقی تینوں مرد بھی اندر داخل ہو گئے۔ کمرے میں ایک
ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔
اس کے سر پر فلیٹ ہیٹ تھا۔

"آؤ بیٹھو کاچ"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے جو اس گروپ کا چیف
تھا بھاری آواز میں کہا تو وہ سب اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
چیف نے میز پر رکھے ہوئے ایک باکس کا بٹن پریس کر دیا تو
دروازے پر سیاہ رنگ کی دھات کی چادر سی گر گئی اور اس کے ساتھ
ہی کمرے کی چھت میں ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس بلب
کے جلنے کا مطلب تھا کہ اب یہ کمرہ مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہے۔ اب
اندر ہونے والی کوئی بات کسی بھی صورت میں باہر نہیں سنی جا
سکتی۔

"کاج جو مشن ہمارے سامنے ہے یہ مشن پوری دنیا کے یہودیو
اور خصوصی طور پر اسرائیل کا اہم ترین مشن ہے۔ میں تمہیں مخ
طور پر اس کا پس منظر بتا دیتا ہوں۔ یہودیوں نے ایک خفیہ
پالینڈ کے دارالحکومت کارسا میں بنایا ہوا ہے جس کا علم سوا
اسرائیل کے صدر اور چند خاص لوگوں کے اور کسی کو نہیں۔ ا
اڈے میں ایک سائنسی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ اس اڈے کا
نام جیوش سپیس پوائنٹ ہے۔ اسے جے ایس پی کہا جاتا ہے۔
ایس پی کے ذریعے خلا میں ایک خفیہ خلائی سٹیشن کام کر رہا ہے
سپیشل سپیس پروموٹر کہا جاتا ہے۔ گو حکومت ایکریمیا اور روسیاہ
اس کا علم ہے لیکن انہوں نے بھی اسے خفیہ رکھا ہوا ہے۔ ا
سپیشل سپیس پروموٹر کو کوڈ میں ڈبل ایس پی بھی کہا جاتا ہے۔ ا
پر جو مشینری موجود ہے اس کے ذریعے جے ایس پی کے سائنٹ
دانوں نے خلا میں موجود خوفناک خلائی تابکاری طوفان کو کنٹرا
کرنے اور مسلم ممالک کی ایٹمی لیبارٹریوں پر فائر کرنے کا پراس
تیار کر لیا ہے۔ چنانچہ انتہائی کامیابی سے مختلف مسلم ممالک کی ا
لیبارٹریوں پر انہیں فائر کیا جا چکا ہے۔ اس خلائی تابکاری طوفان
وجہ سے لیبارٹریاں ہمیشہ کے لئے جامد اور ناکارہ رہ جاتی ہیں ا
انہیں قدرتی سمجھا جاتا ہے کیونکہ کسی کے تصور میں بھی نہیں آ
کہ خلا میں موجود خلائی تابکاری طوفانوں کو کسی مصنوعی طریقے۔
کرہ ارض پر کسی جگہ فائر کیا جا سکتا ہے۔ پاکیشیا ایشیا کا ایک اسلا

ل ہے جو یہودی سلطنت کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔
رائیل نے پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹریوں کو تباہ کرنے کی ہزاروں
ششیں کیں لیکن آج تک ان کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو
لی۔ جے ایس پی کا اصل ٹارگٹ پاکیشیا کی اٹیمک لیبارٹری تھی
ان تجرباتی طور پر پہلے دیگر مسلم ممالک کی لیبارٹریوں کو ناکارہ کیا
یا۔ اس کے بعد خلائی تابکاری طوفان کو بڑی کامیابی سے پاکیشیا کی
یمک لیبارٹری پر فائر کر دیا گیا اور پوری یہودی دنیا میں اس پر بے
اہ جشن منایا گیا لیکن پاکیشیائی سائنس دانوں نے انتہائی حیرت
گیز کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس میں ایک سائنسی کمزوری
اش کر لی اور اس کا توڑ کر لیا جس پر اسرائیل کے صدر نے جے ایس
کے چیف سائنس دان ڈاکٹر ہمبرگ سے بات کی۔ ڈاکٹر ہمبرگ
اس کے معاون سائنس دانوں نے مزید تحقیق کر کے آخرکار ایک
ل پروف سیٹ اپ تیار کر لیا ہے جس کا توڑ پاکیشیا تو کیا دنیا کا
ئی سائنس دان نہ کر سکے گا۔ پراسس وہی ہے کہ خلا میں موجود
ائی تابکاری طوفان کو پاکیشیا کی اٹیمک لیبارٹری پر فائر کرنا ہے
ن اس کام میں بہرحال دو تین ہفتے مزید درکار تھے۔ ادھر پاکیشیا
یکرٹ سروس دنیا بھر کی انتہائی فعال اور تیز سیکرٹ سروس سمجھی
تی ہے۔ اس کا لیڈر ایک نوجوان علی عمران ہے جسے پوری دنیا میں
ب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ
ران کن اور ناقابل یقین کہانیاں وابستہ ہیں جو سب کی سب

درست ہیں۔ اس شخص کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ناممکن کو
ممکن بنا سکتا ہے۔ بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق م
ہوا کہ اس نے کسی بھی ذریعے سے یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ سم
قدرتی نہیں ہے بلکہ مصنوعی ہے اور یہ کام پالینڈ کے دارالحکو
کارسا میں ہو رہا ہے۔ اسے جے ایس پی کا بھی علم ہو گیا ہے اور
ایس پی کا بھی، لیکن اسرائیل کے صدر مطمئن تھے کہ یہ لوگ چ
کچھ بھی کیوں نہ کر لیں یہ جے ایس پی تک نہیں پہنچ سکتے۔
کارسا میں یہودیوں کی ایک تنظیم کو صرف ان کی نگرانی کا کام د
گیا۔ اس تنظیم کا چیف سمتھ تھا اور درمیانی رابطے کا کام ایک
لارڈ شمویل کرتا تھا جسے کوڈ میں ماسٹر کہا جاتا ہے۔ چنانچہ پا
سیکرٹ سروس کارسا پہنچ گئی۔ یہ گروپ ایک عورت اور پانچ مر
پر مشتمل ہے اس کے بعد اچانک اسرائیل کے صدر کو اطلاع م
اس گروپ نے ایک نیا خوفناک کھیل کھیلنے کا پروگرام بنایا۔
اس پروگرام کے مطابق کارسا میں ایکریمیا کا ایک سپیس سنٹر ہ
ہے جس کے تحت ایک خلائی شٹل ہر تین ماہ خلا میں بھیجی جاتی
اور اس سروس میں دو ایسے خلائی انجینئر جاتے ہیں جو خلا میں م
ایکریمیا سپیس پروموٹر کے ساتھ ساتھ ڈبل ایس پی کی مشینری
سروس اور دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔ اس عمران نے اس گروپ
انچارج ڈاکٹر ولسن کو گانٹھ لیا اور یہ طے کیا گیا کہ خلائی انجینئر
خلائی شٹل کے ذریعے ڈبل ایس پی جائیں تو اس کی وہ مشینری تا

لا دیں جس کے تحت خلائی تابکاری طوفان کو جے ایس پی کے ذریعے
پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری پر فائر کیا جاتا تھا لیکن یہ سازش پکڑی گئی اور
سرائیل کے صدر نے اس تنظیم کے چیف سمتھ کو دو روز دیئے کہ وہ
ں ایکریمی سپیس سنٹر کو ہی تباہ کر دیں۔ یہ اطلاع ایکریمیا تک بھی
لا گئی۔ ایکریمیا نے اسرائیلی صدر سے بات کی اور اسرائیلی صدر کو
بورا اس پلاننگ سے ہاتھ اٹھانے پڑے البتہ ایکریمیا نے یہ گارنٹی
ی کہ اس کے سنٹر سے جانے والی خلائی شٹل اس بار ڈبل ایس پی
ہیں جائے گی اور اس کے ساتھ ہی ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کو اس
ٹر کی حفاظت کا ٹاسک سونپ دیا گیا۔ اس دوران اسرائیل کے
در کو یہ اطلاع ملی کہ سمتھ کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا
ہے۔ اس کے بعد یہ اطلاع ملی کہ رابطے کا کام کرنے والے لارڈ
ویل عرف ماسٹر کو بھی اس کی رہائش گاہ پر اس کے ملازمین سمیت
اک کر دیا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ غائب ہو گیا
ہے۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کو کارسا
ے پچاس ناٹ دور ایک چھوٹے سے ویران ٹاپو پر چیک کیا گیا ہے۔
س ٹاپو پر خفیہ سٹورز بنے ہوئے ہیں۔ جے ایس پی کو جانے والی
بلائی ان خفیہ سٹورز میں پہنچائی جاتی ہے جہاں سے انتہائی خفیہ طور
جے ایس پی کے ماہرین اسے حاصل کر لیتے ہیں۔ وہاں ایسی خفیہ
شینری موجود ہے جس کے ذریعے جے ایس پی میں اس ٹاپو اور ان
ورز کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے۔ چنانچہ اسی نگرانی کے ذریعے یہ

بات سامنے آئی کہ ایک عورت اور پانچ مردوں کا گروپ اس ٹا
پہنچا اور انہوں نے ان سٹورز کو جو اس وقت خالی تھے چیک کیا۔
کی اطلاع جے ایس پی کی طرف سے براہ راست اسرائیل کے صد
دی گئی تو اسرائیل کے صدر انتہائی پریشان ہو گئے کیونکہ ان لوگ
کا اس ٹاپو تک پہنچ جانے کا مطلب تھا کہ وہ جے ایس پی تک بھی
سکتے ہیں اور جے ایس پی کو اگر تباہ کر دیا گیا تو عظیم یہودی سلطنت
جو خواب پوری دنیا کے یہودی دیکھ رہے ہیں اور جس کے قیا
وقت اب قریب آتا جا رہا ہے وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔چ
اسرائیل کے صدر نے بہت سوچ سمجھ کر مجھے کال کیا اور یہ حک
ہے کہ سپر گروپ کو اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر فو
طور پر بھیجا جائے تاکہ اس سروس کو جے ایس پی تک پہنچنے سے
ختم کیا جا سکے جس پر میں نے انہیں کہا کہ جب تک ہمیں اس
ایس پی کے محل وقوع کا علم نہ ہو گا ہم ان کا مقابلہ کیسے کر
گے۔ہم تو انہیں کارسا میں تلاش کرتے رہ جائیں گے اور وہ جے
پی پہنچ کر اپنا مشن مکمل کر لیں گے تو اسرائیل کے صدر نے خص
طور پر ہمیں یہ ٹاسک دیا ہے کہ ہم کارسا جانے کی بجائے براہ را
جے ایس پی پہنچ کر اس کی سیکورٹی کو سنبھال لیں۔ اگر پا
سیکرٹ سروس کسی بھی طرح وہاں پہنچ جائے تو اس کا خاتمہ
جائے اور اگر وہ وہاں نہ پہنچ سکیں تو پھر وہ جو چاہے کرتے
اسرائیل کو اس سے مطلب نہیں ہو گا۔انہوں نے بتایا کہ جے

دراصل سمندر کی تہہ میں ایک خصوصی لیبارٹری ہے جو باقاعدہ
کت کرتی ہے۔یوں سمجھو کہ یہ ایک بہت بڑی آبدوز ہے جسے
کت میں بھی لایا جا سکتا ہے۔اس کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید
ی آلات اس میں نصب کئے گئے ہیں اور سمندر کے اندر سے ہی
نس دان ڈبل ایس پی سے رابطہ کر کے اس کے ذریعے
روائیاں کرتے ہیں۔چنانچہ اب تم نے جے ایس پی کی سیکورٹی
النی ہے۔یہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تمہیں کارسا پہنچایا
ے گا جہاں سے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے تمہیں سمندر
یں کسی جگہ اتارا جائے گا اور پھر وہاں سے تمہیں جے ایس پی پہنچایا
ے گا۔یہ تین کارڈ ہیں ان میں ایک کارڈ سرخ رنگ کا ہے، ایک
رنگ کا اور ایک سفید رنگ کا۔جب تم ہیلی کاپٹر پر بیٹھو گے تو
فید رنگ کا کارڈ اس کے پائلٹ کے حوالے کر دو گے اس کے
وہ ہیلی کاپٹر تمہیں جہاں پہنچائے گا وہاں تم سے جو بھی رابطہ
ے گا تم اسے سیاہ رنگ کا کارڈ دو گے اور جب تم جے ایس پی میں
ہو جاؤ گے تو یہ سرخ رنگ کا کارڈ تم ڈاکٹر ہمبرگ کو دو گے۔
کے بعد اس جے ایس پی کی حفاظت تمہارے ذمے ہو گی"۔
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"لیکن چیف ہم وہاں کب تک رہیں گے"...... کاچ نے کہا۔
"اس وقت تک جب تک جے ایس پی پاکیشیا کی اٹیمک
ری پر خلائی تابکاری طوفان کو فائر نہیں کر دیتی۔جب یہ کام ہو

جائے گا پھر تم واپس آجاؤ گے اور اس کام میں دو ہفتے بھی لگ
ہیں اور تین بھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کام ایک ہفتے میں
جائے۔ اس وقت تک جے ایس پی کی حفاظت تمہارے ذمے ہ
تمہارے کام میں کوئی مداخلت نہ ہو گی لیکن تم ڈاکٹر ہمبرگ کو
ساتھ رپورٹ کرتے رہو گے۔ وہاں حفاظت کے ہر قسم کے
اور آلات موجود ہیں۔ اول تو یہ گروپ وہاں داخل ہی نہیں ہ
اگر بفرض محال داخل ہو جائے یا جے ایس پی کے قریب پہنچ جا
پھر اس کو ہلاک کرنا تمہاری ڈیوٹی ہو گی اور بظاہر یہ کام تمہ
آسان نظر آتا ہے اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ سروس حد درجہ خط
سروس ہے اور اسرائیل کے صدر کا کہنا ہے کہ وہ ہر صورت
ایس پی کو تباہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان لوگوں
تک اس جیسے ہزاروں مشن مکمل کئے ہیں۔ پوری دنیا کی
ایسی لیبارٹریاں یہ لوگ تباہ کر چکے ہیں جن کی تباہی کے
کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس میں یہودیوں کی لیبارٹر
شامل ہیں اور سپرپاورز کی بھی اور اسرائیل کی بھی"...... چ
کہا۔

"ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات"...... کاچ نے پو

"بس یہی تفصیلات ہیں کہ یہ گروپ ایک عورت
مردوں پر مشتمل ہے۔ ان کا لیڈر علی عمران ہے جو اپنے آپ
آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے۔ بظاہر انتہائی معصوم، مسخرہ سا

ہ لیکن حقیقتاً وہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ مارشل آرٹ،
لانہ بازی، ذہانت اور کارکردگی میں اس کی ٹکر کا کوئی ایجنٹ اگر
یا میں موجود ہے تو وہ بھی مسلمان ہے جس کا نام کرنل فریدی
ہ"۔ چیف نے کہا۔

ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں اور اسرائیل کے صدر صاحب کو
ں تسلی دے دیں کہ سپر گروپ کا مقابلہ یہ عمران اور کرنل فریدی
ون بھی کر لیں تو نہیں کر سکتے۔ آپ صرف ایک کام کریں کہ
ب جے ایس پی اپنا مشن مکمل کر لے اور یہ لوگ اگر اس دوران
ں تک نہ پہنچ سکیں تو پھر ہمیں خصوصی اجازت دیں کہ ہم ان کے
ئے کا مشن مکمل کریں تاکہ ہمیشہ کے لئے ان سے یہودیوں کی
ں چھوٹ جائے"...... کاچ نے کہا۔

یہ بعد کی بات ہے پہلا کام جے ایس پی کی حفاظت ہے"۔ چیف
، کہا اور کاچ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں منفرد۔ انوکھا اور دلچسپ ناول

جناتی دنیا

سپیشل نم

مصنف ___ مظہر کلیم ایم اے

جناتی دنیا ___ کرۂ ارض پر موجود جنات کی دنیا ___ جو ا
کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔

جناتی دنیا ___ ایک ایسی دنیا ___ جو انسانوں کی دنیا
مختلف ہوتی ہے ___ پُراسرار ___ لیکن حقیقی د

جناتی دنیا ___ ایک ایسی دنیا ___ جس میں عمران کو داخل
اور جب وہ اس انوکھی دنیا میں داخل ہوا تو ___
انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی انوکھے واقعات۔

جناتی دنیا ___ جس میں جنات کے ہزاروں قبیلے رہتے تھے ا
قبیلوں میں مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی۔

سردار اخناش ___ پاکیشیا میں رہنے والے مسلمان جناتی قب
جس نے اپنے قبیلے کو بچانے کے لئے عمران کی
حاصل کیں ___ کیوں اور کیسے ___؟

سردار کنیٹلا ___ ایسے جناتی قبیلے کا سربراہ ___ جو شیطا

پیروکار تھا اور وہ مسلمان جناتی قبیلے کو فنا کرنا ___ یا ___ غیر مسلم
بنانا چاہتا تھا۔

ن ___ زندگی میں پہلی بار جس کا جناتی مخلوق سے واسطہ پڑا۔
انتہائی حیرت انگیز۔ انوکھے اور دلچسپ واقعات سے پُر۔

___ شیطان کے پیروکار جنات اور عمران اور اس کے ساتھیوں
ے درمیان ہونے والی ایک انتہائی حیرت انگیز۔ خوفناک اور
انوکھے انداز کی جدوجہد ___ ایک ایسی جدوجہد ___ جس کا
ہر لمحہ پُراسرار ___ خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا ___ قطعی مختلف
انداز کی نئی اور پُراسرار کہانی۔

• انوکھا۔ دلچسپ اور تحیر خیز ناول ___ ایک ایسا
ناول جس میں قارئین پہلی بار ایک پوشیدہ اور
حیرت انگیز حقیقی دنیا سے روشناس ہوں گے۔

ایسی حقیقی دنیا کی کہانی جو اسرار کے دھندلکوں میں پوشیدہ رہتی ہے
جسے صرف مظہر کلیم کا قلم ہی صفحہ قرطاس پر ابھار سکتا ہے۔

سف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
جے ایس پی
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "جے ایس پی" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد اس حصے میں اپنے پورے عروج پر پہنچ رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ضرور پڑھ لیں کیونکہ آپ کے خطوط بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی صورت بھی کم نہیں ہوتے۔

راولپنڈی سے محترمہ شمائلہ یاسمین لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناول انتہائی دلچسپ، منفرد اور معلوماتی ہوتے ہیں اس لئے مجھے بے حد پسند یں البتہ ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ کے ناولوں ے کردار ملک و قوم کے لئے بے حد جان لیوا جدوجہد کرتے ہیں اور ان کی ذہانت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ پاکیشیا کے خلاف سازش تے ہوئے بڑے بڑے ممالک اور مجرم تنظیمیں ہر وقت خوف سے انپتی رہتی ہیں لیکن کیا حقیقت میں بھی ایسا ہے۔ کیا ہمارے ملک یں کوئی عمران پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیا آپ جو اس قدر ذہین ہیں کیا اپ خود عمران کا رول ادا نہیں کر سکتے"۔

محترمہ شمائلہ یاسمین صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا

بے حد شکریہ۔ اپنے ملک و قوم کے لئے آپ نے جس جذبے کا اظ
اپنے خط میں کیا ہے وہ آپ کی ملک و قوم سے محبت اور خلوص کا آئ
دار ہے۔ میری خواہش ہے کہ ہمارے ملک کا ہر نوجوان عمران
اس کے ساتھیوں کا روپ دھار لے۔ وہی خلوص، جذبہ، ہمہ
حوصلہ اور پاکیزہ کردار جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاصہ ہے
ملک کے ہر نوجوان میں پیدا ہو جائے لیکن ظاہر ہے اس کے
مسلسل کام اور تربیت کی ضرورت ہے اور یہی میرا مقصد بھی
اور اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ میرے ناول اس عظیم کام کو
حد تک آگے بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ کیا یہ
عمران کے کام سے کم ہے۔ امید ہے آپ خود ہی فیصلہ کر کے
دوبارہ خط لکھیں گی۔

شبہ سلطان پور وہاڑی سے ناصر شاہین لکھتے ہیں۔ "آپ
فورسٹارز کا سلسلہ جیسے جیسے آگے بڑھتا جا رہا ہے بے شمار حقیقتیں
پر واضح ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ "مکروہ جرم" ناول میں آپ نے
موضوع پر قلم اٹھایا ہے اس نے واقعی ہم سب کو چونکا دیا ہے
ہمیں پہلی بار احساس ہوا ہے کہ ہمارے معاشرے میں لوگ دول
کی خاطر کس طرح سادہ لوح عوام کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں
آج کل فرقہ وارانہ دہشت گردی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ مجھے ا
ہے کہ آپ اس سلسلے میں بھی ضرور ناول لکھیں گے تاکہ ان دہش
گردوں کے مکروہ چہروں پر سے پردہ ہٹ سکے"۔

محترم ناصر شاہین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
حد شکریہ۔ فورسٹارز سلسلہ لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ معاشرے
میں ہونے والی سماجی برائیوں کا پردہ چاک کیا جا سکے اور عوام کو ان
چہروں سے روشناس کرایا جا سکے جو اپنے چہروں پر نقاب ڈالے ہوئے
ہیں لیکن در حقیقت وہ معاشرے کے مکروہ ترین چہرے ہیں۔ فرقہ
وارانہ دہشت گردی بھی ایسے ہی مکروہ چہروں کا کام ہے۔ انشاء اللہ
جلد ہی ان کے چہروں سے نقاب اٹھ جائیں گے اور حقیقت سب کے
سامنے آ جائے گی۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

واربرٹن سے رانا بشارت علی ساجد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول
بے حد پسند ہیں۔ اس قدر پسند کہ ہر ناول تقریباً تین بار پڑھ چکا ہوں
اور آپ کا انداز تحریر بھی ایسا ہے کہ ہر بار پڑھنے سے نیا لطف آتا
ہے۔ آپ سے ایک فرمائش ہے کہ آپ سوپر فیاض کے کارناموں پر
مشتمل ایک ضخیم ناول ضرور لکھیں تاکہ سوپر فیاض کی صلاحیتیں
صحیح معنوں میں سامنے آ سکیں"۔

محترم رانا بشارت علی ساجد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند
کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی فرمائش بے حد دلچسپ ہے۔ سوپر
فیاض کی جو بھی صلاحیتیں ہیں وہ واقعی سامنے آنی چاہئیں۔ آپ کی
فرمائش انشاء اللہ جلد ہی پوری ہو جائے گی لیکن سوپر فیاض کی کیسی
صلاحیتیں سامنے آتی ہیں اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ امید
ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

مظفر گڑھ سے سید جمیل احمد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے
پسند ہیں کیونکہ یہ پڑھنے والوں کو سچائی پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں
انسان لاشعوری طور پر ان سے متاثر ہو کر اپنے کردار میں مو
خامیوں پر قابو پا کر سچائی کے راستے پر چل نکلتا ہے۔ آپ واقعی ل
ناولوں سے انتہائی مؤثر اصلاح کا کام سرانجام دے رہے ہیں ال
ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ عمران کی ذہانت میں تو اماں بی
بھاری جوتیوں اور اس کے باورچی آغا سلیمان پاشا کا ہاتھ ہے آپ
ذہانت کا کیا راز ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم جمیل احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
شکریہ۔ میری تو ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میں اپنے ناولوں ک
صرف قارئین کی ذہنی تفریح تک محدود نہ رکھوں بلکہ ساتھ ساتھ
انہیں سچائی کی عظمتوں سے بھی روشناس کراتا رہوں۔ مجھے خوشی ہے
کہ میرا مقصد بخوبی پورا ہو رہا ہے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق
ہے تو عمران کی ذہانت بقول آپ کے صرف دو شخصیات پر منحصر ہے
جبکہ مجھے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے اپنے لاکھوں قارئین کی ذہانت
کے معیار پر پورا اترنا پڑتا ہے۔ اب باقی بات آپ بہرحال خود ہی سمجھ
سکتے ہیں امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص، مظہر کلیم ایم اے

عمران ایک نقشہ سامنے رکھے ہوئے اس پر جھکا ہوا تھا۔ اس کے
باقی ساتھی اس کے پاس موجود تھے۔ وہ سب کارساکی ایک پرائیویٹ
رہائش گاہ پر موجود تھے۔ اس پرائیویٹ رہائش گاہ کا بندوبست عمران
کے کہنے پر بروس نے خصوصی طور پر کیا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں
سمیت ٹاپو کا دورہ کر آیا تھا اور انہوں نے وہاں خفیہ سٹورز بھی تلاش
کر لئے تھے لیکن عمران باوجود کوشش کے نہ ہی ان سٹورز سے کوئی
خفیہ راستہ تلاش کر سکا تھا اور نہ ہی اسے یہ معلوم ہو سکا تھا کہ
یہاں سے سپلائی کہاں جاتی ہے البتہ عمران نے اس سٹور میں نصب
ایسی مشینری چیک کر لی تھی جس سے باقاعدہ نگرانی کی جا سکتی تھی
اور اس مشینری میں ایک چھوٹا سا ڈبہ وہ اٹھا کر اپنے ساتھ لے آیا
تھا۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کر لئے تھے
بلکہ اس کے ساتھ ہی لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔ عمران نے اس

ڈبے کو کھول کر اس میں موجود انتہائی پیچیدہ مشینری کو چیک کیا
اور اس کے بعد وہ اس نقشے پر مسلسل جھکا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ
میں سرخ رنگ کا بال پوائنٹ تھا اور اس سرخ رنگ کے
پوائنٹ سے وہ مسلسل اس نقشے پر لکیریں ڈالنے میں مصروف تھا
ساتھ ہی ایک خالی پیڈ بھی موجود تھا جس پر وہ ہندسے لکھ کر کچھ
سا حساب کرتا رہتا اور پھر نقشے پر لکیریں ڈالنے میں مصروف ہو جا
چونکہ وہ پورے انہماک سے اس کام میں لگا ہوا تھا اس لئے
ساتھی خاموش بیٹھے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہے تھے۔ کافی
بعد عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے چہرے
مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"تمہاری مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ تم اپنے مقصد میں کامیا
ہو گئے ہو"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں الٹا آدمی ہوں۔ میرے چہرے پر مسکراہٹ اس وقت
ہے جب میں اپنے مقصد میں ناکام رہتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ
تمہیں ہر وقت ہنستا کھیلتا نظر آتا ہوں جبکہ تنویر کو دیکھو یوں لگتا
جیسے پوری دنیا کی فکر اسے کھائے چلی جا رہی ہے"...... عمران
کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے دنیا کی فکر کیوں کھائے گی۔ میں تو اس لئے خاموش
ہوں کہ تم جیسے غیر سنجیدہ آدمی سے بات کرنا ہی حماقت ہے"۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"اب تم نخرے مت کرو اور سیدھی طرح بتاؤ کہ اس سارے
ساب کتاب سے کیا معلوم ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے اس آلے کی مدد سے کوشش کی ہے کہ اس جے ایس
ا کا محل وقوع تلاش کر سکوں کیونکہ یہ آلہ نگرانی کے لئے استعمال
تا ہے اور اس میں جدید ترین ٹرانسم ریز استعمال ہوتی ہیں اور
نسم ریز کی قوت اور طاقت مخصوص فاصلے کی رہین منت ہوتی ہے
یہ ریز ایک مخصوص سمت میں سفر کرتی ہیں اس لئے میرا خیال تھا
اس آلے میں موجود ان ریز کی قوت کی مدد سے فاصلہ اور اس کی
ت کا تعین کر کے جے ایس پی تک پہنچ جاؤں گا لیکن سارے
اب کتاب کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ
یں کہا۔

"کیوں نتیجہ نہیں نکلا"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

اس لئے کہ اس سارے حساب کتاب سے نقشے میں جو جگہ
ں ہوئی ہے یہ وہی علاقہ ہے جہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں"۔ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ تو رہائشی کالونی ہے۔ یہاں وہ جے ایس پی کیسے ہو سکتی
...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو میرے چہرے پر تمہیں مسکراہٹ نظر آئی تھی کہ میں
ہو گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا

لیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے
میں کہا۔

"بروس بول رہا ہوں پرنس"...... دوسری طرف سے برو
آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمرا
چونک کر پوچھا کیونکہ بروس کی یہ کال اس کے لئے قطعی غیر
تھی۔

"ایک بات کا پتہ چلا ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ ا
کوئی نتیجہ نکال لیں۔ ماسٹر کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ
خفیہ ہیڈ کوارٹر ڈیوڈ کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ سو بارہ میں تھا"۔
نے کہا۔

"ڈیوڈ کالونی۔ تمہارا مطلب ہے یہ کالونی جس میں ہم
ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں ویسے اس اطلاع پر میں نے اپنے طور پر اس کوٹھی کو
کرایا ہے لیکن یہ کوٹھی خالی کی جا چکی ہے۔ اب وہاں کچھ بھی
ہے"...... بروس نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے جب ماسٹر ہی نہیں رہا تو اس کا ہیڈ کوارٹر کیا کر
وہ لوگ کسی اور جگہ شفٹ ہو گئے ہوں گے"...... عمران
بناتے ہوئے کہا۔

ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ بہرحال میں کوشش کر رہا ہوں کہ
ے شفٹ ہونے والوں کا سراغ لگا سکوں کیونکہ آپ نے بتایا
ماسٹر سے آپ کو مطلوبہ ٹارگٹ کے بارے میں اہم معلومات
تھا اس لئے میں نے سوچا کہ اس کے اس ہیڈ کوارٹر میں مزید
مات کے سلسلے میں کوئی فائل موجود ہو"...... بروس نے کہا۔

ویری گڈ۔ تم نے واقعی ذہانت استعمال کی ہے۔ ٹھیک ہے
تلاش کرو"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

شکریہ۔ آپ کی یہ تعریف میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں
دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران
مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ اگر اس جے ایس پی کی
ہی نہ ہو سکی تو پھر یہ مشن کیسے مکمل ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

اس جے ایس پی کی تلاش میرے لئے واقعی لاینحل مسئلہ بن گئی
عمران نے کہا۔

بتاتا ہوں کہ اس جے ایس پی کو کیسے ٹریس کیا جا سکتا
...... اچانک تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب چونک کر اور
بھرے انداز میں تنویر کی طرف دیکھنے لگے۔

یہ ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

اس نے ابھی جس کوٹھی نمبر آٹھ سو بارہ ڈیوڈ کالونی کے
بتایا ہے وہاں سے"...... تنويز نے کہا تو عمران بے اختیار

چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارے ذہن کو کچھ ہو تو نہیں گیا"......
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ تنویر جواب نہیں تمہاری ذہانت کا ویری گڈ
تم نے ٹھیک نشاندہی کی ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے
تحسین آمیز لہجے میں کہا تو اس بار جولیا سمیت باقی ساتھی بھی
کی طرف حیرت بھرے انداز میں دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ تم طنزیہ کہہ رہے ہو یا"...... جولیا نے
ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو"...... تنویر نے غصے سے
ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں تنویر۔ میں تمہارا مذاق نہیں اڑا رہا۔ میں
خلوص سے تمہاری ذہانت کو خراج تحسین پیش کر ر
حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تم نے سوچا ہے یہ بات مجھے پہلے
لینی چاہئے تھی۔ اگر میرے اس حساب کتاب سے نشا
کالونی کی ہو رہی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جے ای
کالونی میں ہو گا بلکہ اس کا واقعی یہی مطلب ہے کہ اس
کوئی ایسی جگہ ہو سکتی ہے کہ جہاں سے یہ ریز جے ایس پی
ہوں اور پھر یہاں سے اس ٹاپو پر موجود اس آلے تک پہنچ
اور بروس کی اس کال نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے۔ ما

میانی رابطے کا تھا۔ گو یہ دوسری بات ہے کہ ماسٹر کو بھی اصل
آلات کا علم نہ ہو لیکن اس کے ہیڈ کوارٹر کا یہ مطلب ہے کہ اس
ٹھی نمبر آٹھ سو بارہ کے نیچے خفیہ تہہ خانے ہوں گے جہاں ایسی
ادکار مشینری نصب ہو گی جو ان ریز کو جے ایس پی سے وصول کر
ے اس ٹاپو تک پہنچا رہی ہوں گی اس طرح جے ایس پی کے سائنس
نوں نے دراصل ان آلات کی کمزوری کو کہ اس میں موجود ریز کی
ے فاصلے اور سمت کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ بڑی خوبی سے چھپایا
"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے
نیار کھل اٹھا جبکہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی تنویر کے لئے
سین کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن بروس کے مطابق تو کوٹھی خالی کی جا چکی ہے اگر وہاں
ی مشینری نصب ہوتی تو اسے خالی تو نہیں کیا جا سکتا"...... جولیا
کہا۔

"یہی تو ہمیں چکر دیا گیا ہے یا پھر اس بات کو ماسٹر اور اس کے
یوں سے بھی خفیہ رکھا گیا ہو گا۔ انہیں خود بھی نہیں معلوم ہو گا
اس کوٹھی کے نیچے یہ مشینری نصب ہے اور پھر عام سا ہیڈ کوارٹر
کا جسے انہوں نے خالی کر دیا ہو گا یا پھر وہ ہمیں ڈاج دینا چاہتے
ں گے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ اس کوٹھی میں ایسی مشینری
د ہے جس سے ریز جے ایس پی سے وصول کر کے انہیں ٹاپو تک
یا جاتا ہے اس لئے میرے حساب میں یہ کالونی آئی اور میں نے

بھی ہتھیار ڈال دیئے۔ ویری گڈ تنویر۔ رئیلی ویری گڈ"۔ عمرا
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" تنویر نے واقعی انتہائی حیرت انگیز ذہانت کا مظاہ
ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" تنویر اب تک جسمانی ڈائریکٹ ایکشن سے کام لیتا رہا۔
پہلی بار اس نے ذہنی ڈائریکٹ ایکشن سے کام لیا ہے"......
نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑ
بعد وہ کوٹھی نمبر آٹھ سو بارہ میں پہنچ چکے تھے۔ کوٹھی واقعی خا
لیکن عمران نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے بہرحال نیچے موج
خانے کو ٹریس کر لیا۔ کوٹھی کے چند کمروں کی مخصوص بناو
کر رہی تھی کہ اس کے نیچے وسیع تہہ خانہ موجود ہے لیکن
کوشش کے جب تہہ خانے کا کوئی دروازہ ٹریس نہ ہو سکا تو
نے کوٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے ایک
چپٹا باکس نکال کر اس نے اسے کھولا اور اس میں سے ایک ا
کی سنہری رنگ کی پٹی نکال کر اس نے باکس بند کیا اور اسے
اسی جیب میں رکھ لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک دیوار کے د
اس کی جڑ میں یہ پٹی رکھی اور اس کا کونہ موڑ کر وہ تیزی سے
چلا گیا۔ باقی ساتھی پہلے ہی کافی پیچھے ہٹ گئے تھے۔ چند لمحوں بع
دھماکہ ہوا اور کمرے میں گرد و غبار بھر گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب

غبار چھٹا تو دیوار کا کافی بڑا حصہ درمیان سے غائب ہو چکا تھا اور
دوسری طرف ملبے کا ایک چھوٹا سا ڈھیر پڑا نظر آ رہا تھا۔ عمران تیزی
سے آگے بڑھا اور پھر دیوار میں بن جانے والے خلا میں سے گزر کر
جب وہ دوسری جانب پہنچا تو اس کی آنکھیں واقعی حیرت سے پھٹ
سی گئیں کیونکہ اس بڑے سے تہہ خانے کی دو دیواروں کے ساتھ
واقعی جگہ جگہ مشینری نصب تھی جو اوپر سے مکمل طور پر کورڈ تھی۔ یہ
مشینری تقریباً ہر سائز میں تھی۔

"اوہ۔ یہاں تو واقعی مشینری موجود ہے"...... باقی ساتھیوں نے
عمران کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تنویر کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ ویسے یہ سب
کار قسم کی مشینری ہے اور اس تہہ خانے کو بالکل بلاکڈ کر دیا گیا
ہے اس لئے اوپر موجود ماسٹر کے آدمیوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا تھا
نہ وہ کبھی اس طرح یہ کوٹھی چھوڑ کر نہ جاتے"...... عمران نے کہا
آگے بڑھ کر اس نے دیوار میں نصب ایک مستطیل شکل کے
ے کو اوپر نیچے سے غور سے دیکھنا شروع کر دیا لیکن اسے چاروں
ف سے کسی عجیب سی دھات سے بند کر دیا گیا تھا۔ اس میں
ولی سا سوراخ بھی نہ تھا۔ عمران نے دوسری مشینری کو چیک کرنا
ع کر دیا لیکن سب مشینری اسی طرح کسی نامعلوم دھات سے
ل طور پر کورڈ تھی اس لئے اس مشینری کی اصل ماہیت کا علم ہی
پا رہا تھا۔

"ہم مار کر اس سب مشینری کو اڑا دو"...... تنویر نے کہا۔
"نہیں۔ پھر ہم اس جے ایس پی کا سراغ کیسے لگائیں گے"
عمران نے کہا۔
"عمران صاحب یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس مشینری کی مدد سے
اس سپیس پروموٹر کو کنٹرول کیا جاتا ہو اس لئے اس کی تباہی سے
بھی تو ہمارا مشن کسی حد تک کامیاب ہو سکتا ہے"...... کیپٹن
شکیل نے کہا۔
"نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس قسم کی مشینری ہوتی ہے۔
مشینوں میں کوئی بھی اس خصوصی ساخت کی نہیں ہے"۔ عمران
نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"عمران صاحب اس مشینری کو چلانے کے لئے بہرحال توانائی کا
سلسلہ تو کہیں نہ کہیں سے ضرور ہوتا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ ان کے اندر اٹیمک بیٹریاں موجود ہوں
بہرحال اب ان میں سے کسی ایک کو دیوار سے نکالنا پڑے گا"
عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے
چپٹا سا باکس نکالا اور اس میں موجود کافی ساری سنہری پتیوں میں
ایک چھوٹی سی پتی نکال کر اس نے باکس بند کر کے جیب میں
اور پھر پتی کی عقبی سمت پر لگا ہوا اسٹکر اتار کر اس نے پتی اس با
نما مشین کے ساتھ دیوار پر چپکا دیا۔ اس کے بعد اس نے اس کا
کونہ مخصوص انداز میں موڑا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ چند ل

ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور کمرے میں ہلکا سا گرد و غبار سا نظر آیا
جلد ہی بیٹھ گیا۔ البتہ وہ ڈبہ دیوار سے نکل کر نیچے گر گیا تھا۔
ن نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا۔
"آؤ چلیں اب اسے وہیں جا کر کھول کر چیک کرنا پڑے گا"۔
ن نے کہا۔
"اس دوسری مشینری کا کیا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔
"اس کو پہلے چیک کر لیں اگر یہ سمجھ میں آگیا تو پھر اس دوسری
بارے میں بھی اندازہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب
اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک کمرے میں کاچ اپنے گروپ کے ساتھ موجود تھا۔ وہ اس وقت سمندر کے نیچے بنے ہوئے سائنسی اڈے جے ایس پی میں موجود تھے۔ انہیں پہلے مخصوص جیٹ طیارے سے پالینڈ کے دارالحکومت کارسا پہنچایا گیا وہاں سے انہیں ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے سمندر کے اندر ایک چھوٹے سے ٹاپو پر پہنچایا گیا اور پھر اس ٹاپو سے انہیں ایک آبدوز میں پہنچایا گیا اور آبدوز سمندر میں کافی طویل فاصلہ طے کر کے اس جے ایس پی میں پہنچی تھی۔ یہاں پہنچ کر سب سے پہلے ان کی ملاقات ڈاکٹر ہمبرگ سے ہوئی اور پھر ڈاکٹر ہمبرگ نے یہاں کے سکیورٹی انچارج کرنل بروک سے انہیں ملوا دیا۔ کرنل بروک نے انہیں پورے جے ایس پی کا چکر لگوایا اور یہاں کی سکیورٹی انتظامات کی تمام تفصیل بھی انہیں بتائی اور اب وہ سب اس کمرے میں اکٹھے بیٹھے ہوئے شراب پینے میں مصروف تھے۔

ں ہمیں خواہ مخواہ بھجوایا گیا ہے باس۔یہاں بھلا کون داخل ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ ہم وہاں کارسا میں ہی کام جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ٹھیک کہہ رہی ہو جولین۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ اس جے کے حفاظتی انتظامات ہر لحاظ سے فول پروف ہیں اور دوسری کہ اسے ٹریس کرنا ہی ناممکن ہے اور اس میں داخل ہونا تو ممکن ہے۔یہاں ہم سوائے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کے کچھ بھی نہیں کر سکتے"...... کاچ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

را خیال ہے کہ اسرائیل کے صدر صاحب پر اس عمران اور سیکرٹ سروس کی دہشت کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پڑ گئی ر وہ انسان ہی ہوں گے اب جن بھوت تو ہونے سے رہے کہ پہنچ جائیں"...... مارکر نے کہا۔

ں۔ کچھ ایسا ہی محسوس ہوتا ہے"...... آرتھر نے کہا لیکن اسی وازہ کھلا اور ڈاکٹر ہمبرگ اندر داخل ہوا تو کاچ سمیت سب ے ہوئے۔

یٹھو پلیز۔ تکلفات کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی ابھی ایک ایسا ہوا ہے جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ ت کر لی جائے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک کرسی پر بیٹھتے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو کاچ سمیت سب کے چہروں پر کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ سب ہی دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے

تھے۔

"کون سا واقعہ جناب"..... کاچ نے تشویش بھرے
کہا۔

"کارسا کی ایک کالونی ہے ڈیوڈ کالونی اس میں ایک ا
آٹھ سو بارہ ہے۔ وہاں ہم نے ایک تہہ خانے میں ایسی
نصب کی ہوئی ہے جس کے ذریعے ہم جے ایس پی کی موا
سٹور ٹاپو پر موجود چیکنگ مشینری کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ
اس لئے کیا گیا ہے کہ اس جدید ترین چیکنگ مشینری میں
خصوصی ساخت کی ریز استعمال کی جاتی ہے لیکن ان ریز میں
ہے کہ ان سے سمت اور فاصلے کا تعین کوئی بھی ذہین سائنس
آسانی سے لگا لیتا ہے اس لئے اس خامی پر قابو پانے کے لئے
اس کوٹھی کے تہہ خانے میں مشینری نصب کی ہوئی ہے
مشینری کو مکمل طور پر کورڈ کر دیا گیا ہے اور اس تہہ خانے
بند کر دیا گیا ہے۔ اس کوٹھی کے اوپر لارڈ شمویل جو وہاں ماسٹر
- کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے لیکن نہ ہی ماسٹر کو اس تہہ خانے
مشینری کے بارے میں علم ہے اور نہ ہی اس کے آدمیوں کو۔
ہمیں اس بارے میں علم ہے پھر ہمیں اطلاع ملی کہ ان پاکیشیا
ایجنٹوں نے ماسٹر کو ہلاک کر دیا ہے لیکن ہم مطمئن تھے کہ اس
ہمیں براہ راست کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ابھی ابھی ایک ایسا وا
سامنے آیا ہے کہ جس نے مجھے انتہائی تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔

ائی ایجنٹوں کو چیک کیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی وہاں موجود
نگ آئی غائب ہو گئی۔ ہم سمجھ گئے کہ یہ اسے ساتھ لے گئے
، لیکن ہم مطمئن تھے کہ اس سے وہ کچھ حاصل نہ کر سکیں
۔ اگر انہوں نے کسی سائنس دان کی بھی مدد حاصل کی تب
رہی کارسا کی ہی ہو گی لیکن اب اچانک کنٹرول روم سے مجھے
ا کہ ٹاپو پر موجود تمام چیکنگ مشینری کو کنٹرول کرنے والی
ے ہو گئی ہے۔ میں بے حد حیران ہوا کیونکہ یہ تو ناممکن تھا
۔ خانہ بلاکڈ ہے اور پھر وہ مشینری بھی کورڈ ہے اور کسی کو
بارے میں معلوم نہیں۔ پھر میں نے وہاں کے خصوصی فون
ں کیا لیکن وہاں سے کوئی کال ہی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ اس پر
کارسا میں ایک بہت ہی اہم آدمی کو کال کر کے اسے کہا کہ
ٹھی میں جا کر خود چیکنگ کرے اور مجھے اطلاع دے۔ ابھی
ل آئی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے
مانے کی ایک دیوار کو کسی بم سے اڑا دیا گیا ہے اور اندر
ینری ویسے تو موجود ہے البتہ ایک دیوار کا درمیانی حصہ بم
ا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے یہاں کوئی مشینری دیوار میں
ں جسے دیوار کو بم سے اڑا کر علیحدہ کیا گیا ہے۔ اس سے میں
لہ یہ وہی چیکنگ مشینری کی کنٹرولنگ مشینری ہے وہ ایک
صورت میں دیوار پر نصب تھی اور یقیناً یہ انہی پاکیشیائی
کا ہی کام ہو گا لیکن اس رپورٹ کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ وہ

لوگ سائنسی طور پر ہمارے تصور سے زیادہ آگے ہیں۔ انہوں
ٹاپو سے چیکنگ آئی کو لے جا کر اس پر سائنسی کام کیا اور اس
انہوں نے حیرت انگیز طور پر اس کوٹھی کو ٹریس کر لیا اور نہ
کوٹھی کو ٹریس کر لیا بلکہ اس کا تہہ خانہ بھی ڈھونڈ نکالا اور پھر
توڑ کر اس میں سے وہی مشینری نکال کر لے گئے جس کا تعلق
چیکنگ آئی سے تھا اور اب لامحالہ اس کنٹرولنگ مشین کے ذری
جے ایس پی کا محل وقوع ٹریس کر لیں گے۔ اب ان کے لئے یہ
مسئلہ نہیں رہا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن اس تہہ خانے میں
دوسری مشینری موجود ہے وہ کس کام آتی ہے"...... کاچ نے کہا۔

"وہ سب مواصلاتی سلسلے کی ہے۔ میں نے اسے مکمل طور پر
کر دیا ہے لیکن اس سے وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے جس سے وہ
ایس پی کا سراغ لگا سکتے تھے۔ وہ وہی مشین تھی جو وہ لے
ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب وہ یہاں پہنچ جائیں گے"...... کاچ نے
کہا۔

"ہاں۔ میں اسی نتیجے پر پہنچا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ یہاں کے حفا
انتظامات ایسے ہیں جو ناقابل شکست ہیں۔ دوسری بات یہ کہ میں ا
میرا گروپ یہاں موجود ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں البتہ اگر آ

ت دیں تو میں اپنا گروپ کارسا بھجوا دوں تاکہ انہیں وہاں ٹریس
کے ان کا خاتمہ کیا جا سکے"...... کاچ نے کہا۔

"نہیں۔ اس مشین کی چوری کے بعد میں نے جے ایس پی کو
طور پر کلوز کر دیا ہے۔ اب نہ ہی یہاں سے باہر کوئی چیز جائے
ور نہ اندر آئے گی۔ حتیٰ کہ ٹرانسمیٹر کال وغیرہ بھی نہیں ہو گی۔ ہم
پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں اس میں اب صرف ایک ہفتے کا کام
لیا ہے۔ ایک ہفتے بعد ہم پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری پر خلائی تابکاری
ان کو اس انداز میں فائر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ پھر
سے کسی صورت میں دوبارہ کارآمد نہ بنا سکیں گے۔ اس کے بعد
لوگوں کے خلاف بھی کھل کر کام ہو سکتا ہے"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے

"لیکن ڈاکٹر ہمبرگ میری سمجھ میں یہ بات ابھی تک نہیں آئی کہ
یہاں کس لئے بھجوایا گیا ہے۔ ہم یہاں بیٹھ کر کیا کریں گے۔
آکر جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں
ہمارا یہاں رہنا بیکار ہے"...... کاچ نے کہا۔

"یہ سب کچھ اسرائیل کے صدر صاحب کے حکم پر کیا گیا ہے اس
میں بے بس ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور اس کے ساتھ
وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ڈاکٹر ہمبرگ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جب یہ لوگ جے ایس پی
قریب سمندر میں پہنچیں تو ہمیں اطلاع ہو جائے"...... کاچ نے

اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی گروپ کے باقی
ممبران بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ہاں کیوں نہیں۔ اس جے ایس پی کے گرد پچاس ناٹ تک
کوئی آبدوز، کوئی سٹیمر، کوئی بحری جہاز، کوئی لانچ، کوئی ہوائی جہا
جیسے ہی داخل ہوتا ہے ہمیں نہ صرف اطلاع مل جاتی ہے بلکہ ہم اسے
چیک بھی کر سکتے ہیں اس لئے اگر کوئی مشکوک بات سامنے آئی تو
آپ کو فوراً اطلاع کر دی جائے گی"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"شکریہ"...... کاچ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہمبرگ
سر ہلاتے ہوئے واپس چلے گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ واقعی فعال اور تیز ہیں کہ انہوں
نے اس انداز میں کام کر کے جے ایس پی کو ٹریس کر لیا ہے"۔ جولین
نے کہا۔

"ہاں اب کچھ کچھ مجھے بھی ان کی صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا جا رہا ہے
اور اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ صدر اسرائیل ان سے اس قدر
خوفزدہ کیوں ہیں۔ بہرحال اچھا ہے اب یہ یہاں آئیں گے اور ہمیں
بھی کام کرنے کا موقع ملے گا"...... کاچ نے مسکراتے ہوئے کہا اور
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ور دور تک پھیلے ہوئے سمندر کے اندر چھوٹے سے ٹاپو نما
ے پر اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ بروس
یک ہیلی کاپٹر کا انتظام کیا تھا اور یہ سب لوگ اس ہیلی کاپٹر کے
یہاں پہنچے تھے اور انہیں یہاں چھوڑ کر ہیلی کاپٹر واپس چلا گیا
صفدر اور چوہان نے اپنے کاندھے پر دو بڑے بڑے سیاہ رنگ
تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔

عمران صاحب آپ نے ان تھیلوں میں غوطہ خوری کے جدید
بھی رکھوائے ہوئے ہیں۔ کیا یہاں سے جے ایس پی ہم تیر کر
گے۔ کتنا فاصلہ ہوگا یہاں سے جے ایس پی کا"۔ صفدر نے کہا۔

میں نے اس مشین کی مدد سے جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے
تو اس کا فاصلہ یہاں سے ساٹھ ناٹ ہوگا اور سمت بھی مجھے
م ہے لیکن نقشے میں اس ایریئے اور سمت میں کوئی جزیرہ یا ٹاپو

موجود نہیں ہے اس لئے اس کا مطلب ہے کہ جے ایس پی سمند
تہہ میں بنایا گیا ہے۔ کس طرح بنایا گیا ہے اس کا علم نہیں ہے
لئے میں نے بروس کے ذمے ایک کام لگایا ہے کہ وہ ایکریمیا
اٹیمک ٹریسر منگوائے اور اسے لے کر وہ یہاں سے قریب
جزیرے کرانکو پہنچ کر اس سے اس مخصوص علاقے اور سمت کا تع
کر کے اس جے ایس پی کو ٹریس کر کے ہمیں بتائے۔ اس کے بعد
مزید کوئی اقدام کریں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"لیکن اس میں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ اس وقت تک
یہاں کیا کریں گے"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"پکنک منائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اخ
مسکرا دیئے۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد اچانک عمران کی جیب
ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں عمران نے جیب میں ہاتھ ڈا
کر اس میں سے سپیشل ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اور اس سے ہونے والی گفتگو کو چیک
نہ کیا جا سکتا تھا۔
"ہیلو ہیلو۔ بروس کالنگ۔ اوور"۔۔۔ بروس کی آواز سنائی دی
"یس پرنس بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"پرنس جس ٹاپو پر آپ موجود ہیں وہاں سے تقریباً باون ناٹ
فاصلے پر شمال مشرق میں ایک ایسا جزیرہ موجود ہے جو سالم
کے اندر ہے۔ کافی گہرائی میں۔ سطح سمندر سے تقریباً ایک بڑا

، اس کی اوپر والی سطح ہے۔ جزیرہ کافی بڑا ہے۔ آپ کا مطلوب
لٹ اس جزیرے کے اندر ہے اور ٹریسر نے یہ بھی بتایا ہے کہ
، جزیرے سے خلائی سگنل پہلے روسڑم جزیرے پر بھیجے جاتے ہیں
ا سے وہ خلا میں نشر ہوتے ہیں۔ اوور"۔ بروس نے کہا۔
"گڈ۔ یہ انتہائی اہم معلومات ہیں۔ یہ روسڑم جزیرہ کہاں ہے۔
ر"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"یہ جنوب مغرب میں آپ کے ٹاپو سے تقریباً ڈیڑھ سو ناٹ دور
اور آباد جزیرہ ہے۔ اوور"۔۔۔ بروس نے کہا۔
"وہاں کوئی گروپ کام کرنے کے لئے مل جائے گا۔ اوور"۔
ن نے پوچھا۔
"کس قسم کا کام۔ اوور"۔۔۔ بروس نے پوچھا۔
"اس خلائی سگنل کے ٹاور کو تباہ کرنے کا کام۔ اوور"۔ عمران
کہا۔
"ہاں۔ لیکن اس سے کیا ہو گا پرنس۔ اوور"۔۔۔ بروس نے
ت بھرے لہجے میں کہا۔
"اگر لڑکا نہیں ہو گا تو لڑکی تو ضرور ہو گی۔ اوور"۔۔۔ عمران نے
و چند لمحوں تک دوسری طرف سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ عمران
ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے وہ تصور ہی تصور میں بروس کی
ت کا اندازہ لگا رہے تھے۔
"آئی ایم سوری پرنس۔ مجھے واقعی یہ سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔

اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بروس نے کہا۔
" یہ بات میں نے اس لئے نہیں کہی کہ تمہیں یہ سوال مجھ سے
نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ اس لئے کی ہے کہ اس سوال کا جواب تمہیں
خود معلوم ہونا چاہئے تھا۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ
ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کو بہرحال اس قدر
ذہین ہونا چاہئے کہ ایسے سوالات کے جوابات وہ خود ہی سوچ لے۔
یہ خلائی سگنل ٹاور بہرحال ان کی ضرورت ہے اس کے بغیر وہ کسی
صورت بھی سپیس پروموٹر استعمال نہیں کر سکتے اس کے تباہ ہونے
کا مطلب ہے کہ انہیں جے ایس پی سے نکل کر وہاں پہنچنا پڑے گا
تاکہ اسے ٹھیک کر سکیں اور اس طرح جو لوگ بھی وہاں پہنچیں گے
انہیں پکڑ کر ان کے روپ میں ہم اس جے ایس پی میں داخل ہو سکتے
ہیں۔ اوور"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کے
سب ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید ان
کے ذہنوں میں بھی یہ بات نہ آئی تھی جو عمران نے کی تھی۔
" آپ کی بات درست ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں
بھی اس کا انتظام کر رکھا ہو۔ اوور"...... بروس نے کہا۔
" ان انتظامات کا بھی تو خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اوور"...... عمران
نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں لیکن پھر تو آپ کو
اس ٹاپو سے روسٹرم آنا پڑے گا۔ اوور"۔ بروس نے کہا۔

میں کارسا سے یہاں اس لئے آیا تھا کہ اس مشینری کو ٹریس کر
کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ ہم کارسا میں نہ رہیں کیونکہ اس
اطلاع بہرحال جے ایس پی کو ہو گئی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ
ہمیں کارسا میں ہی روکنے کی کوشش کریں اور جس طرح ہم
اس مشینری کی مدد سے جے ایس پی کو ٹریس کیا ہے اس طرح وہ
کی مدد سے ہمیں ٹریس کر لیں اس لئے میں یہاں آگیا تھا ورنہ میرا
آنے کا اور کوئی مقصد نہ تھا اس لئے یہاں سے ہم کہیں بھی جا
ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ آپ واقعی انتہائی دور اندیشی سے کام لیتے ہیں۔ پھر
ہیلی کاپٹر بھجوا دوں جو آپ کو روسٹرم پہنچا دے۔ میں خود بھی
پہنچ جاؤں گا۔ وہاں ایک گروپ ایسا موجود ہے جس کی خدمات
ل کی جا سکتی ہیں۔ اوور"...... بروس نے کہا۔
" ٹھیک ہے لیکن جب تک ہم وہاں پہنچ کر صورت حال کا جائزہ
لے لیں تم نے اس گروپ سے رابطہ نہیں کرنا۔ اوور"۔ عمران
کہا۔
" یس سر۔ اوور"...... بروس نے جواب دیا اور عمران نے اوور
ل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

ایک بڑے کمرے میں شیشے کے بنے ہوئے کیبن میں کاچ ڈاکٹر
ہمبرگ اور ایک سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ کے ساتھ موجود تھا۔ یہ
ایس پی کا کنٹرول روم تھا۔ اس ہال نما کمرے کے چاروں طرف
مشینیں موجود تھیں ان سب کو کنٹرول اس کیبن میں موجود بڑی سی
مشین سے کیا جاتا تھا۔ کاچ کو ڈاکٹر ہمبرگ نے کال کر کے یہاں
بلوایا تھا کیونکہ ڈاکٹر ہیرلڈ نے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کی تھی جو وہ
ڈاکٹر ہمبرگ اور کاچ کو سنوانا چاہتا تھا اور اس وقت وہ اس کال کی
ٹیپ سننے میں مصروف تھے۔ مشین سے دو آدمیوں کے درمیان
ہونے والی گفتگو سنائی دے رہی تھی جس میں سے ایک کا نام بروس
تھا اور دوسرے کا پرنس اور ان کے درمیان جو گفتگو ہو رہی تھی اسے
سن کر ڈاکٹر ہمبرگ اور کاچ دونوں کے چہروں پر تشویش کے تاثرات
پھیلتے چلے جا رہے تھے ۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو ڈاکٹر ہیرلڈ نے

ن کا ایک بٹن پریس کر کے ٹیپ کو آف کر دیا۔
"ویری بیڈ ڈاکٹر ہیرلڈ۔ یہ لوگ تو ہماری توقع سے بھی کہیں
ہوشیار ہیں۔ یہ تو ایسے ایسے اینگل سوچ لیتے ہیں جن کے
ہ میں ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
لیکن ڈاکٹر ہمبرگ اب جبکہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ کیا ہم
اس کام سے روک نہیں سکتے"...... کاچ نے کہا۔
کیسے روکیں۔ لامحالہ ہمیں وہاں جانا پڑے گا۔ یہ خاص قسم کا
ہے اسے عام ایجنٹ یا سائنس دان تو درست ہی نہیں کر سکتے
بھی درست ہے کہ اگر یہ تباہ کر دیا گیا یا ناکارہ کر دیا گیا تو
تمام مشن ختم ہو جائے گا۔ سپیس پروموٹر سے ہمارا رابطہ ہی
جائے گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
کیا اسے آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... کاچ نے پوچھا۔
نہیں۔ ہم نے اپنی طرف سے تو مکمل کوشش کی ہے کہ اسے
د کیا جا سکے لیکن یہ تو مافوق الفطرت ذہانت کے لوگ ہیں۔
حالہ اسے ٹریس کر لیں گے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
پ ہمیں وہاں بھجوا دیں ہم انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر
ہ"...... کاچ نے کہا۔
ں۔ یہ کام ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر آپ کی واپسی یہاں نہیں ہو
...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"وہ کیوں"...... کاچ نے کہا۔

"اس لئے کہ وہ لوگ آپ کے روپ میں بھی یہاں
ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا

"آپ کی بات درست ہے۔ ویسے جب ان کا خاتمہ ہو جائے
پھر ہمیں یہاں آنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی"...... کاچ نے کہا
ڈاکٹر ہمبرگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں یہ کام واقعی ایسے ہی ہونا چاہئے۔ میں آپ کو اس نادر
بارے میں تفصیلات بتا دیتا ہوں آپ اس کی حفاظت کریں۔
لوگ وہاں لامحالہ پہنچیں گے اس طرح آپ انہیں ہلاک کر
ہیں۔ ویسے بھی یہ کام آپ ہی کر سکتے ہیں ہم لوگ نہیں کر سکتے
ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میں کئی بار اس جزیرے پر جا چکا ہوں
وہاں ایک مقامی گروپ ایسا ہے جس کی خدمات بھی ہم حاصل
سکتے ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں ہم وہاں آسانی سے ان کا خاتمہ
لیں گے"...... کاچ نے جواب دیا۔

"اوکے آئیے میرے ساتھ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور اٹھ
ہوا۔ اس کے ساتھ ہی کاچ بھی اٹھا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے
ہوئے اس شیشے والے کیبن سے باہر آ گئے۔

روسڑم ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا لیکن یہ جزیرہ اس قدر خوبصورت،
سرسبز اور شاداب تھا کہ اسے دیکھ کر ہی آدمی مسحور ہو جاتا تھا۔ گو یہ
پالینڈ حکومت کے تحت ہی تھا لیکن یہاں مقامی انتظامیہ تھی
حکومت پالینڈ نے اس سے آمدنی حاصل کرنے کے لئے اس
ے پر ایسے انتظامات خصوصی طور پر کئے تھے تاکہ زیادہ سے
سیاح یہاں آ سکیں۔ یہاں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں
دیکھا تھا کہ جزیرہ واقعی سیاحوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں ہوٹل،
شراب خانے اور جوئے خانے کافی تعداد میں موجود تھے۔ اس
وہ یہاں کھلی اور فراخ سڑکیں بھی تھیں اور انتہائی گھنے جنگل
لیے علاقے بھی تھے جہاں پہنچ کر آدمی یوں سمجھتا تھا جیسے وہ
یم دور میں آ گیا ہو جبکہ ابھی شہر اور گاؤں وجود میں نہ آئے
کے علاوہ یہاں کے لئے ایسی خصوصی قانون سازی کی گئی

تھی کہ یہاں آکر سیاح اپنے آپ کو قدیم دور میں سمجھتے تھے جبکہ قوانین وغیرہ کا کوئی تصور نہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے ایسے قوانین جس سے دوسروں کی جان مال اور عزت خطرے میں ہو وہ یہاں بھی نافذ تھے اور ان پر سختی سے عمل درآمد بھی کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ یہاں باقی ہر قسم کی آزادی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں ہیلی کاپٹر پر پہنچے تھے اور ہیلی پیڈ سے باہر بروس ان کے استقبال کے لئے موجود تھا جو انہیں ایک چھوٹے سے رہائشی مکان میں لے آیا تھا جہاں دو بڑی جیپیں موجود تھیں۔ یہ مکان آبادی سے قدرے ہٹ کر بنا ہوا تھا اور یہاں فون کی سہولت بھی موجود تھی۔

"پرنس اس مکان کو دو ماہ کے لئے حاصل کیا گیا ہے اور یہ مکان کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے حاصل نہیں کیا گیا بلکہ ایک اد خصوصی ذریعے سے حاصل کیا گیا ہے اس لئے اگر کوئی چاہے تو اس کی وجہ سے آپ کو ٹریس نہیں کر سکتا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے اور مجھے کیا کرنا ہو گا"...... بروس نے کہا۔ وہ سب اس وقت اس مکان کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔

"یہاں کا تفصیلی نقشہ بھی چاہئے اور کوئی ایسا آدمی بھی جو یہاں کے بارے میں تفصیلی معلومات رکھتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اجازت دیں میں اس کا بندوبست کر کے واپس آتا ہوں"...... بروس نے کہا اور اٹھ کر بیرونی درواز طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب یہ ٹاور کس انداز کا ہو گا۔ کیا عام ٹرانسمیٹر ٹاور رح ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر تو اس کے بارے میں یہاں رہنے والے سب لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ جو لوگ اس طرح ں پی کو بنا سکتے ہیں وہ اسے کسی بھی انداز میں خفیہ رکھ سکتے ہوں نے اس ٹاور کو خفیہ رکھنے کے لئے بھی یقیناً خصوصی ت کر رکھے ہوں گے۔ پھر جدید سائنس اب اتنی ترقی بہرحال ہے کہ اب اونچے اونچے ٹاور بنانے کی ضرورت نہیں رہی"۔ نے جواب دیا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک گھنٹے بعد بروس ایک آدمی سمیت اندر داخل ہوا۔

کا نام آرتھر ہے جناب اور یہ یہاں کا گزشتہ بیس سالوں ا ہے یہاں کے فیلڈ سروے ڈیپارٹمنٹ میں ملازم الی ہے۔ میں نے اس سے خلائی سگنل نشر کرنے والے ے سلسلے میں بات کی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ ایسا کوئی اں موجود نہیں ہے"...... بروس نے اندر آکر آرتھر کا نے کے ساتھ ہی اس سے ہونے والی گفتگو بھی دوہرا دی۔

...... عمران نے آرتھر سے کہا جو ابھی تک کھڑا تھا اور وہ مؤدبانہ انداز میں ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ہارا کیا خیال ہے۔ ان صاحب نے تم سے کسی ٹرانسمیٹر ے میں پوچھا ہے"...... عمران نے کہا۔

مواصلاتی ٹاور۔ جناب جیسا کہ ٹیلی ویژن اور مواصلاتی ٹا
ہوتے ہیں"۔۔۔۔ آرتھر نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں ہلکی
حیرت کی جھلک موجود تھی جیسے اسے عمران کے اس سوال کی ا
تسمیہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"ایسے ٹرانسمیٹر ٹاور کے لئے کسی سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھ
اس چھوٹے سے جزیرے پر تو یہ دور سے ہی نظر آجاتا"۔۔۔۔ عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا تو آرتھر بے اختیار چونک پڑا۔ اس
چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہو گئے تھے جبکہ
کے چہرے پر بھی عمران کی بات سن کر حیرت کے تاثرات ا
تھے۔

"پھر آپ کس بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں جناب"
نے کہا۔

"دیکھو آرتھر۔ موجودہ دور میں سائنس بہت آگے بڑھ چکی
پہلے اونچے اونچے ٹاور اس لئے بنائے جاتے تھے تاکہ اس
ہونے والے سگنلز ایک تو دور فاصلے تک جا سکیں دوسرے ا
سامنے کوئی رکاوٹ نہ آسکے اور تیسرا شور ان سگنلز کو ڈسٹر
سکے لیکن اب ایسی مشینری ایجاد ہو چکی ہے جو ان تینوں پو
خاتمہ کر سکتی ہے اس لئے اب اونچے ٹاور یا سرے سے ٹاو
رواج ہی ترقی یافتہ ملکوں میں ختم ہو چکا ہے البتہ اصطلاحاً ؟
بھی ٹاور ہی کہا جاتا ہے اور ہم ہے جو ٹرانسمیٹر ٹاور تلاش کرنا

ق خلا میں موجود ایک خلائی سیارے۔۔۔ سے ہے اس لئے یہ کام کسی
مکان کے اندر بھی کیا جا سکتا ہے حتیٰ کہ کسی تہہ خانے میں
د سکتا ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس جزیرے میں کہیں تمہیں کسی
میں یا احاطے یا کسی علاقے میں کوئی سائنسی مشینری جاتی
نصب ہوتی ہوئی دکھائی دی ہو یا تم نے سنا ہو کہ ایسی مشینری
لگہ استعمال کی جا رہی ہو"۔ عمران نے کہا تو آرتھر بے اختیار
پڑا۔

وہ۔ اوہ مجھے یاد آگیا۔ ایسی مشینری یہاں لائی تو گئی تھی لیکن
، واپس بھجوا دیا گیا تھا"۔۔۔۔ آرتھر نے چونک کر کہا تو عمران
رے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

یا مطلب۔ واپس کیوں بھجوا دی گئی تھی"۔۔۔۔ عمران نے
رے لہجے میں پوچھا۔

اب آج سے تقریباً چار پانچ سال پہلے میں جزیرے کے مغربی
ابرٹ لین میں رہتا تھا تو ایک روز وہاں چار بڑے بڑے
ئے گئے جن کی ساخت سے محسوس ہوتا تھا کہ ان میں کوئی
نسی مشینری ہے۔ وہاں ایک احاطہ تھا جس میں کمرے بنے
۔ اس احاطے میں ایک یمیز رہتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ یہ
رس کا کوئی خفیہ اڈہ ہے۔ ویسے وہاں مسلح افراد ہر وقت
تھے۔ کینٹینرز اس احاطے میں رکھ دیئے گئے پھر تقریباً ایک
ہی کینٹینرز واپس جاتے دکھائی دیئے اور اس کے ساتھ ہی

وہاں سے مسلح پہرہ ختم ہو گیا جس پر مجھے تجسس ہوا۔ میں
معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ اڈے کے لئے حکومت ایکریمیا نے مش
بھجوائی تھی لیکن پھر یہ اڈہ ہی ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اب
کسی اور جزیرے میں بنے گا اس لئے مشینری وہاں بھجوا دی گئی
اس کے بعد اس احاطے کے کمرے گرا دیئے گئے اور وہاں ایک
شاندار کلب بنا دیا گیا۔ اس کا نام لارڈز کلب ہے۔ اب یہ
جزیرے کا سب سے مشہور کلب ہے۔ بس اس کے علاوہ نہ
کبھی کوئی ایسی سائنسی مشینری آئی ہے اور نہ میں نے کبھی
نصب ہوتے دیکھی ہے" ...... آرتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے

"کیا تمہیں یقین ہے" ...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔ سو فیصد" ...... آرتھر نے انتہائی بااعتماد لہجے میں
"او کے پھر تم جا سکتے ہو۔ تمہیں بہرحال تمہارا انعام
عمران نے کہا۔
"آؤ میں تمہیں چھوڑ آؤں" ...... بروس نے اٹھتے ہوئے کہ
"میں اسے چھوڑ کر آ رہا ہوں جناب" ...... بروس نے کہا
"تم نقشہ لے آئے ہو یا نہیں" ...... عمران نے پوچھا۔
"اوہ۔ جی ہاں۔ مجھے خیال نہیں رہا" ...... بروس نے چو
اور پھر جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے عمران
پھر آرتھر کو ساتھ لے کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران
کھولا اور اسے میز پر بچھا دیا اور پھر جیب سے ایک بال پوا

اس نے نقشے پر نشان لگانے شروع کر دیئے۔
"عمران صاحب کیا اس سائنسی آلے سے اس ٹرانسمیٹر کو یہاں
یس نہیں کیا جا سکتا جس سے اس کی یہاں موجودگی کا علم ہوا
ہے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"نہیں۔ وہ آلہ لانگ رینج پر کام کرتا ہے محدود رینج میں نہیں
تا"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"عمران صاحب ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس لارڈ کلب کے نیچے
طرح کے تہہ خانے میں مشینری نصب ہو جیسا کہ وہاں کارسا کی
ی میں تھا" ...... اس بار صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ آرتھر نے جو کچھ بتایا ہے اس سے
نتیجہ نکلتا ہے کہ اس اڈے کو چھپانے کے لئے اس پر کلب بنایا
؟" ...... عمران نے جواب دیا۔
تو پھر سوچتا کیا چل کر اس کلب کو میزائلوں سے اڑا دیتے ہیں جو
ا ہے سامنے آ جائے گا" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
نہیں اس طرح اڈہ تو سامنے آئے یا نہ آئے ہماری نشاندہی
ہو جائے گی اور یہاں اگر ایسا اڈہ بنایا گیا ہے تو اس کی نگرانی
اظت کے لئے بھی بہرحال اقدامات ضرور کئے گئے ہوں
...... عمران نے کہا۔
پھر کیا ہوا جو بھی سامنے آئے گا اس سے نمٹ لیں گے" ...... تنویر

دیکھو پہلے بروس آجائے پھر کوئی حتمی فیصلہ کریں گے۔ عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہاں ان کی موجودگی کے بارے میں صرف بروس کو علم تھا اور بروس نے تو خود آنے کا کہا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

یس ...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

بروس بول رہا ہوں پرنس ..... دوسری طرف سے بروس کی آواز سنائی دی۔

تم نے خود واپس آنا تھا پھر فون کیوں کیا ہے ..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایک گروپ جزیرے پہنچا ہے اور وہ آپ کو تلاش کر رہے ہیں ..... دوسری طرف سے گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

ہمیں تلاش کر رہا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے معلوم ہوا ..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ لاؤڈر پر چونکہ بروس کی بات سب سن رہے تھے اس لئے سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

میں نے آرتھر سے ناامید ہو کر یہاں کے ایک اور مقامی گروپ سے رابطہ کیا تھا۔ اس گروپ کا چیف رچرڈ گرازیہ کا رہنے والا ہے اس رچرڈ سے دراصل میں ملنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ

معلومات بھی فروخت کرتا ہے لیکن اس کے آدمی جس کے
یہ رابطہ ہو رہا تھا اس نے بتایا کہ رچرڈ پاکیشیائی ایجنٹوں کی
میں مصروف ہے تو میں چونک پڑا اور پھر اس سے جو معلومات
ہیں اس سے پتہ چلا ہے کہ ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک ماؤتھ
ں کا سپر گروپ گرازیہ میں کام کرتا ہے۔ اس کا چیف ایک
خطرناک ایجنٹ کاچ ہے۔ اس گروپ میں اس کے علاوہ ایک
جولین اور تین مرد مارکر، آرتھر اور ٹونی ہیں۔ یہ پورا گروپ
ا سربراہی میں ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے روسٹرم پہنچے
ر پھر سب سے پہلے وہ یہاں آکر رچرڈ سے ملے اور رچرڈ اس کا
ہے اور وہ اس کے ساتھ کسی ملک کی سرکاری ایجنسی میں کام
چکا ہے اور اس کا نائب جس سے میری بات ہوئی اور جس کا
اڈ ہے وہ بھی رچرڈ کے ساتھ ہی کام کرتا رہا ہے۔ یہ سب کچھ
اڈ نے بتایا ہے۔ کاچ نے رچرڈ کو کہا کہ یہاں پاکیشیائی
کا ایک گروپ آیا ہوا ہے جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر
ہے اور انہوں نے یہاں موجود ایک خفیہ ٹرانسمیٹر ٹاور کو
کرنا ہے اور وہ اس کی سرکوبی کے لئے یہاں آیا ہے اور رچرڈ
ں مجرنی کہ وہ آسانی سے اس گروپ کو تلاش کر لے گا اور وہ
ملے میں مصروف ہے۔ میں نے اس جیراڈ سے مزید جو معلومات
لی ہیں اس کے مطابق کاچ نے رچرڈ کو بتایا کہ وہ یہودیوں کی
ہتائی خفیہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے آئے ہوئے تھے اور وہ

اس لیبارٹری میں ہی موجود تھے کہ اس گروپ کے انچارج پر ا
کسی آدمی بروس کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر گفتگو لیبارٹری
کیچ کی گئی اور اس سے پتہ چلا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہ ا
روسٹرم پہنچ چکا ہے یا پہنچنے والا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی سرکوبی ۔
یہاں پہنچے ہیں" ...... بروس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کاچ اور اس کے ساتھیوں کے حلیے معلوم کئے ہیں
نے" ..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں" ...... بروس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی
نے ان کے حلیوں کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اب یہ گروپ کہاں ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"اس جیراڈ نے بتایا ہے کہ یہ گروپ لارڈز کلب میں ٹھہرا
ہے۔ وہاں ایک طرف ہٹ کر رہائشی یونٹ بھی ہے جہاں ا
اہم آدمیوں کو ٹھہرایا جاتا ہے" ...... بروس نے کہا۔

"تم نے جیراڈ سے کیسے یہ سب معلومات حاصل کی ہیں" ...
نے پوچھا۔

"پہلے میں نے اسے دولت کا لالچ دیا لیکن اس نے انکار کر دیا
پر مجبوراً مجھے اسے بے ہوش کرنا پڑا اور پھر اسے باندھ کر میں
میں لے آیا اور پھر میں نے اپنے مخصوص طریقے استعمال کر کے
زبان کھولنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد میں نے اس کا خاتمہ ا
اس کی لاش کے ٹکڑے کر کے اسے ہوٹل کے بڑے گٹر میں

ہ تاکہ اس کی لاش کو ٹریس نہ کیا جا سکے ورنہ میری نشاندہی ہو
تی۔ اب میں ایک پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ میں
نے کال اس لئے کی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ رچرڈ یا اس کے آدمی آپ
ا رہائش گاہ تک پہنچ چکے ہوں اور نگرانی کر رہے ہوں کیونکہ جیراڈ
کے مطابق رچرڈ اور اس کا گروپ ایسے معاملات میں بے حد فعال اور
ہے" ۔ بروس نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ لباس اور میک اپ تبدیل کر لو اور اس لارڈز
ب میں جا کر یہ معلومات حاصل کرو کہ کہیں اس کے نیچے خفیہ تہہ
نے تو نہیں ہیں جن میں ٹرانسمیٹر مشینری نصب ہو اور ہو سکتا ہے
ران تہہ خانوں کو سیلڈ کر دیا گیا ہو" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلومات حاصل کر لوں گا لیکن آپ محتاط
یں" ...... بروس نے کہا۔

"تم ہماری فکر مت کرو اپنا کام کرو۔ ویسے تم نے اہم اطلاعات
ا ہیں ہم اب ان اطلاعات کو سامنے رکھ کر ہی حرکت کریں گے
ن ہمیں اپنے اصل مشن پر کام کرنا ہے اور جب تک یہ بات طے
ہو جائے کہ ہمارا ٹارگٹ کہاں ہے اس وقت تک ہم کسی
سرے مسئلے میں نہیں الجھنا چاہتے" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب میں سمجھ گیا ہوں۔ میں آپ کو اب فون
وں گا" ۔ بروس نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"وہ تو خصوصی ٹرانسمیٹر تھا پھر کال کیسے سن لی گئی" ...... صفدر

نے کہا۔

"اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ جے ایس پی پر کیسی جدید ترین مشینری موجود ہے۔ بہرحال اس کاچ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اہم اطلاع ملی ہے۔ اسرائیل نے اگر ہمارے مقابلے کے لئے ان کا انتخاب کیا ہے تو یہ واقعی اس قابل ہوں گے کہ ہمارے مقابلے پر آسکیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پہلے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دینا چاہئے جب کہ ان کی رہائش گاہ بھی معلوم ہو چکی ہے اور ان کے حلیے بھی تو پھر انتظار کس بات کا ہے"...... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"انہیں ہلاک کر کے ہمیں کیا فائدہ ہو گا بلکہ اب ہم نے انہیں زندہ پکڑنا ہے۔ اگر یہ جے ایس پی سے یہاں آئے ہیں تو پھر ہم ان کے روپ میں جے ایس پی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ہمارا اصل ٹارگٹ جے ایس پی ہے۔ یہ ٹرانسمیٹر نہیں ہے اور نہ ہی اس ٹرانسمیٹر کو ناکارہ یا ختم کر دینے سے جے ایس پی تباہ ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سلسلے میں کوئی متبادل انتظام کر رکھا ہو"...... عمران نے کہا۔

"نجانے تمہارا دماغ اتنی دور کی باتیں کیسے سوچ لیتا ہے۔ تمہارے پاس ہر بات کا جواز موجود ہوتا ہے"...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنا کام تقسیم کر لینا چاہئے۔ تم کیپٹن شکیل اور چوہان اس ٹرانسمیٹر کے سلسلے میں کام کرو جبکہ میں تنویر اور صفدر کے ساتھ کاچ اور اس کے گروپ کو کور کرتی ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا کی یہ تجویز درست ہے عمران صاحب"...... صفدر نے فوراً ہی جولیا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اور تم کیا کہتے ہو"۔ عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا اپنے ساتھ کیپٹن شکیل یا چوہان کو لے جا سکتی ہیں میں عمران کے ساتھ رہوں گا"...... تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ تنویر کی طرف سے ایسی بات کی کوئی توقع ہی نہ کر سکتا تھا۔

"کیوں۔ تم میرے ساتھ مل کر کیوں کام نہیں کرنا چاہتے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تم نے صرف اس گروپ کو ٹریس کر کے انہیں بے ہوش کرنا ہے اور یہ بور کام میرے بس کا نہیں ہے جبکہ عمران نے ٹرانسمیٹر کو تباہ کرنا ہے۔ یہ کام پھر بھی میرے مزاج کے مطابق ہے"...... تنویر نے جواب دیا تو عمران سمیت سب نے بے اختیار طویل سانس لیا کیونکہ اب انہیں تنویر کی اس بات کا اصل مقصد سمجھ میں آیا تھا۔

"وہ لوگ عام مجرم نہیں ہیں تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کے ساتھ ایسا ٹکراؤ ہو کہ انہیں ہلاک کرنا ضروری ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر میں تمہارے ساتھ ضرور جاؤں گا"۔ تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"نہیں۔ اب تم عمران کے ساتھ ہی کام کرو گے"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"نہیں۔ تنویر کا تمہارے ساتھ جانا ضروری ہے۔ اس کا ڈائریکٹ ایکشن ایسے مشنز میں بعض اوقات بے حد کام آتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو اٹھو۔ ہمیں فوری حرکت میں آ جانا چاہئے"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو تنویر اور صفدر دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"فی امان اللہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

ٹیکسی سے اترا اور پھر ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دینے کے
بڑھ کر لارڈز کلب کے مین ہال کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
سے پہلے ایک آدمی کو ٹریس کر کے اس سے لارڈز کلب کے
رانے ویٹر کی ٹپ حاصل کر لی تھی۔ یہ ویٹر اس وقت سے
میں کام کر رہا تھا۔ جب سے لارڈز کلب وجود میں آیا تھا۔
جیفرے تھا۔ اور جیفرے اس وقت ہیڈ ویٹر تھا۔ بروس کو
ہ جیفرے سے اسے یہ معلومات مل جائیں گی کہ کیا لارڈز
نیچے تہہ خانے ہیں یا نہیں کیونکہ اس کے خیال کے مطابق
ی مخلوق ایسی باتوں کے بارے میں علم رکھتی ہے جس
میں اہم ترین افراد بھی نہیں جانتے ۔ کلب کے ہال میں
ر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا وسیع و
انتہائی خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ اور وہاں ہر ملک

کے سیاح مرد اور عورتیں بھری ہوئی تھیں۔ لیکن ہال کا ماحول ا
پرسکون تھا۔ ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر کے پیچھے
خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک تو فون سا
رکھے سٹول پر بیٹھی فون سننے میں مصروف تھی جبکہ دوسری
دینے میں مصروف تھی۔ بروس جب کاؤنٹر کے قریب پہنچا تو فون ا
والی لڑکی نے رسیور رکھ دیا اور بروس کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"یس سر"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں بروس
مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے ہیڈ ویٹر جیفرے سے ملنا ہے۔ کہاں ہو گا وہ"......
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے آفس میں ہو گا دائیں ہاتھ میں راہداری میں
آخر میں اس کا آفس ہے"...... لڑکی نے ہاتھ کے اشارے
راہداری کی نشاندہی کرتے ہوئے جواب دیا تو بروس نے
شکریہ ادا کیا اور راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے
ایک کمرے کے باہر ہیڈ ویٹر کا بورڈ موجود تھا لیکن دروازہ
بروس نے دروازے پر دستک دی۔

"یس کم ان"...... اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی
بروس نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔
خاصا بڑا کمرہ تھا۔ اس میں چار ویٹر بھی موجود تھے جب
عمر آدمی ایک آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ بروس

جیفرے ہو گا۔

جی صاحب"...... اس ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے انداز میں
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ کا نام جیفرے ہے"۔ بروس نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

جی ہاں فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... اس ادھیڑ عمر
کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

میں نے اپنے دوست کے بارے میں آپ سے چند باتیں کرنی
یا آپ مجھے چند منٹ علیحدگی میں دے سکتے ہیں"...... بروس
۔

ہاں تشریف رکھیں"...... جیفرے نے کہا اس لمحے وہاں
یٹر اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بغیر کوئی بات کئے کمرے سے باہر
۔

فرمائیے"...... جیفرے نے ان کے جانے کے بعد بروس سے
ہو کر کہا۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ لارڈز ہوٹل کے سب سے پرانے
ہیں"...... بروس نے کہا۔

ہاں آپ نے درست سنا ہے"...... جیفرے نے کہا تو بروس
سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر سامنے
۔ جیفرے یہ گڈی دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر
کے تاثرات ابھر آئے۔

"مسٹر جیفرے مجھے صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ کیا لارڈز کل
کے نیچے تہہ خانے بھی ہیں یا نہیں اور یہ گڈی آپ کی ہو سکتی
ہے"...... بروس نے کہا تو جیفرے چونک پڑا۔

"یہ ایسی کون سی بات ہے جناب کہ اس کے لئے آپ اس قد
پراسرار انداز میں بات کر رہے ہیں اور اتنی مالیت کے نوٹوں کی اد
رہے ہیں۔ پورا اسٹاف جانتا ہے کہ لارڈز کلب کے نیچے تہہ خانے ہ
اور ہر کلب اور ہوٹل کے نیچے ہوتے ہیں"...... جیفرے نے انتہا
حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بروس بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا آپ حلف دیتے ہیں کہ جو بات میں کروں گا اس کا چاہ
آپ جواب دیں یا نہ دیں بہرحال آپ اسے خفیہ رکھیں گے"۔ بروس
نے کہا۔

"لیکن اس حلف لینے کی وجہ میں نہیں سمجھ سکا"...... جیفرے
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ میری بات کا جواب دیں"...... بروس نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں حلف دیتا ہوں"...... جیفرے نے کہا اور ا
کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ حلف کے الفاظ بول دیئے۔

"پھر یہ لیجئے یہ گڈی آپ کی ہو گئی اسے تو اپنے پاس رکھیں
بروس نے کہا اور گڈی اس کی طرف کھسکا دی۔ جیفرے نے جلد
سے گڈی اٹھائی اور اسے اپنی میز کی دراز میں رکھ دیا۔ بروس
جیب سے اتنی ہی مالیت کی دوسری گڈی نکالی اور اپنے سامنے رکھ

سٹر جیفرے اس لارڈز کلب کے نیچے ایک ایسا تہہ خانہ ہے
ہاں سائنسی مشینری نصب ہے ہو سکتا ہے کہ یہ تہہ خانہ مکمل
سیلڈ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان تہہ خانوں سے مزید
ہ بہرحال ایسا ہے اور میں اسے کنفرم کرنا چاہتا ہوں"۔ بروس
اور جیفرے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

ب آپ نے واقعی ایک ایسی بات پوچھی ہے جس کی خاطر آپ
بھی لے سکتے تھے اور اتنی مالیت کے نوٹ بھی دے سکتے تھے تو
مجھے نہیں معلوم کہ آپ کون ہیں اور کیوں یہ سب پوچھ رہے
بہرحال مجھے رقم کی اشد ضرورت ہے اس لئے پورے روسٹرم
تھی میں ہی آپ کو بتا سکتا ہوں کہ لارڈز کلب کے نیچے ایسا
تہہ خانہ موجود ہے جس میں انتہائی قیمتی سائنسی مشینری نص
ن یہ لارڈز کلب کی عمارت کے نیچے نہیں ہے بلکہ مغرب ک
بنے ہوئے سٹورز کے نیچے ہے اس میں سے ایک خفیہ راستہ
ہے لارڈز کلب کا منیجر گراہم ہی کھول سکتا ہے اور کوئی دوسرا
کھول سکتا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ مشینری یہودیوں کی ہے اور
بھی یہودی ہے جو اور تو سب کچھ بتا سکتا ہے لیکن اس بارے
پ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں اس دروازے کو کھول تو نہیں سکتا
آپ کو اس دروازے تک پہنچا سکتا ہوں بس"...... جیفرے
ہا۔

اس کی حفاظت کے کیا انتظامات ہیں"...... بروس نے پوچھا۔

"یہ ہر طرف سے سیلڈ ہے اور سنا ہے کہ اس کی ساخت ا...
کہ اس پر ہائیڈروجن بم بھی کیوں نہ فائر کر دیا جائے یہ تباہ نہیں
سکتا دوسرے وہ دروازہ بھی عام انداز میں نہیں کھل سکتا وہ ...
کنٹرول ہے اور صرف گراہم کو معلوم ہے کہ وہ کیسے کھل سکتا
سال میں دو بار غیر ملکی انجینئروں کی ٹیم آتی ہے جن کی تعداد عا...
پر تین ہوتی ہے۔ گراہم ان کے ساتھ اس تہہ خانے میں جاتا ہے
پھر کئی گھنٹوں تک وہاں رہ کر وہ واپس چلے جاتے ہیں اور گراہم
واپس اپنے کام میں لگ جاتا ہے"...... جیفرے نے جواب دیا۔

"کیا آپ مجھے وہاں تک اس انداز میں لے جا سکتے ہیں کہ کسی
شک نہ پڑے"...... بروس نے کہا۔

"جی ہاں لیکن اس کے لئے مجھے کچھ انتظامات کرنے پڑیں گے
آپ کو کم از کم نصف گھنٹے تک انتظار کرنا پڑے گا"...... جیفرے
نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... بروس نے کہا ا...
دوسری گڈی بھی اس نے جیفرے کو دے دی۔

"شکریہ"...... جیفرے نے کہا اور گڈی اٹھا کر اس نے دراز م...
ڈالی اور پھر دراز بند کر کے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طر...
بڑھتا چلا گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس آیا۔

"آیئے جناب"...... جیفرے نے کہا اور بروس اٹھ کھڑا ہوا اور ...
دونوں ہی کمرے سے باہر آ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں کلب ...

...ائیڈ سے باہر نکلے اور ایک اور عمارت میں داخل ہوئے۔ اس
...ڈ میں ایک بند دروازہ تھا۔ جیفرے نے اس دروازے پر دباؤ
...اسے کھولا اور بروس کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے
...خل ہو گیا۔ بروس اندر داخل ہوا تو یہ کمرہ واقعی سیلڈ تھا۔ اس
...ف قسم کا سامان بھرا ہوا تھا۔ لیکن ابھی بروس آگے بڑھا ہی تھا
...ک ایک سایہ سا اس پر جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی بروس کو
...وس ہوا جیسے کسی نے اس کے ذہن پر سیاہ پردہ ڈال دیا ہو۔
...ہ اچانک ذہن پر وہ پردہ پڑا تھا اسی طرح اچانک وہ پردہ ہٹ
...ا اور بروس نے آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحے اس کا
...یک بار پھر بھک سے اڑ گیا کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ ایک
...ر رسیوں میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اور یہ وہ سٹور نہیں تھا جس میں
...حملہ کیا گیا تھا بلکہ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور اس کے سامنے
...ر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ دونوں ہی یورپی تھے۔

...کیا نام ہے تمہارا"...... ان میں سے ایک نے سرد لہجے میں
...سے مخاطب ہو کر کہا۔

...تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ وہ جیفرے کہاں ہے"۔ بروس
...پنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

...تم نے گو جیفرے کو کافی سے زیادہ دولت دے دی تھی لیکن
...تمہیں معلوم نہیں کہ جیفرے بھی یہودی ہے اور تم دیکھو کہ
...نے تم سے دولت بھی حاصل کر لی اور تمہیں گرفتار بھی کروا

دیا۔ میرا نام کاچ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مارکر اور یہ بھی بتا دوں ہمیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ رچرڈ کے نائب جیراڈ کو آخری تمہارے ساتھ دیکھا گیا تھا پھر وہ غائب ہو گیا۔ اس کے بعد تمہا یہاں پہنچنے کا مطلب ہے کہ تمہیں ہمارے بارے میں علم ہ ہے۔ کیا تم پاکیشیائی ہو"...... کاچ نے تفصیل سے بات ک ہوئے کہا۔

"میں یورپی ہوں اور مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم نے میرا م اپ چیک کر لیا ہے۔ اس کے باوجود تم پوچھ رہے ہو کہ کیا پاکیشیائی ہوں۔ میرا نام بروس ہے اور میں نے واقعی جیراڈ سے ب چیت کی تھی لیکن میں اس کے پاس رچرڈ سے ملنا چاہتا تھا کیونکہ معلوم ہوا تھا کہ رچرڈ معلومات فروخت کرتا ہے مجھے اس سے معلومات حاصل کرنی تھیں۔ لیکن جیراڈ نے مجھے بتایا کہ رچرا یورپی گروپ کے ساتھ کسی اہم کام میں مصروف ہے اور یہ گرو لارڈز کلب میں موجود ہے اور رچرڈ بھی وہیں ہو گا۔ چنانچہ میں یہا گیا۔ مجھے یہ بات بھی جیراڈ ہی نے بتائی تھی کہ اس کلب کا بیا جیفرے ہے اس سے ہی رچرڈ کے بارے میں معلوم ہو سکتا چنانچہ میں جیفرے کے پاس آیا۔ اس نے مجھے رچرڈ سے ملوانے حامی بھر لی۔ اس کے بعد وہ مجھے لے کر ایک سٹور میں داخل ہوا اچانک مجھ پر حملہ ہوا۔ اور اب میں یہاں موجود ہوں۔ جہاں دولت کا تعلق ہے تو میں احمق نہیں ہوں کہ اس معمولی سے کام

ا اسے دولت دیتا البتہ میری جیبوں میں رقم موجود تھی جو ہو سکتا اس جیفرے نے نکالی ہو اور یہ بھی بتایا ہو کہ میں نے اسے یہ ت دی ہے۔ کہاں ہے وہ جیفرے اسے بلواؤ ابھی سچ سامنے آ جائے بروس نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے جیفرے سے سائنسی مشینری والے تہہ خانے کے ے میں پوچھا تھا بروس"...... کاچ نے کہا۔

"مشینری والے تہہ خانے کے بارے میں کیا مطلب۔ میں نے تو کہا تھا کہ مجھے رچرڈ سے ملوا دو۔ اس نے حامی بھر لی اور مجھے کہا کہ اس کے آفس میں بیٹھوں وہ معلوم کر کے آتا ہے پھر وہ آدھے ئے بعد واپس آیا اور مجھے ساتھ لے کر وہاں سٹور میں لے گیا"۔ وس نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ہونہہ تم واقعی تربیت یافتہ آدمی ہو اس لئے اپنی طرف سے تم نے واقعی خوبصورت جواز بنائے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ ہارے چہرے پر میک اپ نہیں ہے اور تم یورپی ہو لیکن اس کے وجود جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہی سچ ہے تم یقینا ان پاکیشیائی جنٹوں کے یورپی ساتھی ہو گے۔ اوہ اوہ۔ ارے اوہ مجھے تو خیال ہی رہا تھا۔ تم نے اپنا نام ہمیں بروس بتایا ہے اور جیفرے کو بھی اس رنس سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے والے نے اپنا نام بروس ہی بتایا تھا لو تمہاری آواز اور لہجہ اس سے مختلف ہے لیکن بہرحال نام وہی ہے۔ نو یہ بات اب کنفرم ہو گئی کہ تم اس عمران اور اس کے ساتھیوں

کے ساتھی ہو۔ اب تم بتاؤ گے کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔ رچرڈ تو
تک انہیں ٹریس نہیں کر سکا لیکن اب تمہیں بتانا ہو گا"۔ کار
کہا تو بروس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ واقعی اس
یہ حماقت ہوئی تھی کہ اس نے جیفرے اور اس کاچ دونوں کو
نام بروس بتا دیا تھا حالانکہ وہ چاہتا تو نام بدل کر بتا سکتا تھا
ظاہر ہے اس وقت اس کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ ایسے حالات
پیش آ سکتے ہیں۔

"تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے مسٹر۔ میرا نام تو واقعی بروس
لیکن نہ ہی میں نے کسی کو ٹرانسمیٹر کال کی ہے اور نہ میرا
پاکیشیائی ایجنٹوں سے کوئی تعلق ہے"...... بروس نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ نہ ہو گا۔ تم رچرڈ سے کیا معلومات حاصل
چاہتے تھے"...... کاچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں رچرڈ سے یہاں کے ایک مقامی گروپ رائیڈر کے بار
میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ میری پارٹی اس رائیڈر
اسلحے کی ایک بڑی ڈیل کرنا چاہتی تھی اور چونکہ یہ ڈیل پہلی بار
رہی تھی اس لئے میں چاہتا تھا کہ اس بارے میں تفصیلی معلوما
حاصل ہو جائیں"...... بروس نے فوری طور پر جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"تم واقعی بے حد تربیت یافتہ آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ مجھے تمہاری
ذہانت اور تمہارے اعتماد نے واقعی متاثر کیا ہے لیکن مسٹر بروس

نام کاچ ہے اور اگر تم نے سنا ہوا ہے کہ بلیک ماؤتھ نام کی
کیا حیثیت رکھتی ہے تو میں اس تنظیم کا چیف ایجنٹ ہوں اس
مجھے اصل راز اگلوانے بھی آتے ہیں اور چونکہ تم تربیت یافتہ
ہو اس لئے تم یہ بات سمجھ سکتے ہو کہ اس کے بعد تمہارا حشر کیا
۔ ہمیں تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اگر تم اس
ا اور اس کے ساتھیوں کی نشاندہی کر دو تو میرا وعدہ کہ نہ
تم زندہ رہو گے بلکہ جتنی دولت تم نے جیفرے کو دی ہے اس
یک سو گنا زیادہ تمہیں مل جائے گی۔ یہ تمہارے پاس آخری
ہے اگر تمہارا جواب ناں میں ہوا تو پھر میں اپنی کارروائی
کر دوں گا اس کے بعد تمہارے پاس کوئی راستہ باقی نہیں
گا"...... کاچ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں کون جن
ے میں تم اس قدر فکر مند ہو رہے ہو"...... بروس نے کہا تو
بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسے اب تم پر تشدد ضروری ہو چکا ہے۔ میں نے تو بے حد
ں کی کہ مجھے تم پر تشدد نہ کرنا پڑے لیکن تم نے مجھے مجبور کر
، اور میرا نام کاچ ہے، کاچ کو تشدد کے ایسے ایسے طریقے آتے
بڑے سے بڑا تربیت یافتہ آدمی چند لمحوں میں طوطے کی طرح
لگ جاتا ہے"...... کاچ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس
تھ ہی اس نے ساتھ بیٹھے ہوئے مارکر کی طرف دیکھا۔

"یس باس ...... مارکر نے کہا۔
"اس پر سب سے ہلکا طریقہ ایم وائی ون استعمال کرو۔ مجھے
ہے کہ یہ اس معمولی سے حربے سے ہی بولنے پر مجبور ہو جائے
کاچ نے کہا اور مارکر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈا
جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سفید
کا چپٹا باکس موجود تھا۔ بروس حیرت سے اس باکس کو دیکھ ر
بروس واقعی تربیت یافتہ تھا اور وہ یوگا کی ایک خاص مشق باقا
سے کرتا رہتا تھا جس کی وجہ سے اسے یقین تھا کہ وہ جب چا
اپنے اعصابی نظام کو جامد کر لے گا اس طرح اس کی محسوس
والی حس مردہ ہو جائے گی اور وہ بے حس ہو جائے گا۔ مارکر
بڑھ کر بروس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس نے باکس کھولا اس
چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے بٹن تھے جن کے پیچھے باقاعدہ
ہوئی تھی۔ مارکر نے ایک بٹن اٹھایا اور اس پر انگلی سے دباؤ
انگلی کو دائیں طرف گھمایا اور پھر اس نے یہ بٹن بروس کے
نتھنے میں رکھ کر پیچھے موجود ٹیپ سے اس کا نتھنا بند کر دیا۔ اس
بعد اس نے دوسرا بٹن اٹھایا۔ انگلی اس پر رکھ کر اسے بائیں
گھمایا اور پھر یہ بٹن اس نے بروس کے بائیں نتھنے میں رکھ کر ا
بھی ٹیپ سے بند کر دیا اور اس کے بعد وہ واپس جا کر کر
گیا۔ اس نے باکس بند کر کے واپس جیب میں رکھ لیا تھا۔
اس سارے عمل سے نہ ہی کوئی تکلیف ہوئی تھی اور نہ

یف محسوس ہو رہی تھی۔ صرف اتنا فرق پڑا تھا کہ اب وہ ناک سے
س نہ لے سکتا تھا اور صرف منہ سے سانس لے رہا تھا۔ اس کی
میں نہ آ رہا تھا کہ یہ کیسا تشدد ہے جبکہ کاچ کے چہرے پر
رت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی۔
"تم حیران ہو رہے ہو بروس کہ یہ کیسا تشدد ہے۔ تو سنو۔ ابھی
لمحوں بعد ان بٹنوں سے ایک مخصوص گیس نکلے گی اور یہ گیس
نکیں لے آنے والی ہے۔ مسلسل اور تیز چھینکیں لیکن یہ ٹیپ اس
مضبوط ہیں کہ تم چھینک نہ سکو گے لیکن تمہارے ذہن میں پیدا
نے والی تحریک لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی جائے گی اور پھر تمہیں خود
اندازہ ہو جائے گا کہ بظاہر یہ معمولی سی بات تم پر کیا اثر کرتی
۔ تم ایک ایسے عذاب سے دوچار ہو جاؤ گے جس کا شاید تمہیں
کبھی تجربہ نہ ہوا ہو گا۔ نہ ہی تم بے ہوش ہو سکو گے نہ مر سکو
اور نہ چھینک سکو گے اور نہ جی سکو گے البتہ جب تم بتانے پر
ہو جاؤ تو بتا دینا تمہیں چھینکنے کا موقع دے دیا جائے گا"۔ کاچ
بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور بروس نے فوراً ہی اپنے اعصابی نظام
جامد کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن ظاہر ہے اس میں چند
تو لگنے ہی تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے اعصابی نظام کو جامد
اچانک اس کے ذہن میں تحریک پیدا ہوئی اور اسے یوں محسوس
جیسے اسے زبردستی چھینک آ رہی ہو اور پھر تحریک بڑھتی چلی گئی۔
نے سر جھٹک کر چھینکنے کی کوشش کی لیکن اس کے نتھنوں پر

موجود مخصوص ساخت کی ٹیپیں اس قدر سخت تھیں کہ ہوا باہر ہی جا سکتی تھی۔ وہ بے اختیار اپنا سر ہوا میں مارنے لگا۔ اس کی آنکھ پھٹنے لگیں۔ وہ یوگا کے سارے سبق بھول گیا۔ اس کے ذہن تحریک مزید تیز ہوتی جا رہی تھی لیکن وہ چھینک نہ مار رہا تھا۔ ا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خلا میں پہنچ گیا ہو۔ عجیب سی کیفیت گئی تھی اس کی جسے وہ کوئی نام نہ دے سکتا تھا۔ اس کا پورا جسم اختیار لرزنے لگا۔ لمحہ بہ لمحہ اس کی حالت واقعی خراب سے خراب ہوتی جا رہی تھی۔ گو جسمانی طور پر اسے کوئی تکلیف محسوس نہ رہی تھی لیکن وہ ایک ایسے عذاب میں پھنس گیا تھا جو واقعی انتہا خوفناک تھا۔ ایسا خوفناک کہ واقعی اس کے ذہن میں اس کا کوئی تصور ہی نہ تھا۔ اس کی حالت خستہ ہوتی چلی جا رہی تھی۔ مسخ ہو گیا تھا۔ اس کا سر مسلسل جھٹکے کھا رہا تھا لیکن وہ چھینک رہا تھا۔

"مجھے چھینکنے دو۔ فار گاڈ سیک مجھے چھینکنے دو میں بتا دیتا ہوں میں بتا دیتا ہوں"...... اچانک بروس کے منہ سے ہذیانی انداز خود بخود فقرے نکلنے شروع ہو گئے اور کاچ کے اشارے پر مار تیزی سے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں ٹیپیں اس کے نتھنوں اتار دیں اور اس کے ساتھ ہی بروس کو زور دار چھینک آئی اور مسلسل چھینکتا چلا گیا۔ جیسے جیسے وہ چھینکتا جا رہا تھا اسے انتہا اور آسودگی کا احساس ہوتا چلا جا رہا تھا۔ جیسے اس کے سر سے لولی

ہٹتا جا رہا ہو۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی چھینکیں کم ہوتی چلی گئیں ں نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کی ں سے پانی بہنے لگا تھا۔

یہ صرف تماشا ہے بروس۔ یہ تشدد نہیں ہے اور یہ تماشہ صرف بار ہو سکتا ہے۔ میں تمہیں واقعی کسی عذاب سے بچانا چاہتا کیونکہ تم بہرحال پاکیشیائی نہیں ہو یورپی ہو۔ بولو کہاں ہیں اور اس کے ساتھی"...... کاچ نے کہا۔

کون عمران۔ پہلے یہ تو بتاؤ"...... بروس نے کہا اور اس کے ہی اس نے تیزی سے اپنے ذہن اور اعصاب کو منجمد کرنا شروع

مار کر اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دو"...... بروس کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس کے ساتھ ہی کے ذہن پر جیسے سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ وہ اپنے ذہن کو منجمد میں کامیاب ہو گیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھ ہی اعصابی نظام بھی جامد ہو چکا ہو گا اس لئے اب اس سے پوچھ گچھ کی جا سکتی تھی صرف اسے ہلاک کیا جا سکتا تھا اور سیکرٹ سے غداری کرنے کی بجائے اپنا ہلاک ہو جانا اسے قبول تھا۔

کار لارڈز کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور تنویر
ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا اس نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہو
پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔ کار رکتے ہی جولیا اور صفدر نیچے ا
آئے جبکہ تنویر نے بٹن پریس کر کے کار کے عقبی دروازے لاک ک
اور پھر نیچے اتر کر اس نے ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ لاک کر دیا
پارکنگ میں کاریں مسلسل آ جا رہی تھیں اور وہاں خاصی گہما گہ
تھی لیکن یہاں آنے اور جانے والوں میں سے اکثریت سیاحوں کی ہ
تھی جن میں ویسے تو تقریباً ہر ملک کے سیاح تھے لیکن ان میں ایکری
کی تعداد کافی زیادہ تھی۔

"اب ہم نے کرنا کیا ہے مس جولیا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ انہیں ٹریس کرنا ہے اور پھر انہیں
پکڑنا ہے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا اندا
ایسے تھا جیسے یہ اس کے لئے دنیا کا سب سے بیزار کام ہو۔

نہیں۔ ہم نے ان میں سے صرف ایک کو زندہ پکڑنا ہے تاکہ
سے جے ایس پی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی جا
۔ باقی کا خاتمہ کر دینا ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر بے اختیار
پڑا۔ وہ حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگا تھا جبکہ صفدر مسکرا رہا
ی لمحے پارکنگ بوائے نے آ کر پارکنگ کارڈ انہیں دے دیا اور
ہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

کیا واقعی ایسا کرنا ہے جیسا آپ کہہ رہی ہیں"...... تنویر نے
ہو کر کہا۔

ہاں۔ کیونکہ مجھے عمران کی بات سے اتفاق نہیں ہے۔ جے ایس
ی ایسے انتظامات یقیناً ہوں گے کہ وہاں میک اپ چیک ہو
گا البتہ اس آدمی سے ہم تفصیلی معلومات حاصل کر لیں گے اور
رح وہاں جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ بن جائے گا"۔ جولیا نے

ویری گڈ۔ اب لطف آئے گا"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے
ا۔

تمہارا کیا خیال ہے صفدر"...... جولیا نے کہا۔

آپ درست نتیجے پر پہنچی ہیں مس جولیا"...... صفدر نے کہا تو
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لیکن اب ہم نے انہیں ٹریس کیسے کرنا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

مینجر کے پاس چلتے ہیں پھر وہ خود ہی بتائے گا"۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ آؤ"...... جولیا نے کہا اور پھر دروازہ کھول
وہ ہال میں داخل ہوگئے۔ ہال سیاح مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا
تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں موجود تھیں۔ جولیا اپ
ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"یس مس"...... ایک لڑکی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مینجر سے ملاقات کرنی ہے"۔ جولیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا

"کیا آپ کی ملاقات طے ہے"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ طے تو نہیں ہے۔ تو کیا مینجر کوئی وی آئی پی شخصیت
ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کس سلسلے میں ملاقات کرنی ہے"۔ لڑکی نے پوچھا

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ کلب برائے فروخت ہے۔ ہم اس
سلسلے میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو لڑکی بے
اختیار اچھل پڑی۔

"برائے فروخت۔ اوہ نہیں مس آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی
ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"سب فیصلے خود نہ کر لیا کرو یہ تمہارا کام نہیں ہے"۔ جولیا کا لہجہ
یکلخت سرد ہو گیا۔

"سوری مس میں بات کرا دیتی ہوں"...... لڑکی نے معذرت
بھرے لہجے میں کہا اور سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس
نے چار نمبر پریس کر دیئے۔

میں کاؤنٹر سے کیتھی بول رہی ہوں۔ ایک ایکریمین خاتون
دو مرد ساتھیوں کے ساتھ کاؤنٹر پر تشریف فرما ہیں۔ وہ مینجر
ب سے ملاقات کی خواہش مند ہیں...... لڑکی نے مودبانہ لہجے
کہا۔

جی انہوں نے کہا ہے کہ کوئی کاروباری بات چیت کرنی ہے
نے"...... لڑکی نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ شاید
ہمت نہ پڑی تھی کلب کی خرید و فروخت کے بارے میں بات
نے کی۔

اوکے"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور
ور رکھ دیا۔

"دوسری منزل پر مینجر صاحب کا آفس ہے تشریف لے جائیے
ت ہو جائے گی"...... لڑکی نے کہا اور جولیا نے اس کا شکریہ ادا
ور پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ ایک
یڈ پر اندھے شیشے کا کیبن تھا جبکہ کمرے میں صوفے اور کرسیاں
د تھیں جن پر دو عورتیں اور تین مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ کیبن کے
اڑے کی سائیڈ میں ایک کاؤنٹر کے پیچھے ایک لڑکی موجود تھی۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے بزنس
ں کرنا ہے"...... جولیا نے اس لڑکی سے کہا۔

"یس میڈم تشریف رکھیں۔ ابھی بات ہو جاتی ہے"...... لڑکی
کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو مرد باہر آگئے۔ ان کے باہر آتے

ہی صوفوں پر موجود مرد اٹھ کر اندر چلے گئے۔ جولیا اپنے ساتھ
سمیت صوفوں پر جا کر بیٹھ گئی۔ دونوں مرد دس منٹ بعد ہی با
گئے پھر تینوں عورتیں اٹھ کر اندر چلی گئیں اور پھر مزید دس م
بعد وہ بھی واپس آگئیں تو کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے جولیا اور ا
کے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ اٹھ کر دروازے سے اندر دا
ہوئے۔ کیبن گو چھوٹا تھا لیکن اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا
تھا۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ بتا
تھا کہ وہ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔

" میرا نام گراہم ہے اور میں مینجر ہوں"...... اس ادھیڑ عمر آد
نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" تشریف رکھیں۔ میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے ساتھ
ہیں"...... جولیا نے باوقار سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ م
کی سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ صفدر اور تنویر بھی کرسیوں
پر بیٹھ گئے۔

" مسٹر گراہم لارڈز کلب میں گرازیہ کے ایجنٹ رہائش پذیر ہیں
ان کے سربراہ کا نام کارچ ہے۔ ہم نے ان سے ملنا ہے"...... جولیا نے
اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو گراہم بے اختیار چونک پڑا۔

" آپ کا تعارف"۔ گراہم نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" تعارف نہیں کرایا جا سکتا مسٹر گراہم۔ صرف حوالے کے لئے
بلیک ماؤتھ کہا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا تو گراہم کے چہرے پر

ہیجان کے تاثرات ابھر آئے۔

" ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں"...... گراہم نے کہا اور
ے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" نہیں مسٹر گراہم فون نہیں۔ آپ ہمیں ساتھ لے کر جائیں
سیکرٹ معاملات ہیں"...... جولیا نے کہا۔

ی میڈم جب تک کارچ اجازت نہ دیں میں کیسے آپ کو لے
ؤں۔ ویسے وہ ایک آدمی سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس لئے
ل مل بھی نہ سکیں"...... گراہم نے کہا۔

ری نہیں کہ ہم کارچ سے ملیں۔ ان کی ساتھی خاتون جولین
یں لیکن فون پر بات نہیں ہو گی۔ یہ ہمارا اصول ہے کیونکہ
ہیں خصوصی اور ٹاپ سیکرٹ کو ڈبولنے ہیں آپ کے سامنے
و سکتے"...... جولیا نے کہا۔

آپ کو وہاں بھجوا دیتا ہوں کسی آدمی کے ساتھ لیکن میں
ں جا سکتا۔ یہاں مجھے بہت کام ہوتے ہیں"۔ گراہم نے کہا۔

ہمیں بتا دیں کہ وہ کہاں ہیں ہم خود جا کر مل لیں گے۔
تکلیف نہ کریں"...... جولیا نے کہا۔

ے آپ میں ہال کے شمال میں موجود دروازے سے ایک
یں جائیں گے اس راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ ہے
دوسری سمت جائیں گے تو تھوڑا سا خالی حصہ آئے گا اس
سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی ایک علیحدہ عمارت

ب اس میں وہ سب موجود ہیں" ...... گراہم نے کہا۔

"پوچھ گچھ کس سے کر رہے ہیں۔ کیا کوئی مقامی مسئلہ
جولیا نے اٹھتے ہوئے سرسری سے انداز میں کہا۔

"کوئی آدمی بروس ہے۔ سنا ہے وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا
ہے" ...... گراہم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ صفدر اور تنویر ؟
کھڑے ہوئے تھے۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال شکریہ" ...... جولیا نے
اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو گراہم ا
ضرب کھا کر چیختا ہوا سائیڈ سے باہر آگرا۔ تنویر کی لات بجلی
تیزی سے حرکت میں آئی اور چیخ کر اٹھتا ہوا گراہم لات کی ضر
کر اچھل کر دور جا گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ اس دوران صفدر ؟
سی تیزی سے دروازے کی طرف جا چکا تھا۔ اس نے دروازہ کھو
باہر نکل گیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے۔ آف نہ کر دوں" ...... تنویر نے کہا۔

"صفدر کو آنے دو" ...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا
صفدر باہر کاؤنٹر پر موجود لڑکی کو بے ہوشی کی حالت میں کاندھ
اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"شکر ہے باہر کوئی موجود نہ تھا" ...... صفدر نے کہا۔

"چلو اسے یہیں پھینکو اور دروازہ باہر سے لاک کر دو۔ جب ت
یہ ہوش میں آئیں گے ہم اپنا کام کر چکے ہوں گے" ...... جولیا نے

ں سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ صفدر اور تنویر بھی اس
، باہر آئے اور پھر صفدر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر
ں کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی راہداری میں آئے اور
ں بعد وہ لفٹ کے ذریعے واپس نیچے ہال میں پہنچ چکے تھے۔ ہال
تے ہی وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر کی نشاندہی
نے کی تھی۔ پھر اس چھوٹی سی راہداری کو کراس کر کے وہ
طرف گئے تو سامنے واقعی سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی
مارت موجود تھی۔ وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کی طرف
لگے۔ ابھی وہ برآمدے کے قریب ہی پہنچے تھے کہ اچانک دو مرد
اہداری سے نکل کر برآمدے میں آئے اور ان کی طرف بڑھنے
، کے پیچھے ایک عورت تھی۔ ان کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے کہ یہ
س کے ساتھی ہیں۔

ہ ریزرو علاقہ ہے۔ آپ ادھر کیوں آ رہے ہیں" ...... ایک مرد
ت لہجے میں کہا۔

میں مینجر گراہم نے بھیجا ہے۔ ہم نے مسٹر کاچ کو اہم اطلاع
ہے" ...... جولیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

پ ہیں کون" ...... اس بار اس آدمی نے چونک کر کہا۔

یہاں نہیں اندر کمرے میں چلیں۔ ویسے آپ بے فکر ہیں ہم
، ہیں دشمن نہیں" ...... جولیا نے برآمدے میں داخل ہوتے
کہا۔

"سوری پہلے آپ اپنا تفصیلی تعارف کرائیں"...... اس
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈا
"چلو ٹھیک ہے۔ ہم تعارف کرا دیتے ہیں"۔ جولیا ۔
اسکے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور وہ آدمی یکلخت چیختا ہوا اچھل
جا گرا۔ اسی لمحے صفدر اور تنویر بھی دوسرے مرد اور عورت
پڑے۔ ان کے چونکہ وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی
ہے اس لئے وہ مار کھا گئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ بے ہوش ہو
"انہیں گھسیٹ کر کسی کمرے میں ڈال دو۔ جلدی کر
نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ا
دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اسے اس دروازے کی
طرف سے ہلکی سی آواز سنائی دی تھی۔ گو آواز بے حد ہلکی تھ
اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اندر کوئی چیخ کر بولا ہو۔ جولیا تی
اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کو دبا
دروازہ اندر سے بند تھا لیکن اب آواز قدرے واضح ہو گئی تھی۔
"یہ کیسے ٹھیک ہو گا۔ اسے ہر صورت میں بولنا چاہئے"
ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"میرا خیال ہے باس کہ اس نے کوئی خصوصی ذہنی م
رکھی ہے۔ اس کا جسم بھی بے حس ہو چکا ہے اس لئے اس
ہی چھوڑ دیں۔ میرا خیال ہے کہ کچھ وقت بعد یہ خود ہی ٹھیک
جائے گا اور جیسے ہی یہ ٹھیک ہو گا ہم اس پر ٹوٹ پڑیں

ی ہلکی سی آواز سنائی دی۔
ہاں ٹھیک ہے۔ چلو اسے یہیں رہنے دو۔ آؤ"...... پہلی آواز
دی اور جولیا تیزی سے سائیڈ میں ہو گئی۔ اسے دروازہ کھلنے کی
سنائی دی۔
ارے یہ کون ہیں"...... اندر سے حیرت بھری آواز سنائی دی
ولیا نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اسی لمحے صفدر اور تنویر ایک
سے باہر نکلے تھے۔ جولیا دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ
لگائے خاموش کھڑی تھی۔ اسی لمحے صفدر اور تنویر بجلی کی سی
سے برآمدے کے ستونوں کی آڑ میں ہو گئے۔ شاید انہوں نے
ی پوزیشن دیکھ لی تھی۔ اسی لمحے بجلی کی سی تیزی سے دو آدمی
نکلے اور انتہائی برق رفتاری سے ان دونوں نے بھی ستونوں کی
لے لی۔ ان کی پشت جولیا کی طرف تھی۔ انہیں احساس تک نہ
ا تھا کہ جولیا باہر موجود ہے۔ جولیا کے ہاتھ میں مشین پسٹل
تھا۔ جولیا نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ
آزوں کے ساتھ ہی کمرے سے نکل کر اوٹ لینے والے دونوں
کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ اچھل کر نیچے گرے لیکن اس
اتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومنے لگے تھے کہ جولیا نے ایک
فائر کھول دیا اور اس بار ان ونوں کے جسم ایک جھٹکے سے
ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر اور تنویر بھی اوٹ سے باہر آ

"ان کی ساتھی عورت کو اٹھا لو۔ باقی دونوں کا خاتمہ کر دو۔ جلدی کرو۔ فائرنگ کی آوازیں کہیں ہمیں پھنسا نہ دیں۔ ہم نے فوری نکلنا ہے"...... جولیا نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے وہ دروازے کی طرف مڑی پھر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی وہ سامنے کرسی پر موجود بے حس و حرکت بیٹھے بروس کو دیکھ کر چونک پڑی۔ بروس کا جسم کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے حس و حرکت تھا۔

"صفدر جلدی آؤ یہاں۔ بروس موجود ہے جلدی آؤ"...... جولیا نے دروازے کے قریب جا کر چیختے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے صفدر دوڑتا ہوا اندر آیا۔

"اوہ۔ اوہ اس کی پوزیشن بتا رہی ہے کہ اس نے اپنے ذہن کو جامد کر رکھا ہے۔ اوہ تو اس سے پوچھ گچھ ہو رہی تھی"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر بروس کے سر کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے یکے بعد دیگرے بروس کی پیشانی کی دونوں سائیڈوں پر مخصوص انداز میں ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ہی بروس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹایا اور پھر اسکے چہرے پر زوردار تھپڑ جڑ دیا اور بروس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جبکہ اس دوران جولیا نے اس کی رسیاں کھول دی تھیں۔

"ہوش میں آؤ بروس ہم پرنس کے ساتھی ہیں۔ جلدی کرو ہمیں یہاں سے نکلنا ہے"...... صفدر نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو وہ کاچ، وہ مار کر۔ وہ"...... بروس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی کہا۔

"جلدی کرو کیا ہو رہا ہے یہاں"...... اسی لمحے تنویر نے دروازے پر چیخ کر کہا۔ اس کے کاندھے پر ایک عورت بے ہوشی کے عالم میں لدی ہوئی تھی۔

"اٹھو بروس جلدی کرو"...... صفدر نے بروس کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ تو آپ ہیں۔ آئیے"...... بروس نے اس بار پوری طرح سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا اور صفدر جولیا سمیت تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ انہیں اصل خطرہ یہ تھا کہ فائرنگ کی آواز سن کر کوئی آجائے گا یا اس مینجر کو ہوش آگیا تب بھی ان کے لئے مسئلہ بن جائے گا لیکن ابھی تک کوئی ادھر نہ آیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ میرے ساتھ آئیے ادھر ایک خفیہ دروازہ ہے۔ ہم کلب کے عقبی حصے کی طرف پہنچ جائیں گے"۔ اس نے باہر آکر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے برآمدے کی سائیڈ سے نکل کر ایک گلی نما راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا، تنویر اور صفدر اس کے پیچھے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک عقبی دروازے سے کلب کے عقب میں ایک سڑک پر پہنچ گئے

جہاں ٹریفک گزر رہی تھی۔

"تنویر اسے یہاں سائیڈ پر لٹا دو اور تم کار لے آؤ"۔ جولیا نے کہا

" ادھر آ جائیں ادھر سائیڈ میں ایک محفوظ جگہ ہے۔ ادھ
جائیں "...... بروس نے دائیں طرف بڑھتے ہوئے کہا اور وہ سب ا
کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر وہ ایک احاطے کے قریب
گئے۔ احاطے کی دیوار ایک جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی وہ تیزی سے ا
ٹوٹی ہوئی جگہ سے اندر داخل ہوئے۔ یہ خالی احاطہ تھا جس
شراب کی خالی پیٹیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ تنویر نے کاندھے
لدی ہوئی عورت کو دیوار کے ساتھ زمین پر لٹایا اور پھر دوڑتا ہوا
اس ٹوٹے ہوئے حصے سے باہر نکل گیا۔

" اب تم بتاؤ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ "...... جولیا نے برو
سے پوچھا تو بروس نے لارڈز کلب جانے سے لے کر اپنے ذہن کو ما
کرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" وہاں پرنس تمہارے انتظار میں بیٹھا ہوا ہو گا اور تم یہاں ا
پھنس گئے "...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے باہر سے کار کی آواز سنائی د
تو صفدر نے جھک کر اس عورت کو اٹھایا اور تیزی سے ٹوٹے ہو
حصے کی طرف بڑھ گیا۔ کار ٹوٹے ہوئے حصے کے سامنے رک گئ
تھی۔ صفدر نے عقبی دروازہ کھولا اور عورت کو دونوں سیٹوں کے
درمیان لٹا دیا۔ دوسرے لمحے وہ سب کار میں سوار ہوئے اور تنویر نے
کار آگے بڑھا دی۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک میز کے پیچھے کاج بیٹھا ہوا
تھا۔ میز کی دوسری طرف مارکر بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر ایک فون موجود
تھا۔

" باس آپ نے اس بار قطعی نیا منصوبہ بنایا ہے۔ کیا اس کی
کوئی خاص وجہ ہے "...... مارکر نے کاج سے مخاطب ہو کر کہا تو کاج
بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہاں۔ میں نے ایک بین الاقوامی تنظیم کے چیف سے ذاتی طور
پر اس علی عمران کے بارے میں بات چیت کی ہے۔ یہ چیف میرا
دوست بھی ہے اور ہمدرد بھی۔ اس نے جیسے ہی اس علی عمران کا نام
سنا تو وہ چونک پڑا اور جب میں نے اسے بتایا کہ میں روسٹرم میں اس
عمران کے خلاف کام کر رہا ہوں تو اس نے مجھے اس عمران کے
بارے میں جو کچھ بتایا ہے اگر میں ذاتی طور پر یہ بات نہ جانتا کہ

چیف غلط بیانی کرنے کا عادی نہیں ہے تو میں یقیناً اسے غلط بیانی
سمجھتا لیکن اس کی باتوں سے مجھے احساس ہو گیا کہ یہ لوگ عا
ایجنٹ نہیں ہیں۔ اس چیف نے مجھے یہ مشورہ دیا اور حقیقتاً اس
مشورہ مجھے بے حد پسند آیا کہ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں
ٹریس کرنے اور ہلاک کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ ترتیب د
ورنہ یہ لوگ کبھی نہ ٹریس ہو سکیں گے اور نہ ہی قابو آسکیں گے بل
الٹا یہ لوگ اچانک ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ چنانچہ اس گفتگو کے ب
میں نے یہ منصوبہ بندی کی تھی کہ اپنی جگہ کیتھی گروپ کو ا
کلب میں پہنچا دیا ہے۔ تم دیکھنا کہ اس منصوبے کے نتیجے میں
صرف ہم اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیں گے بل
ان کا خاتمہ بھی آسانی سے کر لیں گے"...... کاچ نے جواب د
ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر ر
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کاچ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ر
اٹھالیا۔

"یس"...... کاچ نے کہا۔

"فوسٹر بول رہا ہوں جناب۔ آپ کے لئے انتہائی اہم اطلاعا
ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کاچ
اختیار چونک پڑا۔

"اطلاعات کا مطلب ہے کہ بہت سی باتیں ہیں"...... کاچ
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

جی ہاں۔ چونکہ آپ نے خود ہی حکم دیا ہوا تھا کہ جب تک
ات انجام تک نہ پہنچ جائیں اس وقت تک آپ کو رپورٹ نہ
جائے اس لئے میں نے اطلاعات کا لفظ کہا ہے"...... فوسٹر نے
دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ کیا اطلاعات ہیں"...... کاچ نے جواب دیتے
ئے کہا۔ فون میں لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے فوسٹر
از میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے مارکر تک بھی پہنچ رہی تھی۔
پہلے ایک یورپی آدمی جس کا نام بروس تھا وہ لارڈز کلب کے ہیڈ
جیفرے سے ملا اور اس نے لارڈز کلب کے نیچے موجود ایسے تہہ
کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جس میں
ی مشینری نصب ہو۔ جیفرے نے اس سے بھاری رقم بھی
ل کر لی اور گروپ کے چیف کو اطلاع بھی کر دی۔ چنانچہ
پ کے چیف نے جیفرے سے مل کر باقاعدہ منصوبہ بندی کے
اس آدمی بروس کو بے ہوش کر کے قابو میں کر لیا۔ پھر بے
کے دوران اس کا میک اپ چیک کیا گیا لیکن وہ میک میں
تھا۔ چنانچہ گروپ کا چیف اپنے نائب کے ساتھ علیحدہ کمرے
اس سے پوچھ گچھ میں مصروف ہو گیا۔ اسی دوران ایک گروپ
میں ایک عورت اور دو مرد شامل تھے لارڈز کلب کے مینجر گراہم
فس میں پہنچے۔ ہمیں اس وقت اطلاع ملی جب گراہم کو بے
کر دیا گیا۔ میں نے فوری طور پر گراہم کو ہوش دلایا اور اس

سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ انہوں نے اس سے آپ کے
بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور گراہم نے اسے گروپ کی
رہائش گاہ کی نشاندہی کر دی۔ اس پر ہم وہاں پہنچے تو وہاں گروپ کی
لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ سوائے گروپ کی لڑکی مارجری کے باقی
سب کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور مارجری اور بروس دونوں غائب تھے۔
پھر عقبی دروازہ کھلا ہوا پایا گیا۔ اس کے بعد ہم نے فوری طور پر عقبی
طرف چیکنگ کی تو ہمیں سامنے کی ایک عمارت میں موجود ایک
آدمی نے بتایا کہ اس عقبی دروازے سے ایک عورت اور تین مرد
باہر آئے جن میں سے ایک مرد کے کاندھے پر بے حس و حرکت
عورت لدی ہوئی تھی۔ وہ ملحقہ احاطے میں چلے گئے اور پھر ان میں سے
ایک وہاں سے نکل کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک کار اس احاطے کے
سامنے رکی اور یہ لوگ احاطے سے نکل کر اس کار میں سوار ہوئے اور
کار چلی گئی۔ اس آدمی کی ٹانگیں مفلوج ہیں اس لئے وہ آدمی کوٹھی
میں بیٹھا دوربین سے صرف ادھر ادھر کا نظارہ کرتا رہتا ہے۔ اس آدمی
نے یہ سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور پھر اس آدمی سے
ہمیں ان کی کار کا رنگ حتیٰ کہ رجسٹریشن نمبر بھی معلوم ہو گیا۔
چنانچہ ہم نے پورے روسٹرم میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا اور
ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ کار لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر
اٹھارہ میں داخل ہوتی دیکھی گئی ہے جس پر اس کوٹھی کو گھیر لیا گیا
اور اس کی الیکٹرانک مشین سے چیکنگ کی گئی تو اس کوٹھی میں

ا موجود ہے۔ اسے کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھا گیا ہے۔
ہوش ہے جبکہ کوٹھی کے اندر چھ مرد ہیں اور ایک عورت بھی
ہے اور وہ کار بھی موجود ہے لیکن اس کا رجسٹریشن نمبر دوسرا
وہ لوگ جن کے حلیے اس عینی شاہد اور مینجر گراہم نے بتائے
لوگوں میں سے کوئی بھی ان حلیوں کے مطابق نہیں ہے اور
ن کے وہ لباس ہیں جو بتائے گئے ہیں لیکن مارجری اور کار
کی موجودگی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ میرا
ہے کہ انہوں نے کار کی رجسٹریشن پلیٹ بھی تبدیل کر دی
اپنے حلیے اور لباس بھی تبدیل کر دیئے ہیں۔ اب آپ بتائیں
یا طور پر کیا کرنا ہے۔ کیا اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا
اندر فائرنگ کر کے ان کا خاتمہ کیا جائے یا اندر بے ہوش کر
لی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کیا جائے۔ جیسا آپ حکم
دوسری طرف سے فوسٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
ا تم انہیں اس انداز میں بے ہوش کر سکو گے کہ انہیں اس
ے احساس نہ ہو سکے ...... کاچ نے کہا۔
ں سر۔ ہمارا گروپ ان معاملات میں پوری طرح تربیت یافتہ
ہمارے پاس انتہائی جدید ترین آلات بھی ہیں ...... فوسٹر
ے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
ا تمہارے پاس یہاں کوئی ایسا پوائنٹ ہے جہاں ان لوگوں
ر پھر ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے اور وہاں کسی قسم کی کوئی

مداخلت بھی نہ ہو"۔۔۔۔۔ کاچ نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اس کے لئے آپ کو علیحدہ معاوضہ دینا ہو
فوسٹر نے جواب دیا۔

"معاوضے کی فکر مت کرو۔ تم نے اب تک جس کارگزاری
مظاہرہ کیا ہے اس پر بھی تمہیں علیحدہ بھاری انعام ملے گا اور تم
اگر انہیں بے ہوش کر کے اس سپیشل پوائنٹ تک پہنچا دیا تو
تم معاوضہ طلب کرو گے اس کے ساتھ ساتھ اس سے ڈبل انعام
دیا جائے گا"۔۔۔۔ کاچ نے کہا۔

"تھینک یو سر۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آپ کا کام
انداز میں ہو گا۔ یہاں ایسا پوائنٹ ہے جہاں نہ صرف ٹارچنگ
انتہائی جدید ترین آلات ہیں بلکہ قدیم ہتھیار بھی موجود ہیں اور
میں جکڑے جانے والی کرسیاں بھی اور پھر یہ جگہ جزیرے
جنگل میں بنی ہوئی ہے جہاں کسی کی مداخلت کا کوئی تصور ہی
کیا جا سکتا"۔۔۔۔ فوسٹر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ پھر تم ان سب کو مارجری سمیت بے ہوش
اس پوائنٹ پر پہنچا دو اور انہیں راڈز میں جکڑ کر پھر مجھے اطلا
کرو"۔۔۔۔ کاچ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے انہیں فوری طور پر ہلاک کیوں نہیں کرایا باس۔
لوگ اگر اس قدر خطرناک ہیں تو انہیں فوری ہلاک ہونا چاہئے
کاچ کے رسیور رکھتے ہی مارکر نے کہا تو کاچ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب اتنے بھی خطرناک نہیں ہیں کہ فولادی راڈز کو صرف اپنی
سے توڑ دیں گے اور نہ ان کے پاس ایسی طاقتیں ہیں کہ وہ
نظروں سے غائب ہو جائیں گے۔ میں ان لوگوں کو ہوش میں
آکر اور ان سے چند باتیں کرنے کے بعد انہیں ہلاک کرنا چاہتا
ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں کم از کم ان سے باتیں کر کے ان کے
ے میں معلومات حاصل کروں کہ آخر ان کی اس قدر شہرت کا
راز کیا ہے حالانکہ تم نے خود فوسٹر کی رپورٹ سنی ہے۔ اب
ر کیا ہے ایک عام سا مقامی گروپ، اگر وہ انہیں آسانی سے نہ
ٹریس کر لیتا ہے بلکہ انہیں بے ہوش کر دیتا ہے تو پھر ان میں
کیا خاصیت ہے کہ پوری دنیا ان کے نام سے دہشت زدہ
"۔۔۔۔۔ کاچ نے کہا اور مارکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے باس سچی بات یہ ہے کہ آپ نے لارڈز کلب میں جس
ح اپنے اور ہمارے میک اپ میں عام لوگوں کو چھوڑا تھا مجھے اس
خت اختلاف تھا کیونکہ میرا خیال تھا کہ یہ منصوبہ اس قدر مؤثر
نہ ہو گا لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ کا یہ منصوبہ
ب رہا ہے لیکن ہمیں ان لوگوں پر حیرت ہے کہ یہ اتنی آسانی
کیسے مارے گئے ہیں حالانکہ یہ خاصے تربیت یافتہ لوگ تھے"۔
ر نے کہا۔

"جتنے بھی تربیت یافتہ ہوں بہرحال ہیں تو مقامی لوگ اور وہ
شیائی سیکرٹ سروس والے بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ ان کا

تجربہ بھی زیادہ ہے۔ تم نے دیکھا کہ وہ کس طرح مینجر تک پہنچے ا
اس سے پوچھ گچھ کر کے اس کے ذریعے ہمارے نمبر ٹو گروپ تک
گئے ...... کاچ نے کہا۔

"اب نے اپنے نمبر ٹو کو ایم وائی ون دیا تھا۔ میرا خیال ہے
اس نے اسے یقیناً اس بروس پر استعمال کیا ہو گا اور اس بروس
یقیناً کچھ نہ کچھ بتایا ہو گا لیکن اب تو پورا گروپ سوائے اس لڑ
مارجری کے ہلاک ہو چکا ہے۔ اب تو اس بروس سے نئے سرے
معلومات حاصل کرنی پڑیں گی"...... مارکر نے کہا۔

"نہیں معلومات تو اس عمران اور کے ساتھیوں کے بارے م
ہی کرنی تھیں اب جبکہ وہ سب ٹریس ہو کر قابو میں آجائیں گے تو
مزید کیا معلومات حاصل کرنی ہیں"...... کاچ نے کہا اور مارکر
اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے شدید انتظار کے بع
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کاچ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کاچ نے کہا۔

"فوسٹر بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے فوسٹر کی آواز سنائی دی

"یس کیا رپورٹ ہے"۔ کاچ نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وکٹری سر۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔ ا
سب کو مارجری سمیت بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا
انہیں راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے اور اس کوٹھی میں موجود ان کا تما
سامان بھی وہاں پہنچا دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی لارڈز کلب

ے نمبر ٹو گروپ کی لاشیں بھی اٹھا لی گئی ہیں ...... فوسٹر نے
دیا۔

اس نمبر ٹو کے انچارج کو میں نے ٹارچنگ کا ایک مخصوص
دیا تھا جسے ہم ایم وائی ون کہتے ہیں۔ کیا وہ وہاں سے ملا ہے یا
۔ وہ انتہائی قیمتی ہے"...... کاچ نے کہا۔

وہاں سے جو سامان ملا ہے وہ بھی ہم نے اس سپیشل پوائنٹ پر
دیا ہے۔ یقیناً اس میں وہ حربہ بھی شامل ہو گا"...... فوسٹر نے
دیا۔

اب اس جگہ کی تفصیل بتا دو تاکہ میں اپنے گروپ سمیت وہاں
پاؤں اور یہ بھی بتا دو کہ اس سپیشل پوائنٹ پر اسلحہ اور کاروں
کی پوزیشن کیا ہے"...... کاچ نے پوچھا تو دوسری طرف سے
پوری تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے تھینک یو۔ تمہارا انعام اور معاوضہ تم تک پہنچ جائے
...... کاچ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مارکر اپنے ساتھیوں کو تیار کرو۔ اپنا تمام سامان بھی یہاں سے
لو کیونکہ اب یہاں ہماری واپسی نہیں ہو گی"...... کاچ نے کہا
مارکر اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر
دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو
اس کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گئے جب
جولیا اپنے ساتھیوں سمیت بروس اور ایک بے ہوش لڑکی کو اٹھائے
واپس کوٹھی پہنچی تھی اور پھر عمران نے بروس اور جولیا سے جب
تفصیلات معلوم کیں تو اس نے بروس کو کہہ کر کار کی رجسٹریشن
پلیٹ بھی بدلوا دی اور بروس، جولیا، صفدر اور تنویر چاروں کو میک
اپ اور لباس بھی تبدیل کرنے کا کہہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
بے ہوش لڑکی کو کرسی پر رسیوں سے بندھوا کر ہوش دلایا لڑکی نے
جب بتایا کہ وہ ایک سیاح لڑکی ہے اور اسے بھاری رقم کے عوض
مارجری کا روپ دھارنے کا کہا گیا تھا جبکہ اس کا اصل نام کیتھی ہے
تو عمران بے اختیار چونک پڑا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران عمران کے
ساتھ صرف جولیا اور بروس تھے جبکہ باقی ساتھی بارہ پہرہ دے رہے

بھی عمران مزید تفصیلات معلوم کر ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی
سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور گو اس نے مخصوص بو کا احساس
ہی اپنا سانس روکنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا ذہن فوراً
یک پڑ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ اسے فوراً احساس ہو
وہ اس کاج اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ٹریپ ہو گئے ہیں
کیتھی کا بیان سننے کے بعد اسے فوراً اس بات کا خیال آیا تھا
یا اور اس کے ساتھیوں کو باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے لیکن اس
کہ وہ اس بارے میں کوئی حفاظتی اقدامات سوچتا انہیں بے
کر دیا گیا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اس کے ساتھ راڈز والی
ں میں اس کے سارے ساتھیوں کے علاوہ بروس اور وہ لڑکی
بھی موجود تھے۔ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران
سم بھی راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے پیروں کو جنبش
کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ کرسی کے سامنے والے
کے ساتھ اس کے دونوں پیر بھی راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔
ح اس کے دونوں بازو بھی کرسی کے بازوؤں پر کڑوں میں
ہوئے تھے۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا
کہ کمرے کا سامنے موجود دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر
ہوا۔

ارے تمہیں خود بخود ہوش آ گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ اس
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھ پر فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا اثر کم ہ
ہے۔ تمہارا کیا نام ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"میرا نام سمتھ ہے"...... اس نوجوان نے کہا اور اس کے سا
ہی وہ آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک لمبی گردن وا
نیلے رنگ کی شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کو سب سے پہلے ا
عمران کے دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے چوہان کی ناک سے لگا دیا۔
لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور عمران کو چھوڑ کر اس کے بائ
ہاتھ پر موجود بروس کی ناک سے لگا دیا اور پھر اس طرح اس نے
کارروائی سب کے ساتھ کرتے ہوئے آخرکار شیشی کا ڈھکن لگایا
اسے واپس جیب میں رکھ دیا۔
"ہم کس کے قیدی ہیں مسٹر سمتھ"...... عمران نے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو اس سنٹر کا انچارج ہوں۔ تم لو
کو چیف فوسٹر نے بے ہوش کرایا ہے اور یہاں بھجوایا اور پھر میں
تمہیں کرسیوں پر جکڑ دیا۔ اب چیف کا فون آیا ہے کہ میں تم
ہوش میں لے آؤں کیونکہ چیف کسی غیر ملکی گروپ کے ساتھ
تم سے پوچھ گچھ کرنے آ رہا ہے"۔ سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا
پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے
دروازہ اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ اسی لمحے چوہان کی کراہ
دی اور عمران نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ چوہان ہوش میں آ
اور پھر آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہ

وہ لڑکی کیتھی بھی ہوش میں آ گئی اور ظاہر ہے سب نے عمران
یہی پوچھنا چاہا کہ وہ کہاں ہیں اور کس کی تحویل میں ہیں جس
جواب میں عمران نے وہی کچھ بتا دیا جو سمتھ نے اسے بتایا تھا۔
"اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ گیم کھیلی گئی ہے۔
نے کیتھی کو وہاں پہنچا دیا اور ہم نے انہیں اصل سمجھ کر ختم کر
...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"اسی بات پر مجھے بے حد فکر لاحق ہو گئی ہے"...... عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے
بار چونک پڑے۔
"کیسی فکر"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہی کہ اگر تم نے کبھی میری بجائے میری نقل کے گلے میں ہار
دیا تو پھر"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب
بھی اس انتہائی سنگین حالات میں بھی بے اختیار ہنس پڑے۔
"کوئی بھی حالات ہوں تمہاری بکواس بہرحال بند نہیں ہوتی"۔
یا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں تو ان حالات کی سنگینی کے بارے میں سوچ رہا ہوں جب
ہو گی کہ ارے واہ مجھے تو اب معلوم ہوا ہے کہ میں نے نقلی
ان کے گلے میں ہار ڈال کر اسے سوئمبر میں جتا دیا تھا"...... عمران
اسی لہجے میں جواب دیا۔
"تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نقل تو نقل اگر

جولیا نے اصل کے ساتھ بھی یہی کام کیا تو تم دوسرا سانس نہ لے
گے"...... قطار میں تقریباً درمیان میں بیٹھے ہوئے تنویر نے بڑے
سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا
میں عمران کی بے اختیار ہنسی بھی شامل تھی۔ البتہ بروس اور وہ لڑ
کیتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے البتہ اس لڑکی کیتھی کے چہرے
شدید حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ اسے شاید یہ بات سمجھ نہ آ ر
تھی کہ یہ لوگ ان حالات میں بھی اس طرح ہنس بول رہے ہیں
جیسے دشمن کی قید میں ہونے کی بجائے کسی ڈرامے کی ریہرسل
رہے ہوں جبکہ بروس خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا
وہ کچھ سوچ رہا ہے۔

"عمران صاحب ہمیں ان کرسیوں سے رہائی کے لئے کچھ کر
چاہئے"...... بروس نے آخرکار اپنے دل کی بات کر دی۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ صرف سوچنے کی آزادی ہے اور تنویر
ہمیشہ مجھ سے یہی گلہ رہتا ہے کہ میں بس سوچتا ہی رہ جاتا ہوں اس
لئے میں نے سوچنا بند کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہو
جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا درو
ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے
پر جینز کی پتلون کے ساتھ چمڑے کی ایک خصوصی ساخت کی جیک
تھی۔ اس کے پیچھے ایک لڑکی اور تین آدمی تھے جبکہ سب سے آخر
ایک اور نوجوان تھا۔ یہ گروپ اندر داخل ہو کر عمران اور اس

یوں کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"اس لڑکی کو بھی اٹھا لائے ہو۔ یہ بیچاری تو چارہ تھی ان کو
کرنے کے لئے"...... سب سے پہلے کمرے میں داخل ہونے
نوجوان نے کیتھی کی طرف دیکھتے ہوئے سب سے آخر میں
والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے تو یہی حکم دیا تھا کہ وہاں موجود سب افراد کو بے ہوش
یہاں لایا جائے"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم میں سے عمران کون ہے"...... نوجوان نے
میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"میرا نام عمران ہے"۔ عمران کے بولنے سے پہلے عمران کے
بیٹھا ہوا چوہان بے اختیار بول پڑا اور عمران سمیت اس کے
ساتھی بے اختیار چونک پڑے لیکن وہ خاموش رہے تھے۔
کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ اسے چوہان کے
طرح اپنے آپ کو عمران کہنے کی کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہ آئی

"فوسٹر یہاں کرسیاں منگواؤ تاکہ میں ذرا اطمینان سے اس عمران
گفتگو کر سکوں جس کے کارناموں کی تفصیلات سن سن کر
کان پک گئے ہیں"...... اس نوجوان نے سب سے آخر میں
والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی وہ
ہے جسے سمتھ اپنا باس کہہ رہا تھا۔ فوسٹر سر ہلاتا ہوا کمرے سے

باہر چلا گیا۔
"پہلے تم اپنا تعارف تو کرا دو"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے ک
"میرا نام کاچ ہے۔ یہ میری ساتھی جولین اور یہ ماکر، آر تھ
ٹونی ہیں۔ ہمارا تعلق بلیک ماؤتھ سے ہے"...... اس کاچ نے چو
کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"نام تو تم نے بے حد خوبصورت رکھا ہوا ہے مسٹر کاچ۔ ت
تمہیں اس طرح کی گیم کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ تم نقلی کر
ترتیب دے کر اسے لارڈز کلب میں پہنچاؤ۔ کیا تم اپنے آپ کو ا
قابل نہیں سمجھتے تھے کہ ہمارے مقابلے پر براہ راست اترتے
چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چو
کس اینگل سے بات چیت کو آگے بڑھانا چاہتا ہے۔
"کیوں احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو مسٹر عمران۔ میں نے
تمہاری ذہانت کے بڑے قصے سنے ہیں لیکن تم نے یہ بات کر کے
امیج میری نظروں میں گرا دیا ہے۔ ہم نے تمہیں ٹریس کرنا تھا
دیکھ لو ہم نے تمہیں ٹریس بھی کر لیا اور تم اس وقت بے بس
ہو چکے ہو"...... کاچ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اگر تم ہمیں بے بس سمجھتے کاچ تو تمہارا ہاتھ جیب میں م
پسٹل پر مستقل جما ہوا نہ ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ہم
لاشعوری طور پر شدید خوفزدہ ہو"...... چوہان نے منہ بناتے ہ
کہا تو کاچ کے چہرے پر یکلخت شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

جیب میں موجود ہاتھ ایک جھٹکے سے باہر نکال لیا۔ اسی لمحے
زہ ایک بار پھر کھلا اور چار آدمی آٹھ کرسیاں اٹھائے اندر داخل
ئے۔ ایک ایک آدمی نے دو دو کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ انہوں
کرسیاں فرش پر رکھیں تو کاچ کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا اور
کے بیٹھتے ہی اس کے سب ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
"میں تم سے خوفزدہ نہیں ہوں مسٹر عمران ورنہ اس کوٹھی
ہی تم پر فائر کھولے جا سکتے تھے اور تمہاری لاشیں بھی اب تک
یں گل سڑ چکی ہوتیں"۔ کاچ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم سپر ایجنٹ ہو"...... چوہان نے کہا۔
"ہاں۔ تم نے درست سنا ہے۔ میں واقعی سپر ایجنٹ ہوں"۔
نے بڑے فخریہ انداز میں جواب دیا۔
"اگر تم واقعی سپر ایجنٹ ہو تو پھر یقیناً تم نشانہ بازی اور مارشل
دونوں میں ماہر ہو گے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو"۔ کاچ
یرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں سپر ایجنٹ صاحب کہ جو سپر
ٹ ہوتے ہیں وہ خود بلوں میں چوہوں کی طرح چھپ کر نہیں
جاتے اور دوسروں کو آگے کر کے اس وقت سامنے نہیں آتے
ب کہ دوسرے کام کر لیں۔ سپر ایجنٹ وہ ہوتا ہے جو ہر سچوئیشن کو
ڈل کرتا ہے۔ تم اسے اپنی ذہانت کہہ رہے ہو لیکن میری نظروں

میں یہ تمہاری بزدلی ہے"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو تم مجھے غصہ دلانا چاہتے ہو لیکن اس کی وجہ میں سمجھ نہیں سکا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں غصے میں آکر تمہیں رہا کر دوں گا"۔ کاچ نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم واقعی سپر ایجنٹ ہو۔ مجھے یقین آگیا ہے کہ تم یہ سوچ رہے ہو کہ غصے میں آکر تم مجھے رہا کر دو گے البتہ میں تمہاری طرح سپر ایجنٹ نہیں ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم غصے میں آکر بجائے مجھے رہا کرنے کے مجھے گولی بھی مار سکتے ہو"...... چوہان نے اس مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا۔

" تو پھر تم یہ سب باتیں کیوں کر رہے ہو"...... کاچ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس لئے مسٹر کاچ کہ تم ہمیں اس انداز میں جکڑ کر خوش ہو رہے ہو کہ تم نے میدان مار لیا ہے لیکن تم نے شاید جے ایس پی کال نہیں کیا ورنہ تم اس قدر خوش نہ ہوتے"...... چوہان نے کہا تو کاچ بے اختیار چونک پڑا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف کاچ بلکہ اس کے ساتھی بھی چوہان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم نے بھی وہی گیم کھیلی ہے جو ہم نے تمہارے خلاف کھیلی ہے"...... کاچ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" پہلے تم جا کر معلوم کر لو ہم کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے۔
ے ہوئے ہیں اور بے بس ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ جب تم
کر کے واپس آؤ گے تو تمہارا ذہن تبدیل ہو چکا ہو گا"...... چوہان
کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے"۔ کاچ نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" فوسٹر تم یہیں رکو گے اور ان کا خیال رکھو گے"...... کاچ نے
ے سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے"...... فوسٹر نے جواب دیا اور کاچ تیزی سے
ے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی باہر چلے
ب کمرے میں صرف فوسٹر رہ گیا تھا۔ عمران حیرت بھرے انداز
ہان کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ حقیقت یہ تھی کہ شروع شروع
قعی عمران یہ سمجھا تھا کہ چوہان کاچ کو غصہ دلا کر اسے چیلنج
ہتا ہے تاکہ وہ اسے راڈز سے رہا کر کے اس سے مقابلہ کرنے
ہو جائے لیکن چوہان نے بعد میں جس طرح پینترا بدلا تھا ایسا
ں کا سوچا ہوا سب کچھ غلط ثابت ہوا تھا۔ ظاہر ہے عمران اور
ہ ساتھیوں نے کچھ نہیں کیا تھا اس لئے جے ایس پی سے کاچ
کون سی رپورٹ مل سکتی تھی جس سے انہیں کوئی فائدہ
ہو سکتا۔ پھر فوسٹر کو وہ وہیں چھوڑ گئے تھے جبکہ عمران کے
ے صرف کاچ ہی باہر جا سکتا تھا۔ اس کے ساتھی بھی یہیں
ھے۔

"کیا تمہارا تعلق بھی بلیک ماؤتھ سے ہے مسٹر فوسٹر"۔ چوہا
نے فوسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"نہیں۔ میرا اپنا گروپ ہے یہاں روسٹرم میں"...... فوسٹر
منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"اور تم اس گروپ کے باس ہو"......چوہان نے کہا۔
"ہاں۔ میں باس ہوں"...... فوسٹر نے اس بار قدرے فخریہ
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کتنی رقم لی ہے تم نے کاچ سے"......چوہان نے کہا تو فو
بے اختیار چونک پڑا۔
"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... فوسٹر نے حیرت بھ
لہجے میں کہا۔
"اس لئے کہ تم نے رقم لے کر اپنی اور اپنے گروپ کی زندگ
کا سودا کر لیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ کاچ اور اس کے
تمہیں بھاری رقم دے کر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ تم
خود بھی یہودی ہو گے۔ کیا تم سوچ سکتے وہ کہ کوئی یہودی اس
بھاری رقوم دے کر خاموشی سے واپس جا سکتا ہے جبکہ ہو ہم
ایجنٹ"......چوہان نے کہا۔
"تم جو کچھ چاہتے ہو وہ میں نہیں کر سکتا سمجھے۔ اس لئے خا
بیٹھے رہو"...... فوسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو چوہان بے
ہنس پڑا۔

یہ اڈا تمہارا ہے"......چوہان نے کہا۔
ہاں یہ میرا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔
یہ کرسیاں اور اس کے راڈز کا میکنزم تم نے خود ڈیزائن کیا
......چوہان نے کہا۔
نہیں۔ میں نے انہیں ایکریمیا سے منگوایا ہے۔ کیوں"۔ فوسٹر
رت بھرے لہجے میں کہا۔
اس لئے پوچھ رہا ہوں مسٹر فوسٹر کہ میں تمہیں اپنی اور اپنے
ی زندگیاں بچانے کا آخری موقع مہیا کرنا چاہتا ہوں"۔ چوہان
۔
یا مطلب"...... فوسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
ن کرسیوں میں راڈز کے کھلنے اور بند ہونے کا میکنزم کرسی کے
ئے میں موجود بٹن میں ہوتا ہے ناں۔ ذرا پھر اٹھو اور میری
ے عقب میں آؤ اس بٹن کو دیکھ لو۔ اٹھو فکر مت کرو ہم تو
ہیں"......چوہان نے کہا۔
ن کیوں دیکھوں جب راڈز کلوز ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ
میک کام کر رہا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔
ا بات میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں۔ اٹھو اور اسے چیک کر
ری طرف سے تمہارے لئے آخری چانس ہے ورنہ پھر مجھ سے
نا کیونکہ اس طرح تم دو ہاتھیوں کے درمیان کچلے جانے
اس کی شکل اختیار کر جاؤ گے"...... چوہان نے کہا تو فوسٹر

ایک جھٹکے سے اٹھا اور چوہان کی سائیڈ سے ہو کر اس کی کرسی
عقب میں گیا۔ کرسی اور عقبی دیوار میں کچھ فاصلہ تھا اور کرسی
پائے زمین میں بھی نہ گڑے ہوئے تھے۔
"جھک کر دیکھو"...... چوہان نے کہا اور فوسٹر جیسے ہی
چوہان نے یکلخت اپنے جسم کو زور سے پیچھے کی طرف دھکیل د
دوسرے لمحے فوسٹر کے منہ سے چیخ سی نکلی اور اس نے اپنے اپ
بچانے کے لئے لاشعوری طور پر کرسی کو سامنے کی طرف زور
دھکیلا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور چوہان کرسی
گھومتا ہوا فرش پر گرا اور کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی د
دوسرے لمحے کرسی اڑتی ہوئی سیدھے ہوتے ہوئے فوسٹر سے ا
دھماکے سے جا ٹکرائی اور فوسٹر کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل
اور وہ کرسی سے ٹکرا کر دیوار سے ٹکرایا اور نیچے گر گیا جبکہ چوہان
کرسی کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ا
سنبھلتا چوہان بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور اس نے ایک
پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے فوسٹر کو گردن سے پکڑا اور ا
مخصوص انداز میں اچھال کر چھوڑ دیا۔ فوسٹر چیختا ہوا ہوا میں اچھ
نیچے فرش پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ساکت ہو
چوہان بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوسٹر کی جیب
مشین پسٹل باہر نکالا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی
عمران کی کرسی سے عقب میں آیا اور دوسرے لمحے کٹاک کٹا

وں کے ساتھ ہی عمران کے بازوؤں، پیروں اور جسم کے گرد
ود راڈز غائب ہو گئے اور عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے
ازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز ابھری تو عمران اور چوہان
ں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر کھڑے
لئے۔ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کاچ جیسے ہی اندر داخل ہوا
یڈ پر موجود عمران اس پر جھپٹ پڑا اور کاچ اس طرح اچک کر
یڈ میں ہوا جیسے بچے اچانک کسی کھلونے کو فرش سے اچک لیتے
۔ اسی لمحے مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے اور دروازے پر
نے والی چیخوں کے ساتھ ہی جیسے بھگدڑ سی مچ گئی اور چوہان نے
ے جمپ لگایا اور دروازے سے باہر نکل گیا اور پھر بے تحاشا
نگ اور انسانی چیخوں سے بیرونی ماحول گونج اٹھا جبکہ کاچ عمران
سینے سے لگا کھڑا تھا۔ اس نے پوری قوت سے جھٹکا دے کر اپنے
، کو چھڑانے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے یکلخت اس کی
ن کے گرد لپٹا ہوا اور اس کے منہ پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹا دیا اور
رے لمحے کاچ اس طرح لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا جیسے عمران نے
، دھکیل دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور کاچ چیخ
نیچے گرا۔ عمران کے دوسرے ہاتھ میں اب مشین پسٹل موجود تھا
اس نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے انتہائی پھرتی سے کاچ کی جیکٹ کی
یڈ جیب سے نکال لیا تھا۔ عمران کے گھومتے ہوئے بازو سے کاچ
گردن پر ضرب لگی تھی اور کاچ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے

گرا اور اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ عمران ضرب لگا کر ایک لمحے کے لئے بھی وہاں نہ رکا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھلے دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔ باہر ایک راہداری تھی جس کی ایک سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ راہداری میں ایک عورت سمیت تین مرد ہلاک ہوئے پڑے تھے۔ عمران انہیں پھلانگتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا۔ اس نے کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز اس سیڑھیوں والے دروازے کی طرف آتی سنی اور قدموں کی مخصوص دھمک سے ہی وہ پہچان گیا کہ یہ چوہان ہے۔

"میں عمران ہوں چوہان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تاکہ چوہان اسے اچانک سامنے دیکھ کر کہیں فائر نہ کھول دے۔

"باہر آ جایئے جلدی کریں"...... چوہان کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز یکلخت رک گئی تھی۔ عمران تیزی سے دروازہ کراس کر کے دوسری طرف آیا تو چوہان اپنا ایک بازو پکڑے کھڑا تھا۔ اس کے بازو سے خون بہہ رہا تھا اور اس کا لباس بھی مسلا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو بلانے آ رہا تھا۔ ادھر آخری کمرے میں دو آدمیوں کو میں نے خالی ہاتھوں لڑ کر بے ہوش کیا ہے کیونکہ مشین پسٹل کے میگزین میں تھوڑی گولیاں تھیں اس لئے وہ اچانک خالی ہو گیا تھا اور باہر موجود کسی آدمی کے پاس بھی اسلحہ نہیں ہے اور لڑائی کے

ران میرے بازو میں کسی چیز سے گہرا زخم آگیا ہے اس لئے میں ان گردنیں نہیں توڑ سکا اور انہیں کسی بھی لمحے ہوش آ سکتا ہے"۔ ان نے کہا۔

"تم جا کر ساتھیوں کو کھولو وہ تمہیں سنبھال لیں گے میں جا کر کا خاتمہ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ۔ ایک کمرے میں واقعی فرنیچر بکھرا ہوا تھا اور لگتا تھا کہ وہاں دست جدوجہد ہوئی ہے۔ دو آدمی وہاں ٹیڑھے میڑھے انداز میں ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان آدمیوں کی پوزیشن اور کمرے کی یشن دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ چوہان نے واقعی بے پناہ ت سے کام کیا ہے ورنہ وہ ختم ہو جاتا۔ اس نے زخمی حالت میں ب وقت ان دونوں کے ساتھ لڑائی لڑی ہے۔ عمران نے ہاتھ میں ے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور دوسرے اہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں بے ہوشی کے عالم میں ہی م ہوگئے۔ عمران تیزی سے باہر نکلا اور پھر اس نے بھی پوری رت گھوم پھر کر دیکھ لی۔ وہاں اندر موجود آدمیوں کے علاوہ چار آدمیوں کی لاشیں موجود تھیں البتہ ان چاروں کو گولیاں مار کر ل کیا گیا تھا۔ عمران تیزی سے بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ ں نے پھاٹک کھولا اور باہر آگیا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے یار اطمینان کا سانس نکل گیا کیونکہ یہ عمارت گھنے جنگل میں بنی تھی اور یہ جزیرے کا ایک کنارہ تھا۔ نزدیک ہی سمندر موجود

تھا۔ عمران اطمینان بھرے انداز میں واپس مڑا اور اس نے پھاٹک کو
اندر سے بند کیا اور پھر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دل
ہی دل میں چوہان کی ذہانت، پھرتی اور کارکردگی کی داد دے رہا تھا
کیونکہ چوہان نے جس انداز میں فوسٹر کو استعمال کر کے اپنے آپ کو
راڈز کی گرفت سے آزاد کرایا تھا یہ واقعی ایسا آئیڈیا تھا جو عمران کے
ذہن میں بھی موجود نہ تھا۔ کرسیوں کے پائے زمین میں گڑے
ہوئے نہ تھے۔ ایسا اس لئے کیا گیا تھا کہ کرسی کے پائے ضرورت سے
زیادہ بھاری تھے اور کرسی کے پائے میں جہاں کڑے تھے وہاں بھی
جکڑے جانے کے بعد پیر فرش سے نہ لگ سکتے تھے اس لئے پیروں کی
مدد سے کرسی کو اپنی مرضی سے گھمایا نہ جا سکتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ
جسم کو آگے اور پیچھے جھٹکے دے کر کرسی گرائی جا سکتی تھی لیکن عقب
میں دیوار تھی اور دیوار سے ٹکرا کر کرسی واپس سامنے کے رخ ہی آ
سکتی تھی۔ اسے گرتے ہوئے جسمانی طور پر گھما کر اس انداز میں
یا جا سکتا تھا کہ اس کا عقبی حصہ فرش پر جا لگے اور اس طرح پشت
میں موجود میکانزم کا بٹن دب سکے اور چوہان نے اس لئے یہ سارا کھیل
کھیلا تھا کہ فوسٹر جیسے ہی اس کی کرسی کے عقب میں آیا چوہان نے
اپنے جسم کو زور سے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا۔ ظاہر ہے فوسٹر کرسی اور
دیوار کے درمیان تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے کرسی کو
زور سے آگے کی طرف دھکیلا۔ اس طرح چوہان کو موقع مل گیا تھا کہ
وہ نیچے گرتے ہوئے کرسی کو گھما کر فرش پر اس طرح گرا سکے کہ اس

شت پوری طرح فرش سے ٹکرا جائے اور میکانزم کا بٹن دب سکے۔
کام کے لئے جو بیرونی قوت چاہئے تھی وہ قوت فوسٹر کے دھکیلنے
پوری ہو گئی تھی۔ یہ واقعی بے پناہ ذہانت کا کھیل تھا۔ چوہان
واقعی اپنی اس بے پناہ ذہانت کو بڑے کامیاب انداز میں
مال کر کے سچویشن بدل ڈالی تھی اور اب اسے سمجھ آئی تھی کہ
ن نے کیوں کاچ کو اس کمرے سے جانے پر مجبور کیا تھا۔ یہ سب
سوچتا ہوا جب وہ واپس اس برآمدے میں پہنچا جہاں سے سیڑھیاں
تہہ خانے میں جا رہی تھیں تو صفدر اسے ایک کمرے سے نکلتا
دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔
"کیا ہوا"...... عمران نے پریشان ہو کر پوچھا۔
"چوہان کے بازو کا زخم کافی گہرا ہے اس لئے بینڈیج ضروری ہے
انجکشن بھی کیونکہ خون کافی نکل گیا ہے"...... صفدر نے کہا اور
ن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے
ے میں پہنچے تو سب ساتھی کرسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔ چوہان
کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور کیپٹن شکیل اس کے بازو کو پکڑے
ئے تھا۔ چوہان کی آنکھیں بند تھیں۔ عمران کے اندر داخل ہوتے
اس نے آنکھیں کھول دیں۔
"ویل ڈن چوہان۔ آج تم نے ثابت کر دیا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ
صل کون ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
ن کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لیکن میری سمجھ میں تو ابھی تک نہیں آیا کہ آخر چوہان نے اپ
کی جگہ اپنے آپ کو عمران کیوں ظاہر کیا اور پھر یہ ساری گفتگو اور اس
کے ساتھ ہی چوہان کا یہ انداز کیا یہ سب کچھ اتفاق تھا یا"...... صف
نے کہا۔

"چوہان کی کرسی قطار میں سب سے پہلے تھی اس لئے اس ک
ایک سائیڈ خالی تھی جبکہ میری کرسی چوہان کے بعد تھی اس طر
میری کرسی کی دونوں سائیڈوں پر کرسیاں تھیں۔ چوہان کے ذہن
میں اس کرسی کے راڈز کھولنے کی ترکیب تو آگئی تھی لیکن اس نو بت
تک پہنچنے کے لئے لمبی پلاننگ کی ضرورت تھی اور اس پلاننگ ک
تحت اس نے اپنے آپ کو عمران ظاہر کیا تاکہ کاچ اور اس کے ساتھی
اسے لیڈر سمجھ کر بات چیت کریں اور وہ اپنی پلاننگ کامیاب ا
سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ پلاننگ کیا تھی"...... صفدر نے کہا۔

"یہ چوہان بتائے گا"...... عمران نے کہا تو چوہان نے وہی
تفصیل دوہرا دی جو عمران بیرونی پھاٹک سے اس کمرے میں داخل
آنے کے درمیان سوچتا رہا تھا اور چوہان کے منہ سے تفصیل سن ک
عمران کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ بروس اور کیتھی کے چہروں پر
بھی شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا یہ ضروری تھا پرنس کہ چوہان صاحب کی اس قدر پیچیدہ ا
ڈیل پلاننگ کامیاب ہو جاتی"...... بروس نے کہا۔

"کوئی بات یقینی نہیں ہوا کرتی۔ ہم لوگ امکانات پر کام کرتے
ہے ہیں۔ یہاں ہم سب کی زندگیاں داؤ پر لگی ہوئی تھیں اس لئے
حال کام تو کرنا تھا۔ اگر چوہان یہ کام نہ کرتا تو مجھے کچھ نہ کچھ سوچنا
الیکن بہرحال چوہان نے اپنی عقل مندی اور ذہانت کے ساتھ
ھ دوسرا اسے ڈیل کرنے کا خوبصورت انداز ظاہر کر کے یہ ثابت
دیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی بے پناہ صلاحیتوں کی
ب ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوائے تمہارے"...... تنویر نے لقمہ دیتے ہوئے کہا اور اس کی
بات سن کر سب کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ باہر کی کیا پوزیشن ہے"...... کیپٹن شکیل نے
۔ وہ اب چوہان کے زخم کی بینڈیج سے فارغ ہو گیا تھا۔

"میں نے باہر چیکنگ کر لی ہے۔ یہ عمارت ساحل پر موجود گھنے
ل کے اندر ہے۔ اب اس کاچ سے مجھے جے ایس پی کے بارے
، پوری تفصیل حاصل کرنی ہو گی اور اس کے بعد ہم نے جے ایس
میں داخل ہونے کا پروگرام بنانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہاں موجود ٹرانسمیٹر کو ناکارہ کرنے کا منصوبہ ختم کر دیا
ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو پہلے کاچ سے تو معلومات حاصل کر لیں پھر کوئی فیصلہ ہو
...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ڈاکٹر ہمبرگ اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں
مصروف تھے کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر
ہمبرگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔
"یس ...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
"پریذیڈنٹ آف اسرائیل سے بات کیجئے جناب" ...... دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس سر۔ میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں" ...... ڈاکٹر ہمبرگ
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ڈاکٹر ہمبرگ بلیک ماؤتھ کے جو ایجنٹ میں نے جے ایس پی کی
حفاظت کے لئے بھجوائے تھے وہ جزیرہ روسٹرم کیسے پہنچ گئے" ۔ دوسری
طرف سے اسرائیل کے صدر نے حیرت بھرے لیکن تلخ لہجے میں
پوچھا۔

جناب۔ کاج اور ان کے ساتھی یہاں پہنچے تھے۔ میں نے انہیں
یس پی کے تمام حفاظتی اقدامات کے بارے میں تفصیلات بتا
یں۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں یہاں فضول بھیجا گیا ہے۔ یہاں
کوئی کام نہیں ہے لیکن چونکہ آپ کا حکم تھا اس لئے وہ یہیں
اس کے بعد ہمارے کنٹرول روم نے ایک ٹرانسمیٹر گفتگو کیچ کی
کے مطابق کوئی پرنس اور بروس آپس میں باتیں کر رہے تھے۔
فتگو کے مطابق یہ گروپ ہمارے خلاف کام کر رہا تھا اور انہوں
معلومات حاصل کر لی تھیں کہ جے ایس پی کا خلائی سگنل نشر
والا ٹرانسمیٹر روسٹرم میں ہے اور وہ اس ٹرانسمیٹر کو تباہ یا ناکارہ
ہتے تھے تاکہ سپیس پروموٹر سے ہمارا رابطہ ختم ہو جائے۔ گو
ایک متبادل نظام بھی موجود ہے لیکن وہ اس قدر طاقتور نہیں
اس سے مسلسل کام لیا جائے۔ وہ تو صرف ہنگامی حالات میں
ل کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ گفتگو کاج صاحب کو بھی سنوائی
انہوں نے کہا کہ وہ اپنے گروپ سمیت روسٹرم جانا چاہتا ہے
ہاں ہمارے مخالف گروپ کا خاتمہ کر سکے۔ میں نے البتہ
کہہ دیا تھا کہ اگر وہ وہاں جانا چاہتے ہیں تو پھر وہ واپس یہ
نہیں آسکیں گے کیونکہ میں یہ رسک نہیں لے سکتا کیونکہ
بجائے دشمن بھی آسکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے میری بات کو
لر لیا اور پھر وہ اپنے گروپ کے ساتھ جے ایس پی سے روسٹرم
ے۔ اس کے بعد ابھی تک تو ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں

ملی اور روسٹرم میں موجود ٹرانسمیٹر بھی درست کام کر رہا ہے "
ہمبرگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاچ اور اس کا پورا گروپ روسٹرم میں ہلاک کر دیا گ
حالانکہ یہ گروپ پوری یہودی دنیا میں سب سے تیز اور فعال
تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ نہ کر سکا۔ مجھے
ماذھ کے چیف نے جو تفصیلات بتائی ہیں ان کے مطابق کا
اس کے ساتھوں نے ایک انتہائی ذہانت آمیز پلاننگ کے
عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ بے
بھی کر دیا تھا لیکن پھر اس سے بھی وہی حماقت ہوئی جو اس
دوسرے ایجنٹوں سے ہوتی رہی ہے۔ وہ انہیں ہوش میں لا
سے گفتگو اور پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گیا جس کا نتیجہ وہی نکلا
سے پہلے نکلتا رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سچویشن
لی اور کاچ اور اس کا گروپ ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ کاچ ک
جس حالت میں ملی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر انتہائی
کر کے اس سے معلومات حاصل کی گئی ہیں اور یہ بات تو طے
یہ معلومات جے ایس پی کے بارے میں ہی حاصل کی گئی ہوں
میرا آپ کو کال کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ اب جے ایس
کیسے ان لوگوں سے بچایا جائے"..... صدر نے کہا۔

"مجھے کاچ اور اس کے ساتھیوں کی موت پر تو افسوس ہے
لیکن جے ایس پی کو خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا آپ قطعی

..... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"آپ اس عمران کے بارے میں نہیں جانتے وہ ناممکن کو بھی
ممکن بنا لیتا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ جے ایس پی کے تمام
حفاظتی نظام کو تبدیل کر دیں"..... صدر نے کہا۔

"حفاظتی نظام کو تبدیل۔ کیا مطلب جناب۔ میں معذرت خواہ
ہوں میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا"..... ڈاکٹر ہمبرگ نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ ابھی آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ آپ نے کاچ کو
جے ایس پی کے تمام حفاظتی انتظامات سے آگاہ کیا تھا اور عمران نے
کاچ سے اس نظام کی پوری تفصیلات معلوم کر لی ہوں گی اور اب وہ
ان انتظامات سے ایسی کمزوریاں تلاش کرے گا جس کی طرف کسی کا
خیال بھی نہ جا سکے گا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اگر اس نظام میں
کوئی ایسا بنیادی فرق ڈال دیا جائے اس کا علم عمران کو نہ ہو تو پھر
اسے جے ایس پی میں داخل ہونے سے روکا جا سکتا ہے"..... صدر
نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ میں چیف سیکورٹی آفیسر کو
بلا کے آپ سے دوبارہ بات کرتا ہوں"..... ڈاکٹر ہمبرگ نے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی کال کا منتظر رہوں گا"..... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ

نے کریڈل کو پریس کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر دو نمبر پریس کر د
"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"چیف سیکورٹی آفیسر کرنل بروک کو میرے پاس بھیجیں فوا
ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر تشویش
پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ انہوں نے فائل بند کر کے اسے
کی دراز میں رکھ دیا۔
"یہ لوگ آخر کس قسم کے ہیں کہ کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں
سکتا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر ا
دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔
"یس کم ان"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے میز کے کنارے پر لگے ہو
ایک بٹن کو پریس کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ
اور ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے جسم پر باقاعدہ فوجی یونیفا
تھی اور کاندھوں پر کرنل کے سٹارز موجود تھے۔ اس نے اندر دا
ہو کر ڈاکٹر ہمبرگ کو باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔
"تشریف رکھیں کرنل بروک میں نے پہلے بھی آپ سے کئی
کہا ہے کہ آپ مجھے اس انداز میں سیلوٹ نہ کیا کریں۔ ہم سب ا
ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں اور ایک ہی مقصد کے لئے کام کر ر
ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
"یہ تو آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے ڈاکٹر ہمبرگ لیکن میں کیا کروں
عادت پڑی ہوئی ہے۔ بہرحال آئندہ میں خیال رکھوں گا"...... ک

ہ نے کہا تو ڈاکٹر ہمبرگ بے اختیار مسکرا دیئے۔
"کرنل بروک آپ نے اسرائیل سے سیکورٹی کے سلسلے میں اعلیٰ
تربیت حاصل کی ہوئی ہے اور آپ کی صلاحیتوں اور استعداد
مطابق ہی آپ کو اس اہم ترین پراجیکٹ کا چیف سیکورٹی آفیسر
کیا گیا ہے اور یہاں حفاظتی نظام آپ نے ماہرین کے ساتھ
کر کے تیار کیا ہے اور اسے ہر لحاظ سے فول پروف سمجھا جاتا
"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
"لیس سر۔ نہ صرف سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ ہے بھی فول پروف"۔
بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن اسرائیل کے صدر صاحب کو ہر لمحے اس کے فیل ہونے کا
احق رہتا ہے اس لئے انہوں نے بلیک ماؤتھ کے سپر سیکشن
نٹ کاچ اور اس کے ساتھیوں کو یہاں بھجوایا"...... ڈاکٹر
نے کہا۔
"اصل انہیں وہ کچھ معلوم نہیں ہے جو ہمیں معلوم ہے۔ آپ
دیکھا تھا کہ کاچ صاحب نے بھی اسے فول پروف کہا تھا"۔
بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ں۔ لیکن اب ایک بار پھر صدر صاحب نے فون کیا ہے۔ ان
ہے کہ اس نظام میں فوری طور پر ایسی بنیادی تبدیلیاں کی
۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس کی کمزوریاں تلاش کر کے جے ایس پی
ہ کر سکیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا تو کرنل بروک بے

اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور کیوں ایسا
جائے"...... کرنل بروک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ک
ڈاکٹر ہمبرگ نے اسے کاج اور اس کے ساتھیوں کی موت اور کاغ
لاش کے بارے میں وہ سب کچھ بتا دیا جو صدر صاحب نے انہیں
تھا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی اس پوائنٹ پر غور کیا جا
ہے۔ لیکن"...... کرنل بروک نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا
پھر فقرہ مکمل کئے بغیر ہی خاموش ہو گیا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ جے ایس پی کے سیکورٹی نظام میں ا
بنیادی تبدیلیاں کر دی جائیں۔ ایسی تبدیلیاں کہ جس سے نظام
مؤثر رہے لیکن پاکیشیائی گروپ بھی کامیاب نہ ہو سکے"...... ا
ہمبرگ نے کہا۔

"جناب جے ایس پی کے حفاظتی نظام کا ماسٹر کنٹرولر انتہائی ا
ساخت کا ماسٹر کمپیوٹر ہے اور ماسٹر کمپیوٹر میں ایسی تبدیلیاں ا
سکتی ہیں کہ جس سے یہ نظام تبدیل ہو جائے۔ اس کی گنجائش
ماہرین نے پہلے سے رکھی ہوئی ہے تاکہ ہنگامی حالات میں ا
عمل کیا جا سکے"...... کرنل بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"جناب اس سے نظام بدل جائے گا۔ جو ریز اس وقت ہے

باہر سمندر اور فضا میں کام کر رہی ہیں ان کی ماہیت تبدیل ہو
ل اس طرح چیکنگ کا بھی تمام نظام تبدیل ہو جائے گا"۔
روک نے کہا۔

ں میں کتنا وقت لگ جائے گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

تین گھنٹے تو لگ جائیں گے"...... کرنل بروک نے جواب

کے پھر جائیے اور ایسا کر دیجئے تاکہ میں صدر صاحب کو
دے سکوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

لن اس کے لئے آپ کا تحریری حکم چاہئے جناب۔ ایسا قانون
بق ضروری ہے"...... کرنل بروک نے کہا۔

ٹھیک ہے آپ جا کر کام شروع کیجئے آپ تک حکم پہنچ جائے
"ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور کرنل بروک سر ہلاتا ہوا اٹھا اور
کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس بار اس نے سیلوٹ کرنے کی
ام انداز میں سلام کیا تھا۔ ڈاکٹر ہمبرگ اس بات پر ہلکے سے
یئے اور پھر کرنل بروک کے جانے کے بعد انہوں نے اپنے
کو بلا کر اس سے حفاظتی نظام تبدیل کرنے کا باقاعدہ آرڈر
رایا اور اس آرڈر کے ٹائپ ہو جانے کے بعد جب انہوں نے
ائل پر دستخط کر دیئے تب انہوں نے اپنے سیکرٹری سے کہا کہ
اسرائیل سے ان کی بات کرائے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی
اٹھی تو ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
"صدر صاحب سے بات کیجئے جناب"..... دوسری طرف سے
کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"ہیلو سر۔ میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"..... ڈاکٹر ہمبرگ
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"یس ڈاکٹر ہمبرگ۔ کیا رپورٹ ہے"..... دوسری طرف
صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی اور ڈاکٹر ہمبرگ نے ا
بروک سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔
"میں نے آرڈر کر دیئے ہیں جناب اور کرنل بروک نے
نظام کی تبدیلی کا کام شروع کر دیا ہے"..... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
"اوکے اس کے باوجود آپ کرنل بروک سے کہہ دیں ا
انتہائی چوکنا رہیں اور آپ خود بھی"..... صدر نے کہا۔
"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں جناب"..... ڈاکٹر ہمبرگ نے ا
دوسری طرف سے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو ڈاکٹر ہم
نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

ینسی اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور شرمن
اخل ہوا۔
تمہارے لئے خوشخبری ہے نینسی"..... شرمن نے کہا تو نینسی
ختیار چونک پڑی۔
کیسی خوشخبری"..... نینسی نے چونک کر کہا۔
پاکیشیائی ایجنٹوں کو دوبارہ کارسا میں دیکھا گیا ہے"۔ شرمن
تو نینسی بے اختیار اچھل پڑی۔
اوہ اوہ۔ کب۔ کہاں جلدی بتاؤ ان کے اس طرح غائب ہو
سے میری ساری ساکھ ہی ختم ہو گئی تھی۔ میرا جی چاہتا تھا کہ
دکشی کر لوں"..... نینسی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
اسلحہ ڈیل کرنے والی ایک خفیہ تنظیم بلیک راؤنڈ کا چیف
میرا دوست ہے۔ آج باتوں ہی باتوں میں اس نے بتایا ہے کہ

ایک پارٹی نے آج اس سے رابطہ کیا ہے اور اسے ایسے جدید
اسلحے کا آرڈر دیا ہے جو اسے براہ راست ایکریمیا سے منگوانا پڑے گا
اس نے بتایا ہے کہ یہ اس قدر حساس اسلحہ تھا کہ پہلے تو اس
انکار کر دیا لیکن جب اسے ایکریمیا کے اسلحہ کے سب سے بڑ
ریکٹ کے چیف مرچنٹ کی ٹپ دی گئی تو وہ بے حد حیران ہوا۔
نے مرچنٹ کو کال کر کے اس سے تصدیق کرنے کی کوشش کی
مرچنٹ نے نہ صرف مجھے رقم کی ضمانت دے دی بلکہ اس نے کہا
پرنس آف ڈھمپ کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے۔ اصل میں ا
بات پر جان بے حد حیران ہو رہا تھا کہ مرچنٹ جو پوری دنیا میں ک
کو گھاس نہیں ڈالتا وہ اس پرنس آف ڈھمپ سے اس قدر متاثر
رہا تھا جیسے اس کا ملازم ہو۔ میں یہ بات سن کر چونک پڑا کیونکہ
پاکیشیائی بھی پرنس کا کوڈ استعمال کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ میں
تفصیل معلوم کی تو مجھے پتہ چلا کہ جان سے اس گروپ کا رابطہ
کے ایک آدمی بروس کے ذریعے ہوا ہے۔ پہلے تو بروس نے خود ا
دیا لیکن جب جان نے اس اسلحے کی مزید وضاحت طلب کی تو
بروس نے بتایا کہ یہ اسلحہ وہ اپنی ایک پارٹی پرنس آف ڈھمپ
دینا چاہتا ہے پھر اس پرنس آف ڈھمپ نے براہ راست جان سے با
کی اور اسلحہ کی مزید وضاحت کی اس کے بعد جب اس قدر حساس
اسلحے کے لئے جان نے ضمانت طلب کی تو اس پر پرنس آف ڈھ
نے مرچنٹ کی ٹپ دی"...... شرمن نے تفصیل بتاتے ہو

ا۔
"یہ لوگ کہاں ہیں"...... نینسی نے پوچھا۔
"جان نے اس اسلحے کی سپلائی کے لئے اڑتالیس گھنٹوں کا وقفہ
ا ہے۔ چنانچہ اسے کہا گیا ہے کہ اڑتالیس گھنٹوں بعد اس سے
بارہ رابطہ کیا جائے گا اور پھر اسے بتایا جائے گا کہ اسلحہ کہاں سپلائی
نا ہے اس لئے جان کو تو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا لیکن
نے ان کا ٹھکانہ معلوم کر لیا"...... شرمن نے کہا۔
"اچھا کیسے۔ کہاں ہیں یہ لوگ"...... نینسی نے پوچھا۔
"مجھے معلوم ہے کہ جان کاروبار کے سلسلے میں آنے والی تمام
ں کو نہ صرف ٹیپ کراتا ہے بلکہ اس کے پاس ایسی مشین ہے
وہ مشین ہر آنے والی کال کو ٹریس کر لیتی ہے کہ کال کہاں سے
جا رہی ہے اور اگر جان چاہے تو اس مشین کی مدد سے اس بارے
معلومات حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ میں نے جان کے اسسٹنٹ
ئی کو فون کیا۔ وہ بھی میرا بہترین دوست ہے اس سے میں نے کہا
یہ پرنس آف ڈھمپ والی کال کو چیک کر کے مجھے بتائے کہ وہ
ں سے کی گئی ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ کال لیک سائیڈ کالونی کی
ی نمبر تین سو ایک سے کی گئی ہے۔ چنانچہ میں نے تمہارے
پہنچنے سے پہلے اس کوٹھی کی نگرانی کا حکم دیا اور اس کی چیکنگ
ئی ایم ون سے کرائی تو مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اس کوٹھی میں
ایک عورت اور پانچ مرد موجود ہیں"...... شرمن نے پوری

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ شرمن تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ۔ اب میں ان کی لاشیں جب سرچیف کے سامنے رکھوں گی تو سر چیف کو معلوم ہو گا کہ نینسی کن صلاحیتوں کی مالک ہے اور اسے اپنے وہ الفاظ واپس لینے پڑیں گے جو اس نے ان کی گمشدگی اور چیف سمتھ کی موت پر مجھے کہے تھے اور ان کی وجہ سے اب تک میرا خون کھول رہا ہے"...... نینسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا۔ تم کیا کرنا چاہتی ہو۔ تم نے ان کی صرف نگرانی کرانی ہے تم سرچیف کو اس بارے میں بتا دو"...... شرمن نے حیران ہوتے ہوئے ہکا۔

"نہیں۔ میں ان کا خاتمہ کر دیتی ہوں پھر سرچیف کو اس بارے میں اطلاع دوں گی"...... نینسی نے کہا۔

"سوچ لو نینسی کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے"...... شرمن نے کہا۔

"کیا گڑبڑ ہونی ہے۔ میزائلوں سے یہ کوٹھی اڑا دی جائے گی اور بس"...... نینسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم ایسا سمجھتی ہو تو ٹھیک ہے لیکن پھر تمہیں وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے وہاں گروپ نمبر آٹھ موجود ہے اسے حکم دے دو کام ہو جائے گا"...... شرمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... نینسی نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

نے میز کی سائیڈ کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو نینسی کالنگ۔ اوور"...... نینسی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام آرتھر انچارج گروپ ایٹ بول رہا ہوں۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"آرتھر تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... نینسی نے کہا۔

"مادام ہم لیک سائیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر تین سو ایک کی نگرانی کر رہے ہیں چیف شرمن نے ہمیں اس کا حکم دیا تھا۔ اوور"۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی میں موجود افراد اندر موجود ہیں یا نہیں۔ اوور"۔ نینسی نے پوچھا۔

"یس مادام۔ ایک عورت اور پانچ مرد اندر موجود ہیں۔ اوور"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس زیرو دن میزائل گنیں تو ہوں گی۔ اوور"۔ نینسی نے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ ہمیں چونکہ صرف نگرانی کا حکم دیا گیا تھا۔ ہمارے پاس نگرانی کے آلات ہیں جن میں البتہ بے ہوش کر دینے والی گیس

کے کیپسول فائر کرنے والی گنیں بھی شامل ہیں کیونکہ نگرانی کے
دوران بعض اوقات ان کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے۔ اوور"۔ آرتھر
نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے
والی گیس فائر کرو اور پھر اندر داخل ہو کر چیک کرو کہ کیا یہ لوگ
بے ہوش ہو گئے ہیں یا نہیں اور پھر مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو۔
اوور"...... نینسی نے کہا۔

"کیا بے ہوشی کے بعد صرف انہیں چیک کرنا ہے یا انہیں ہلاک
بھی کرنا ہے کیونکہ مشین پسٹل تو ہمارے پاس موجود ہیں اور بے
ہوش کر دینے کے بعد اندر داخل ہو کر انہیں آسانی سے ہلاک کیا
جاسکتا ہے۔ اوور"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ انہیں ہلاک نہیں کرنا صرف بے ہوش کر کے پھر مجھے
اطلاع دو میں خود شرمن کے ساتھ وہاں پہنچوں گی اور پھر انہیں چیک
کر کے ہلاک کراؤں گی۔ اوور"...... نینسی نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... نینسی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس
نے اس پر اپنی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"تم نے اپنا ارادہ کیوں بدل دیا"...... شرمن نے پوچھا۔

"اس لئے کہ میں پہلے چیک کرانا چاہتی ہوں کہ کیا واقعی یہ
لوگ پاکیشیائی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں سر چیف کو اطلاع دے دوں

د میں وہ کوئی اور لوگ نکلیں اس طرح میری مزید بے عزتی ہو
"...... نینسی نے کہا اور شرمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر
ہیں منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو نینسی نے
کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ آرتھر کالنگ۔ اوور"...... بٹن پریس ہوتے ہی آرتھر
سنائی دی۔

یس۔ نینسی اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... نینسی
بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے مادام اور ہم نے اندر داخل
چیکنگ بھی کر لی ہے۔ وہ سب بے ہوش ہو چکے ہیں۔ اوور"۔
نے جواب دیا۔

تم وہیں رکو میں اور شرمن آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔ نینسی
کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

آؤ شرمن"...... نینسی نے اٹھتے ہوئے کہا اور شرمن سر ہلاتا ہوا
کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار لیک سائیڈ کالونی کی طرف
چلی جا رہی تھی۔ نینسی نے کار میں انتہائی جدید ترین میک اپ
بھی رکھوا لیا تھا اور ہوش میں لے آنے والی خصوصی گیس کی
ل تھی۔

"یہ تم نے ہوش میں لانے والی گیس کی بوتل کیوں ساتھ لی
۔ کیا انہیں ہوش میں لے آنے کا ارادہ ہے"...... شرمن نے جو

کار ڈرائیور کر رہا تھا ساتھ بیٹھی ہوئی نینسی سے پوچھا۔

"ہاں میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ کیسے غائب ہو گئے
اور کس طرح کہ میرا گروپ انہیں باوجود کوشش کے تلاش نہ
سکا جب کہ وہ چیف سمتھ رہائش گاہ پر بھی پہنچ گئے"۔ نینسی
جواب دیتے ہوئے کہا اور شرمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً
گھنٹے کی طویل ڈرائیونگ کے بعد ان کی کار لیک سائیڈ کالونی
داخل ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک اوسط درجے کی کوٹھی کے
کے سامنے جا کر رک گئی۔ اسی لمحے سائیڈ گلی سے ایک آدمی تیزی
چلتا ہوا کار کی طرف بڑھا۔

"اندر بے ہوش ہیں ناں سب۔ آرتھر"...... نینسی نے کہا۔

"یس مادام۔ میں ابھی راؤنڈ لینے کے لئے گیا تھا۔ آیئے
پھاٹک کھولتا ہوں"...... اس آدمی نے جو گروپ انچارج آرتھر
نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیل
کھولا اور اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور شرمن
کار آگے بڑھا دی۔ پورچ میں پہلے بھی ایک کار موجود تھی۔ شرمن
اپنی کار اس کار کے قریب لے جا کر روک دی اور پھر وہ دونوں نیچے
آئے۔ برآمدے میں دو آدمی موجود تھے۔ یہ آرتھر گروپ کے آدمی تھے
انہوں نے نینسی اور شرمن کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کہاں ہیں وہ لوگ"...... نینسی نے پوچھا۔

"اندر ایک بڑے کمرے میں ہیں"...... ان میں سے ایک نے

پھر آرتھر بھی وہاں پہنچ گیا۔

"کار کی عقبی سیٹ پر میک اپ واشر موجود ہے آرتھر وہ نکلوا لو
اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ یہاں سے رسیاں وغیرہ بھی تلاش کر
ہیں انہیں باندھ کر پہلے ان کا میک اپ چیک کرانا چاہتی ہوں
انہیں ہوش میں لے آ کر ان سے ضروری پوچھ گچھ کرنا چاہتی
"۔ نینسی نے کہا۔

"یس مادام"...... آرتھر نے کہا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو
دینے شروع کر دیں۔ اس کے بعد وہ نینسی اور شرمن سمیت
بڑے کمرے میں پہنچا تو وہاں دو آدمی تو کرسیوں پر بے ہوش
ہوئے تھے جبکہ تین مرد اور ایک عورت کرسیوں کے قریب
پر موجود دبیز قالین پر گر کر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے
آرتھر کے آدمی رسیاں لے آئے اور پھر ان سب کو سامنے ایک
لی کرسیاں رکھ کر ان پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا۔

اب ان کے میک اپ چیک کرو"...... نینسی نے کہا تو آرتھر
میک اپ واشر سے میک اپ چیک کرنا شروع کر دیا نینسی
اور شرمن یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ان میں سے کسی کا چہرہ
ویل نہیں ہوا تھا حالانکہ یہ انتہائی جدید ترین میک اپ واشر

کیا مطلب۔ کیا یہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہیں"...... نینسی
وسانہ لہجے میں کہا۔

میرا خیال ہے نینسی کہ انہوں نے کوئی خصوصی میک اپ ا
ہوا ہے جو واش نہیں ہو رہا کیونکہ آجکل ایسے میک اپ بھی ایجا
چکے ہیں جو عام انداز میں صاف نہیں کئے جا سکتے اس لئے انہیں ہو
میں لے آکر ان سے بات چیت کی جائے پھر اصل بات سامنے آ
ئی شرمن نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ انہیں ہوش میں لے آؤ...... نینسی نے کہا ا
ساتھ ہی اپنی گیس کی بوتل نکال کر اس نے آرتھر کی طرف بڑ
دی۔

ہمارے پاس موجود ہے مادام...... آرتھر نے کہا تو نینسی نے
سر ہلاتے ہوئے بوتل واپس اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لی۔ اس
کے حکم پر اس کے آدمیوں نے وہاں موجود چھ کے چھ افراد کی ناک
سے بوتل لگائی اور پھر وہ ہٹ کر کھڑے ہوگئے۔

تم بھی بیٹھ جاؤ آرتھر اور تم سب باہر نگرانی کرو ایسا نہ ہو
ان کے ساتھی اچانک آ جائیں نینسی نے کہا اور آرتھر
اشارے پر اس کے ساتھی باہر چلے گئے جبکہ آرتھر شرمن کے
والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو چند لمحوں تک اسے اپنے ذہن پر
ا چھائی ہوئی محسوس ہوتی رہی لیکن جب اس کا شعور پوری
آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ سامنے کی کرسیوں پر ایک
اور دو مرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وہ اور اس کے ساتھی کرسیوں
نہ صرف رسیوں سے بندھے ہوئے تھے بلکہ ان کی کرسیاں
وں کے ساتھ ایک قطار میں موجود تھیں۔ اسے یاد تھا کہ وہ
ساتھیوں کے ساتھ اس کمرے میں بیٹھا آئندہ کے منصوبے پر
رہا تھا کہ اچانک اس کا ذہن ایک لمحے کے لئے گھوما اور پھر
ڈوبتا چلا گیا اور اب اس کی آنکھیں کھلی تھیں تو وہ اس حالت

ی ایم سوری کہ میں اس حالت میں اپنے مہمانوں کی خدمت
سے قاصر ہوں...... عمران نے سامنے بیٹھی ہوئی عورت اور

دو مردوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بے اختیار چون
پڑے۔ عمران کا فقرہ سن کر ان تینوں کے چہروں پر شدید حیرت
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تمہارا ذہن خراب ہو گیا ہے یا تم جان بوجھ کر اپنے آپ
پاگل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو"...... اس عورت نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں ایسی کیا بات ہے کہ تم نے میرے ذہن کے بار
میں یہ ڈگری دے دی ہے۔ ہم اس کوٹھی کے مکین ہیں اور آپ پ
بار اس کوٹھی میں آئی ہیں اس لئے آپ ہمارے مہمان ہیں"۔ عمر
نے مسکراتے ہوئے کہا اسی لمحے اس کے ساتھی بھی ایک ایک
کے ہوش میں آگئے تھے اور وہ سب بھی حیرت بھرے انداز میں
سچوئیشن دیکھ رہے تھے۔

"ہونہہ۔ تو تم اپنی طرف سے بہادر بن رہے ہو تاکہ مجھ پر ثا
کر سکو کہ ان حالات میں بھی تم مذاق کر سکتے ہو"...... اس عو
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو یہی سنا ہے کہ خوبصورت عورتیں بہادر آدمیوں
بے حد پسند کرتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو وہ عورت
اختیار ہنس پڑی۔

"تم پہلے بتاؤ کہ تم میں سے پرنس آف ڈھمپ کون ہے"۔ ا
عورت نے کہا۔

لیکن اصول کے مطابق آپ لوگ یہاں آئے ہیں اس لئے پہلے
نا تعارف کرائیں"...... عمران نے اس بار قدرے سنجیدہ لہجے
۔ اب وہ کسی حد تک صورت حال کا ادراک کرنے لگ گیا
ں کے ساتھ ہی اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈز نے تیزی سے
وع کر دیا تھا۔

یرا نام نینسی ہے اور یہ میرا ساتھی اور نائب ہے شرمن اور یہ
گروپ نمبر ایٹ کا انچارج ہے آرتھر۔ تم نے بطور پرنس آف
یہاں سے انتہائی خصوصی اسلحے کے حصول کے لئے جان کو
اور اسے ایکریمیا کے مرچنٹ کی ٹپ دی جس کا علم شرمن کو
۔ شرمن نے اس کال کا سراغ لگا لیا اور پھر آرتھر نے تمہاری
وجودگی چیک کی اور اس کے بعد میرے حکم پر آرتھر نے اندر
ش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر ہم یہاں آگئے لیکن مجھے
ہے کہ جدید ترین میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود
میک اپ صاف نہیں ہوگا"...... نینسی نے تفصیل سے اپنا
کرانے کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے
ر دینے کی وجہ بھی بتا دی۔

ہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ
پوچھا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ رسیاں اس حد تک
ی ہیں کہ اب صرف ایک جھٹکے کی بنا پر وہ رسیوں کی گرفت
د ہو سکتا ہے۔

"ہماری تنظیم بلیک اینجل کہلاتی ہے اور ہم زیادہ تر گو نگرا
کام کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس اس کے علاوہ بھی ہر قسم کے ا
کے لئے آدمی موجود ہیں۔ اگر تم پرنس آف ڈھمپ ہو تو جب
یہاں پہنچے تھے تو ہمیں صرف تمہاری نگرانی کا کام سونپا گیا تھا اس
ہم صرف نگرانی تک ہی محدود رہے لیکن پھر تم اچانک غائب ہو
اور پھر تم نے ہمارے چیف سمتھ کی رہائش گاہ پر پہنچ کر اسے ہلا
کر دیا اس کے بعد تم پھر غائب ہو گئے جس کی وجہ سے مجھے اپنے
چیف کے سامنے انتہائی شرمندگی اٹھانی پڑی۔ اب شرمن کو جب
تمہاری یہاں موجودگی کا علم ہوا ہم چونک پڑے۔ پہلے تو میں
سوچا کہ تمہاری اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں لیکن پھر
نے ارادہ بدل دیا کیونکہ میں پہلے تمہاری چیکنگ کرانا چاہتی تھی
اس کے ساتھ ساتھ میں معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تم کس طرح غا
ہوئے اور کہاں چلے گئے تھے۔ اب پوری رپورٹ سر چیف کو
چاہتی ہوں"...... نینسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم صرف فلمی سٹوری کی حد تک نہیں ر
چاہتیں بلکہ مکمل سکرین پلے بھی ساتھ ہی اپنے سر چیف تک۔
یقیناً فلم ڈائریکٹر ہو گا پہنچانا چاہتی ہو"...... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔

"یہ آخر تمہارے ذہن میں کیا گڑبڑ ہے کہ تم اچھی بھلی با
کرتے کرتے اچانک پاگلوں جیسی باتیں شروع کر دیتے ہو۔

ں اور سکرین پلے۔ یہ سب کیا ہے"...... نینسی نے انتہائی
لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق فلم انڈسٹری سے نہیں ہے۔ میں تو
تک یہی سمجھ رہا تھا کہ فلم انڈسٹری کی ہیروئن اور ہیرو ہمارے
ہیں"...... عمران نے دانستہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق واقعی ایشیا سے ہے۔ یہ بات
ایشیائی ہی کر سکتا ہے کیونکہ وہاں کے بارے میں میں نے سنا
ہے کہ وہاں صرف ہیروئن ہیرو خوبصورت ہوتے ہیں اس لئے وہ
ورت عورتوں اور مردوں کو فلمی ہیرو ہیروئن ہی کہتے ہیں"۔
نے جواب دیا تو عمران ہنس پڑا۔

"خوبصورتی کو خراج تحسین ہر جگہ پیش کیا جاتا ہے" نینسی
۔ بہرحال اب تعارف مکمل ہو گیا ہے اس لئے اب تم اپنا
ام بتاؤ کیا چاہتی ہو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے
ہا۔

"مجھے بتاؤ کہ تم کیسے غائب ہوئے اور کس طرح چیف سمتھ کی
ا گاہ پر پہنچے اور پھر کہاں غائب ہو گئے اور اس دوران کہاں
"۔ نینسی نے کہا۔

ے ایس پی کے بارے میں کچھ جانتی ہو"...... عمران نے یکلخت
سنجیدہ لہجے میں کہا تو نینسی بے اختیار چونک پڑی۔

ہاں کیوں"...... نینسی نے چونک کر پوچھا۔

"ہم جے ایس پی چلے گئے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اول تو کسی کو جے ایس پی کے بارے میں علم ہی نہیں ہے اور اگر تم وہاں پہنچ بھی جاتے تو کبھی زندہ واپس نہ آ سکتے۔ وہاں کے انتظامات ایسے ہیں کہ وہاں داخل ہونا ہی ناممکن ہے"...... نینسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی گئی ہو کبھی"...... عمران نے نینسی کا جواب سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ شرف صرف مجھے حاصل ہے کہ میں وہاں تین بار گئی ہوں۔ میرے علاوہ اور کوئی غیر متعلقہ آدمی کسی صورت بھی وہاں نہیں جا سکتا۔ وہاں کا سیکورٹی چیف کرنل بروک میرا سوتیلا بھائی ہے۔ ہماری والدہ ایک ہی ہے لیکن والد الگ الگ ہیں"۔ نینسی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقتاً حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ تو کیا کرنل بروک سے تمہارا مستقل رابطہ رہتا ہے لیکن کرنل بروک نے تو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیسے بتاتا یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے اور میں نے بھی تمہیں یہ بات اس لئے بتا دی ہے کہ تم نے بہرحال ہلاک تو ہونا ہی ہے"۔ نینسی نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے سپر چیف کو علم ہے کہ تم کرنل بروک کی بہن ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ سوائے شرمن کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے"۔ نینسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو پھر تم ہمارے لئے قیمتی اثاثہ ہو نینسی۔ تمہیں تو پھر زندہ رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بازوؤں کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔ کٹی ہوئی رسیاں ایک لمحے میں علیحدہ ہو گئیں اور چونکہ انہیں باندھنے کے لئے صرف کرسی کی پشت کے ساتھ ان کے دو دو بل دیئے گئے تھے اس لئے دوسرے لمحے رسی کھل کر عمران کی گود میں آگری اور پھر اس سے پہلے کہ نینسی اور اس کے ساتھی سنبھلتے عمران یکلخت اچھل کر آگے بڑھا اور دوسرے لمحے آرتھر، شرمن اور نینسی تینوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے جا گرے۔ عمران نے سائیڈ پر بیٹھے ہوئے شرمن کو زور سے دوسری طرف دھکیل دیا تھا جس کا نتیجہ تھا کہ وہ تینوں زور دار جھٹکے کی وجہ سے اس طرح نیچے جا گرے تھے جیسے اینٹوں کی قطار میں سے آخری اینٹ کو دھکا دینے سے پوری قطار نیچے جا گرتی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران نے اچھل کر لاتیں چلانی شروع کیں اور چند ہی لمحوں بعد وہ تینوں ہی باری باری ضربیں کھا کر بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران نے جھک کر آرتھر کی جیب سے مشین پسٹل نکالا کیونکہ آرتھر کی جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا کہ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود ہے پھر وہ دروازے کی طرف مڑا اور اس نے دروازے کو اندر سے بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا

اور چند لمحوں بعد اس کے سارے ساتھی رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔

"باہر ان کے جتنے بھی ساتھی ہیں انہیں آف کر دو لیکن خیال رکھنا فائرنگ کی آوازیں نہ گونجیں ورنہ پولیس فوراً پہنچ جائے گی"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔جولیا وہیں رہ گئی تھی۔

"اس نینسی کو اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ جولیا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی نینسی کو اٹھایا اور اسے ایک کرسی پر ڈال دیا تو عمران نے رسیوں کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا پھر اس نے یہی کارروائی شرمن اور اس آرتھر کے ساتھ بھی کی۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر آگیا۔

"باہر ان کے چار ساتھی تھے۔چاروں کو آف کر دیا گیا ہے لیکن عمران صاحب ان سے نگرانی کے انتہائی جدید ترین آلات ملے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اسی لئے تو ہمیں آخری لمحے تک علم نہیں ہو سکا تھا"۔ عمران نے کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے صفدر کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کر دیا تھا۔چنانچہ صفدر بھی وہیں بیٹھ گیا۔عمران کے کہنے پر جولیا نے نینسی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اسکے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے

جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا تم اب اس کے ذریعے کرنل بروک سے رابطہ کرو گے۔ لیکن کیوں۔ جے ایس پی کے حفاظتی انتظامات کی تفصیلات تو تم کاچ سے معلوم کر ہی چکے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"کاچ اور اس کے ساتھیوں کی موت کی خبر بہرحال یہودی حکام تک پہنچ گئی ہو گی اور کاچ نے بتایا تھا کہ جے ایس پی کے حفاظتی نظام کی بنیاد ماسٹر کمپیوٹر ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس ماسٹر کمپیوٹر میں بہرحال متبادل سکیورٹی نظام کی گنجائش موجود ہوتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیسے ہی انہیں کاچ کی موت کی اطلاع ملی ہو وہ اس کا نظام تبدیل کر دیں اور چونکہ ماسٹر کمپیوٹر کو نقلی آواز اور لہجے سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا اس لئے میں وہاں نہ ہی کاچ کی آواز میں کال کر سکتا ہوں اور نہ ہی اسرائیل کے صدر کی آواز میں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر نے بھی اثبات میں سرہلا دیا۔اسی لمحے نینسی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔

"یہ۔یہ۔تم۔تم رسیوں سے کیسے آزاد ہوگئے۔یہ کیسے ممکن ہے"۔ نینسی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" تمہیں اگر صرف ہماری نگرانی کا حکم دیا گیا تھا تو درست دیا گیا تھا لیکن تم نے نگرانی سے آگے بڑھ کر کام شروع کر دیا جس کا نتیجہ تم خود دیکھ رہی ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اب کیا چاہتے ہو"۔ نینسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم نے میرے سامنے کرنل بروک سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنی ہے اور اس سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا جے ایس پی کا سیکورٹی نظام تبدیل کیا جا چکا ہے یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" میں ایسا کیوں کروں گی۔ یہ تو غداری ہو گی"...... نینسی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کس سے غداری"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہودی کاز سے"...... نینسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس بات سے کیا فرق پڑ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" کچھ بھی ہو میں بہرحال ایسا نہیں کر سکتی"...... نینسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے نائب آرتھر کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر اٹھ کر آرتھر کی طرف بڑھا اور اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

" اس کے ساتھی شرمن کو بھی ہوش دلا دو تاکہ بار بار تمہیں تکلیف نہ کرنی پڑے"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے آرتھر کے ساتھ کرسی پر جکڑے ہوئے شرمن کا ناک اور منہ بھی دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا پھر چند لمحوں بعد اس کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے آرتھر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں

" یہ... یہ سب کیا ہے۔ یہ تم۔ اوہ اوہ۔ مادام آپ۔ اور"۔ آرتھر نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" یہ تم نے انہیں کس طرح باندھا تھا آرتھر کہ انہوں نے انتہائی آسانی سے اپنے آپ کو رہا کرا لیا"...... نینسی نے انتہائی غصیلے لہجے میں آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ تو انتہائی مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے مادام میں نے خود چیک کیا تھا"...... آرتھر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اسی لمحے شرمن کو بھی ہوش آ گیا اور پھر اس نے بھی وہی کلمات دوہرائے جو اس سے پہلے نینسی اور آرتھر دوہرا چکے تھے۔

" آرتھر تم نے ہمیں ٹریس کر کے بے ہوش کیا اور پھر کرسیوں سے باندھا۔ گو تم نے یہ سب کچھ مادام نینسی کے حکم پر کیا تھا لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لحاظ سے یہ جرم ہے اور اس جرم کی سزا

موت ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا تو آرتھر کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں نے تو"...... آرتھر نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران نے ہاتھ میں پکڑے اسی مشین پسٹل کا رخ آرتھر کی طرف کر دیا جو اس نے آرتھر کی جیب سے ہی نکالا تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ آرتھر کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ دل پر پڑنے والی گولیوں نے اسے زیادہ تڑپنے کی مہلت نہ دی تھی۔ شرمن اور نینسی دونوں کے چہرے بھی اس طرح آرتھر کو مرتے دیکھ کر خوف سے زرد پڑ گئے تھے۔

"ہاں اب تم بتاؤ نینسی کیا تم کرنل بروک کو کال کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دو۔ نہ کی صورت میں تمہارا ساتھی شرمن پہلے ہلاک ہو گا اور پھر تمہاری باری آئے گی بولو"۔ عمران نے مشین پسٹل کا رخ شرمن کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سفاک لہجے میں کہا تو شرمن کا جسم خوف کی شدت سے بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

"نینسی یہ کیا کہہ رہا ہے۔ پلیز فار گاڈ سیک جیسا یہ کہہ رہا ہے ویسا کر دو"...... شرمن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں مر تو سکتی ہوں لیکن یہودی کاز سے غداری نہیں کر سکتی"...... نینسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ایک بار پھر کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ شرمن کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ نینسی کا چہرہ سرسوں کے پھول کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر بے اختیار پسینہ بہنے لگا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"اب تمہاری باری ہے نینسی میں پانچ تک گنوں گا۔ صرف کرنل بروک سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے سے یہودی کاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم زندہ رہنا پسند کرتی ہو یا نہیں۔ ایک"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی گنتی شروع کر دی اور نینسی کا پورا جسم اس طرح لرزنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔

"رک جاؤ رک جاؤ میں بات کرتی ہوں رک جاؤ"۔ عمران کے تین پر پہنچتے ہی نینسی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اپنے نائب اور ساتھی شرمن کو ہلاک کرایا"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور نینسی اب بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اس کے چہرے پر ویسے ہی زردی تھی اور آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔

"صفدر ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا تم مجھے واقعی زندہ چھوڑ دو گے"...... نینسی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم بہت چھوٹی مچھلی ہو نینسی۔ اس لئے تمہیں ہلاک کر کے مجھے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ میں بغیر کسی خاص وجہ کے کسی کی جان لینا پسند نہیں کرتا میں نے تو تمہیں پہلے ہی آفر کی تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں اسے کال کر کے کیا کہوں"...... نینسی نے کہا اب وہ پہلے کی نسبت کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔

"تم نے بروک سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس نے جے ایس پی کا حفاظتی نظام تبدیل کیا ہے کہ نہیں۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اس سے کس طرح یہ بات معلوم کرتی ہو۔ اور اس پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ مجھے اس نظام کی تفصیلات نہیں بتائے گا اور نہ میرے لئے کوئی رعایت کرے گا وہ ان معاملات میں انتہائی اصول پسند ہے"...... نینسی نے کہا۔

"میں اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے صرف اپنے ملک کو رپورٹ دینی ہے کہ جے ایس پی کا حفاظتی نظام تبدیل ہوا ہے یا نہیں کیونکہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ جے ایس پی میں داخل ہونا یا اسے تباہ کرنا سرے سے ممکن ہی نہیں ہے اس لئے حکومت جانے اور اس کا کام"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میں معلوم کر لوں گی لیکن تمہیں وعدہ کرنا ہو گا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... نینسی نے کہا۔

"مجھے وعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے تمہیں پہلے ہی ہے کہ تم چھوٹی مچھلی ہو۔ تمہیں ہلاک کر کے ہمیں کیا مل جائے ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر ں ہوا۔ اس کے ہاتھ میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔

"کیا فریکونسی ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر ہاتھ میں لیتے ہوئے ں سے پوچھا جولیا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ سمجھ تھے کہ عمران نے یہ سوال کیوں کیا ہے۔ انہیں معلوم تھا کہ ن نے کاج سے وہاں کی نہ صرف ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم کر لی بلکہ اس پر ڈاکٹر ہمبرگ سے بات کرنے کی بھی کوشش کی تھی وہاں موجود سپر کمپیوٹر نے کال ریجیکٹ کر دی تھی۔ کیونکہ ن کی آواز اس میں فیڈ نہ تھی لیکن اس سے بہرحال یہ کنفرم ہو گیا لہ جو فریکونسی کاج نے بتائی ہے وہ درست ہے اس لئے اب ن کا نینسی سے فریکونسی پوچھنے کا یہی مقصد ہو سکتا ہے کہ اس معلوم ہو جائے گا کہ نینسی حقیقتاً تعاون کرنے پر آمادہ بھی ہے ہیں۔ نینسی نے درست فریکونسی بتا دی تو عمران نے فریکونسی سٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ بات سن لو نینسی۔ کرنل بروک سے تم نے یہ بات پوچھنی لہ کیا اس نے سیکورٹی کا نظام تبدیل کیا ہے یا نہیں اور اسے اس ماس بھی نہ ہو سکے لیکن تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی ش کی تو وہ تو تمہاری مدد کے لئے وہاں سے یہاں نہ پہنچ سکے گا

البتہ تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک ہو گا۔ تمہارے جسم
ریشے کو تیزاب سے جلا دیا جائے گا" ...... عمران نے انتہائی
میں کہا۔

"مم مم میں سمجھتی ہوں وہ میری کوئی مدد نہ کر سکے گا"
نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے اشارہ پر صفدر نے
کا بٹن پریس کر دیا اور ٹرانسمیٹر نینسی کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو ہیلو نینسی کالنگ کرنل بروک اوور" ...... نینسی نے
بار کال دیتے ہوئے کہا۔ صفدر ساتھ ساتھ بٹن آف آن کر رہا
تھا۔

"یس کرنل بروک اٹنڈنگ یو اوور" ...... چند لمحوں بعد
بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل بڑا عرصہ ہو گیا نہ تم کارسا آئے ہو نہ تم نے مجھے
دی ہے۔ کیا وجہ ہے شرمن بھی کئی بار پوچھ چکا ہے اوور"
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چند ایمرجنسی مسائل تھے نینسی اس لئے رابطہ نہ ہو
ابھی یہ ایمرجنسی موجود ہے۔ بہرحال ایک دو ہفتوں کی بات
میں فارغ ہو جاؤں گا پھر آؤں گا کارسا اوور" ...... دوسری طرف
کرنل بروک نے کہا۔

"تم نہیں آسکتے تو میں آجاتی ہوں شرمن کے ساتھ
میں بھی یہاں پر ایک ہی طرح کا کام کرتے کرتے بور ہو گئی

لئے میں چاہتی ہوں کہ چند روز تمہارے پاس گذار آؤں اوور"
نے کہا۔

"اوہ نہیں نینسی میں نے تمہیں بتایا ہے کہ یہاں ایمرجنسی نافذ
اوور" ...... کرنل بروک نے جواب دیا۔

"تمہارا اس ایمرجنسی سے کیا تعلق ہم نے وہاں پہنچ کر کوئی
کام تو نہیں کرنا۔ میں تو صرف چینج کے لئے وہاں آنا چاہتی
۔ ٹھیک ہے تم نہ دعوت دو میں شرمن سمیت خود ہی پہنچ جاؤں
معلوم کہ کون کون سے الفاظ بول کر ہم جزیرے میں داخل
ہیں اوور" ...... نینسی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ نینسی اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ یہاں کا تمام حفاظتی نظام
تبدیل کر دیا گیا ہے اس لئے اب ایسا نہ کرنا ورنہ جزیرے سے
ناٹ دور ہی جل کر راکھ ہو جاؤ گی۔ میں نے کہا تو ہے کہ ایک
کی بات ہے اوور" ...... کرنل بروک نے کہا۔

"اوہ کیا تم سچ کہہ رہے ہو یا مجھے ڈرانے کے لئے ایسی بات کر
ہو۔ اس کی کیا ضرورت پڑ گئی کہ پورا حفاظتی نظام ہی تبدیل کر
ئے اوور" ...... نینسی نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"چند دشمن ایجنٹوں نے اس حفاظتی انتظامات کی تفصیلات
کر لی تھیں اس لئے اسرائیل کے صدر کے حکم پر نظام یکسر
کر دیا گیا ہے اوور" ...... کرنل بروک نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو واقعی کوئی ایمرجنسی ہے۔ سوری کرنل میں سمجھی کہ

تم ویسے ہی بات کر رہے ہو۔ اوکے پھر جب حالات نا
جائیں تو کارسا ضرور آنا اوور"۔۔۔۔ نینسی نے کہا۔
"ضرور آؤں گا وعدہ رہا اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا
"او کے بائی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ نینسی نے کہا اور صفد
اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"گڈ تم نے واقعی تعاون کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو
کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے جب کہ صفدر
اٹھائے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔
"تم نے ہماری یہاں موجودگی کی اطلاع اپنے سر چیف کو
ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے نینسی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"نہیں میں تمہاری لاشیں اس کے سامنے رکھنا چاہتی
نینسی نے جواب دیا۔
"تمہارے شرمن، آرتھر اور اس کے گروپ کے علاوہ او
ہماری یہاں موجودگی کا علم ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"کسی کو بھی نہیں"۔۔۔۔ نینسی نے جواب دیا۔
"اگر کرنل بروک تمہیں کال کرے تو وہ کس فریکونسی
ہے"۔ عمران نے پوچھا۔
"میری ذاتی فریکونسی پر"۔۔۔۔ نینسی نے جواب دیا۔
"کیا فریکونسی ہے وہ"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو نینسی
فریکونسی بتا دی۔

کے ابھی تم اسی حالت میں رہو گی"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے
۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور صفدر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔
کھول تو دو۔ میرا تو جسم بندھے بندھے سن ہو گیا ہے"۔
بے چین سے لہجے میں کہا۔
نہیں تم زندہ ہو اسے فی الحال غنیمت سمجھو"۔۔۔۔ عمران
لہجے میں کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے
صفدر بھی کمرے سے باہر آ گئے۔
نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ یہ تو رہا ہوتے ہی کرنل
اطلاع کر دے گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔
بات تو یہ ہے کہ اس کے اطلاع دینے سے ہمیں کوئی فرق
ے گا کیونکہ یہ بات تو حتمی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ جے
سیکورٹی نظام تبدیل کیا جا چکا ہے اس لئے وہ مطمئن ہوں
بات سے انہیں کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا۔ دوسری
۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل بروک نینسی کی اس اچانک کال پر
اور وہ نینسی کو کال کر کے اس سے بات کرے اور
دو سپر کمپیوٹر کو آواز بدل کر دھوکہ نہیں دیا جا سکتا اس لئے
سے فی الحال زندہ رکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے
اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر نینسی کی ذاتی
یڈجسٹ کر دی۔
ب کیا پروگرام ہے۔ وہ اسلحہ جو تم نے منگوایا ہے کیا اب وہ

کام دے گا"...... جولیا نے کہا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ جو نظام انہوں نے تبدیل
ہے وہ زیادہ پیچیدہ اور زیادہ سخت تھا۔ اس کی جگہ جو نظام اب ب
یقیناً اس قدر پیچیدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"یہ بات کیسے تم کہہ رہے ہو۔ کرنل بروک نے تو تفصیلا
نہیں بتائیں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر میں جو متبادل نظام رکھے جاتے ہیں ان کا تعلق ہ
نظام سے ہوتا ہے اور پہلے نظام کی تفصیلات میں کاچ سے معلوم ا
چکا ہوں اس لئے اب مجھے کرنل بروک کے بتائے بغیر معلوم ہے ا
نظام میں کیا تبدیلیاں کی گئی ہوں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہو
جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اب مشن فائنل کرنا ہے کیونکہ اب زیادہ دیر مناسب نہ
ہے۔ کسی بھی لمحے وہ لوگ دوبارہ پاکیشیا کی اٹیمک لیبارٹری پر ط
تابکاری طوفان فائر کر سکتے ہیں اور اس بار ایسا ہو گیا تو شاید
مشینری کو ٹھیک نہ کیا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

اس دوران وہ بیرونی برآمدے تک پہنچ گئے جہاں ایک طرف
آرتھر کے چار ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور عمران کے سا
بھی وہاں موجود تھے۔

"کیا ہوا"...... کیپٹن شکیل نے عمران کو دیکھتے ہی پوچھا۔

اجے ایس پی کا سیکورٹی نظام تبدیل کر دیا گیا ہے اس لئے اب
نئے سرے سے منصوبہ بندی کرنی ہو گی"...... عمران نے
ب دیا۔

میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ اس منصوبہ بندی کے چکر
مت پڑا کرو ہم منصوبہ بندی کرتے رہ جائیں گے اور وہ لوگ
کیا پر قیامت توڑ دیں گے"...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ چلو بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ
میں کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تم سنجیدگی سے یہ بات کر رہے ہو"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ میں خود یہی چاہتا ہوں کہ جلد از جلد اس جے ایس پی کو
کر دیا جائے لیکن جو کچھ کاچ نے بتایا تھا وہ تم نے بھی سن لیا
ہ اس کے بعد تمہارے ڈائریکٹ ایکشن کی کیا حیثیت رہ جائے گی
ائے اس کے کہ ہماری لاشیں مچھلیاں کھا جائیں"...... عمران نے
ائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب جو نظام تبدیل ہوا وہ کیا ہے"...... تنویر نے اسی طرح
یدہ لہجے میں کہا۔

"گو کرنل بروک نے تو نہیں بتایا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تبدیلی
سکتی ہے۔ یہ بنیادی تبدیلی ریز مشینری میں ہوتی ہے۔ پہلے سمندر
تہہ میں ماسٹر کمپیوٹر نے ریڈ ریز پھیلائی ہوئی تھیں اب ان کی جگہ

لاشیم ریز پھیلا دی گئی ہوں گی جو پہلی ریز سے زیادہ طاقتور ہیں ا
طرح سارا سیٹ اپ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کرنل بروک نے ا
گفتگو میں ایک اشارہ البتہ دیا ہے کہ سیکورٹی نظام کا دائرہ جے ایس
پی سے بیس ناٹ کے فاصلے تک ہے اور یہ بہت طویل فاص
ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم میری بات مانو گے"۔ تنویر نے خاموش رہنے کے بع
کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم بتاؤ تو سہی"...... عمران نے کہا اور سب
چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم اسرائیل کے صدر کی آواز میں بات کر سکتے ہو۔ اس کا لہجہ ا
سکتے ہو۔ ایک ہیلی کاپٹر یہاں سے چارٹرڈ کراؤ اس پر ہم سوار ہو جات
ہیں اور تم اسرائیل کے صدر کی آواز اور لہجے میں ان سے بات کر
کہو کہ تم ماہرین کے ساتھ حفاظتی انتظامات چیک کرنے آ رہے ہو
چاہے وہ کتنا ہی شک کیوں نہ کریں وہ بہرحال ہمیں فضا میں
میزائل سے ہٹ نہ کر سکیں گے اور ایک بار ہم وہاں پہنچ جائیں پھر ہم
خود ہی ان سے نمٹ لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"تمہاری تجویز واقعی شاندار ہے لیکن اس میں دو باتیں محل نظ
ہیں۔ پہلی تو یہ کہ وہاں ماسٹر کمپیوٹر ہے اور کرنل بروک نے بتایا
ہے کہ اسرائیل کے صدر کے حکم پر حفاظتی نظام تبدیل کیا گیا ہے۔
اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل کا صدر ڈاکٹر ہمبرگ سے بات کرتا رہتا

اس لئے لامحالہ اس کی آواز ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہو گی وہ میری
آگے لنک ہی نہیں کرے گا اور دوسری بات یہ کہ وہ اسرائیل
صدر کو کال کر کے بہرحال اس سے تصدیق کرائیں گے پھر ہمیں
اترنے کا موقع دیں گے اور ٹرانسمیٹر کال سے انہیں فوری پتہ
جائے گا کہ ہم اصل نہیں ہیں پھر ہمارا کیا حشر ہو گا"...... عمران
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات تو درست ہے لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی
ے گا"...... تنویر نے ڈھیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیا یہ ضروری ہے کہ ہم وہاں پہنچ کر ہی یہ
روائی کر سکتے ہیں۔ آپ پہلے بھی تو فون پر یا ٹرانسمیٹر پر کال کر کے
ارٹریاں تباہ کرتے رہے ہیں۔ کیا اس بار ایسا نہیں ہو سکتا"۔
فدر نے کہا۔

"نہیں۔ ان یہودیوں نے جو ماسٹر کمپیوٹر یہاں نصب کیا ہوا ہے
ں کے ساتھ ایسی کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی"...... عمران نے
سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب اگر ہم جے ایس پی کی بجائے ایکریمین سپیس سنٹر
ہلہ بول دیں اور اس کی شٹل میں خود بیٹھ کر اس سپیس پرموٹر کو
خلا میں تباہ کر دیں"...... چوہان نے کہا تو عمران اور دوسرے
اتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا خیال ہے کہ یہ شٹل کوئی ہوائی جہاز ہے جسے ہم چلا کر

خلا میں موجود ان یہودیوں کے سپیس پروموٹر تک پہنچ جائیں گے۔ زمینی سٹیشن اسے کنٹرول کرتا ہے ورنہ تو ہم قیامت تک اس سپیس پروموٹر کو تلاش ہی نہ کر سکیں گے اور دوسری بات یہ کہ ایسا کرنے کے لئے ہمیں طویل وقت چاہئے اور ہمارے پاس بہرحال اتنا وقت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران چند لمحے خاموش کھڑا رہا اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں سی ابھر آئی تھیں پھر اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل بروک کالنگ۔ اوور"...... کرنل بروک کی آواز سنائی دی۔

"سپر چیف آف بلیک اینجلز اٹنڈنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا تو کال یکلخت آف ہو گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا ہوا"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"سپر چیف کی آواز چونکہ سپر کمپیوٹر میں فیڈ نہ تھی اس لئے سپر کمپیوٹر نے کال آف کر دی ہے لیکن بہرحال میری آواز وہاں ٹیپ ہو چکی ہو گی اور اب کرنل بروک لامحالہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے سپر کمپیوٹر میں باقاعدہ فیڈ کرے گا تاکہ وہ مجھ سے معلوم کر سکے کہ نینسی کی پرسنل فریکونسی پر کال میں نے کیوں اٹنڈ کی ہے اس لئے وہ لامحالہ اسے فیڈ کر کے پھر کال کرے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب جا کر اس نینسی کا خاتمہ کر دو۔ اب اس کو مزید زندہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور اس کمرے کی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اس کے ساتھ مڑا اور پھر وہ دوسرے ساتھیوں سمیت ساتھ والے کمرے میں آ گیا۔ البتہ چوہان باہر رہ گیا تھا تاکہ نگرانی کر سکے۔ تنویر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر خاموشی سے کمرے میں بیٹھ گیا۔ دس منٹ کے وقفے کے بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل بروک کالنگ۔ نینسی۔ اوور"...... کرنل بروک کی آواز سنائی دی۔

"یس سپر چیف آف بلیک اینجلز اٹنڈنگ یو کرنل بروک۔ اوور"۔ عمران نے پہلے والی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یہ فریکونسی تو نینسی کی پرسنل فریکونسی ہے اور میں نے نینسی کو کال کیا ہے۔ آپ کیسے اس فریکونسی کو اٹنڈ کر رہے ہیں اوور"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"پہلے آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں اور کہاں سے کال کر رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"نینسی میری سوتیلی بہن ہے۔ میں جے ایس پی کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں اور وہیں سے کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل بروک نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ وہ کرنل بروک ہیں۔ ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں۔ نینسی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میں اس کے آفس میں موجود ہوں۔ اس کے ٹرانسمیٹر پر چونکہ اس کی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے آپ کی کال رسیور ہو گئی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ نینسی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو اس نے مجھے کال کیا ہے۔ میری اس سے بات چیت ہوئی ہے۔ اوور"...... کرنل بروک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"نینسی اور شرمن کے ساتھ ساتھ ان کے ایک گروپ کے پانچ افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مجھے اس کی اطلاع چند منٹ پہلے ملی ہے۔ ویسے ان کی لاشوں کی حالت بتا رہی ہے کہ انہیں ہلاک ہوئے نصف گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوا اور یہ کام جہاں تک میری معلومات ہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے۔ شرمن نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر لیا تھا چنانچہ نینسی نے مجھے اطلاع دینے کی بجائے براہ راست ان پر ریڈ کر دیا جس کے نتیجے میں شرمن اور اس کا گروپ مارا گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا نینسی سے کیا تعلق۔ اوور"...... کرنل بروک نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کارسا آئے تھے تو صدر اسرائیل نے ہماری تنظیم کو ان کی نگرانی کا کام سونپا تھا اور میرے نائب سمتھ نے یہ

کام نینسی اور شرمن کے ذمے لگا دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ اچانک غائب ہو گئے پھر چیف سمتھ بھی اپنی رہائش گاہ پر ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے خود کنٹرول سنبھال لیا لیکن پھر یہ لوگ کارسا میں کسی طرح بھی ٹریس نہ ہو سکے۔ اب پھر یہ لوگ کارسا میں نمودار ہوئے تو شرمن نے انہیں ٹریس کر لیا تھا۔ اوور"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ لوگ روسٹرم سے واپس کارسا پہنچ گئے ہیں۔ اوور"۔ کرنل بروک نے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ روسٹرم گئے تھے۔ اوور"۔ عمران نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل کے صدر نے گرازیہ کی تنظیم بلیک ماؤتھ کے سپر گروپ جس کا انچارج کاچ تھا کو جے ایس پی بھجوایا تھا تاکہ جے ایس پی کی حفاظت کر سکے حالانکہ اس کی ضرورت نہ تھی۔ پھر اطلاع ملی کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ روسٹرم پہنچ کر وہاں جے ایس پی کے خلائی ٹرانسمیٹر کو تباہ کرنا چاہتے ہیں جس پر کاچ اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ گیا لیکن پھر اسرائیل کے صدر نے اطلاع دی کہ کاچ اور اس کے ساتھیوں کو روسٹرم میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جے ایس پی کا حفاظتی نظام تبدیل کرنے کا حکم دے دیا کیونکہ کاچ کی لاش کی جو حالت تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس پر بے پناہ تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کی گئی ہیں اور چونکہ

کاج اور اس کے گروپ جے ایس پی کے حفاظتی انتظامات کو دیکھ چکا
تھا اس نے ایسا کیا ہے۔ نصف گھنٹہ پہلے نینسی نے مجھے کال کیا
اور جے ایس پی آنے کی بات کی تو میں نے انکار کر دیا۔ پھر مجھے
اچانک خیال آیا کہ آخر نینسی نے اچانک یہ بات کیوں کی ہے کیونکہ
آج سے پہلے اس نے کبھی ایسی بات خصوصی طور پر کال کر کے کبھی
نہ کی تھی۔ چنانچہ میں نے چیکنگ کے لئے اسے کال کیا تو جواب میں
آپ نے بات کی لیکن یہاں موجود ماسٹر کمپیوٹر میں چونکہ آپ کی آواز
فیڈ نہ تھی اس لئے ماسٹر کمپیوٹر نے کال آف کر دی لیکن چونکہ مجھے
ذاتی طور پر معلوم تھا کہ نینسی بلیک اینجلز سے متعلق ہے اور آپ
نے خود کو سپر چیف بتایا تھا اس لئے آپ سے بات کرنے کے لئے
مجھے آپ کی آواز جو یہاں ٹیپ ہو چکی تھی خصوصی طور پر ماسٹر کمپیوٹر
میں فیڈ کرنی پڑی اس طرح اب میری آپ سے بات ہو رہی ہے۔
مجھے نینسی سے بطور بہن بے حد پیار تھا۔ مجھے اس کی موت پر دلی دکھ
ہوا ہے۔ اوور۔۔۔ کرنل بروک نے پوری تفصیل از خود بتاتے
ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ کال نینسی نے ہی کی ہے۔ ہو سکتا
ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کی آواز میں بات کر رہا ہو کیونکہ مجھے
بتایا گیا ہے کہ وہ انتہائی حیرت انگیز طور پر آوازوں اور لہجوں کی فوری
اور کامیاب نقل کر لیتا ہے۔ اوور۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ کچھ بھی کر لے ماسٹر کمپیوٹر کو دھوکہ نہیں دے سکتا اس نے

تو نینسی کی ہی طرف سے تھی ورنہ ماسٹر کمپیوٹر اسے آگے لنک
نہ کرتا بلکہ ابتدائی طور پر ہی ریجکٹ کر دیتا جیسے آپ کی آواز فیڈ
تھی اس لئے جیسے ہی آپ نے بات کی کال آف ہو گئی۔ اوور۔۔۔
ل بروک نے کہا۔

"بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ یہ کال ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے
ی کو مجبور کر کے کرائی ہو گی کیونکہ اس کی لاش کرسی پر پڑی
ہے اور اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ اوور۔۔۔ عمران
کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کال سے انہیں کیا فائدہ ہو
ہے۔ اوور۔۔۔۔۔ کرنل بروک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ نے نینسی کو بتایا تھا کہ آپ نے اسرائیل کے صدر کے
پر جے ایس پی کا حفاظتی نظام تبدیل کر دیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے
بتایا ہے۔ اوور۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں نے اسے اس بارے میں کوئی تفصیل تو نہیں
اور بغیر تفصیل کے وہ صرف اس بات سے کیا فائدہ اٹھا سکتے
۔ اوور۔۔۔۔۔ کرنل بروک نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ اس کا کوئی انتظام کر لیں۔ وہ انتہائی خطرناک
گروپ ہے۔ اوور۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ واقعی انتہائی خطرناک گروپ ہے اسی لئے تو اسرائیل کے
صاحب بھی ان کی طرف سے انتہائی پریشان ہیں لیکن وہ چاہتے

کچھ بھی کیوں نہ کر لیں وہ جے ایس پی کے قریب بھی نہیں آسکتے
اوور"...... کرنل بروک نے کہا۔

"کیا آپ برائے مہربانی جو بات آپ نے نینسی سے کی ہے اس
ٹیپ مجھے سنوا سکتے ہیں تاکہ میں اندازہ لگا سکوں کہ انہیں اس
کیا فائدہ ہو گا کیونکہ میں ان کے بارے میں اتنا کچھ جانتا ہوں
دوسرے نہیں جانتے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔وہ گفتگو ٹیپ شدہ ہے۔میں آپ کو سنواتا ہوں۔اوور"
دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نینسی
کرنل بروک کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دینی شروع ہو گئی
عمران خاموشی سے سنتا رہا۔

"آپ نے یہ گفتگو سن لی۔اب آپ خود ہی بتائیں اس سے وہ
فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔اوور"...... کرنل بروک نے کہا۔

"آپ نے اس گفتگو میں لاشعوری طور پر انہیں ایک اہم اش
دے دیا ہے کہ جے ایس پی کے حفاظتی انتظام کی رینج بیس ناٹ
ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن اس سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔اوور"...... کر
بروک نے کہا۔

"بیس ناٹ کے الفاظ سے وہ ان ریز کی ماہیت معلوم کر لیں
جو سیکورٹی کا کام کر رہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ان کا کوئی توڑ
لیں۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ بچوں والی بات کر رہے ہیں۔لاشیم ریز دنیا کی جدید ترین
ریز ہیں۔ان کا کوئی توڑ آج تک ایجاد ہی نہیں ہو سکا۔وہ کہاں سے
اس کا توڑ کر لیں گے۔اوور"...... کرنل بروک نے انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا۔

"جناب ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔جے ایس پی کی
اہمیت پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے یکساں ہے۔لاشیم ریز واقعی
جدید ترین ریز ہیں جو ہر ٹھوس چیز کو فوری طور پر راکھ میں تبدیل کر
دیتی ہیں۔میرا بھی تعلق سائنس دانوں سے رہتا ہے۔لاشیم ریز کے
بارے میں مجھے بھی کچھ معلومات حاصل ہیں۔لاشیم ریز میں ایک
کمزوری بھی ہے کہ اگر انہیں وسیع رینج میں استعمال کیا جائے تو ان
کی حفاظت اس حد پر کمزور ہو جاتی ہے اور اگر آخری حد پر ان کے
ساتھ ٹی الیون مارکسم ریز کو ٹکرا دیا جائے تو اس کا پورا سسٹم ہی
یکلخت ختم ہو جاتا ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔میں نے سیکورٹی کے نقطہ نظر
سے ان کے بارے میں خصوصی مطالعہ بھی کیا ہوا ہے اور سائنس
دانوں سے بھی اس سلسلے میں تفصیلی گفتگو کی ہوئی ہے۔ٹی الیون
مارکسم ریز کے بارے میں تو خصوصی طور پر اس پر تجربات بھی کئے جا
چکے ہیں البتہ ایکس ون تھری ہنڈرڈ مارکسم ریز میں اتنی طاقت ہو
سکتی ہے کہ وہ اسے تسخیر کر لیں۔ٹی الیون میں اتنی طاقت نہیں ہو
سکتی اور ایکس ون تھری ہنڈرڈ مارکسم ریز صرف ایکریمیا کے خصوصی

دفاعی سیکورٹی میں استعمال ہو رہی ہیں وہ تو کسی کو مل ہی نہیں
سکتیں حتیٰ کہ اسرائیل کے پاس بھی نہیں ہیں پھر اس پاکیشیائی
ایجنٹ کو کہاں سے مل جائیں گی۔ اوور“...... کرنل بروک نے کہا تو
عمران کے چہرے پر یکلخت مسکراہٹ سی دوڑنے لگی۔

”بہت خوب۔ آپ واقعی اس بارے میں اتھارٹی ہیں۔ میں نے تو
صرف آپ کو چیک کرنے کے لئے یہ بات کی تھی۔ اب مجھے سو فیصد
یقین ہو گیا ہے کہ جے ایس پی ناقابل تسخیر ہے۔ آئی ایم سوری کہ
میں نے آپ کا امتحان لیا لیکن یہ ضروری تھا۔ میری اب اسرائیل کے
صدر سے بات ہو گی تو میں آپ کی خصوصی طور پر تعریف کروں گا
تاکہ آپ جیسے یہودیوں کے محسن کی خصوصی قدر شناسی کی جائے۔
اوور“...... عمران نے کہا۔

”اوہ شکریہ سر چیف آپ واقعی قدر شناس ہیں۔ بہرحال آپ اس
گروپ کو ٹریس کر کے اس سے نینسی کا انتقام ضرور لیں۔ اگر جے
ایس پی خطرے میں نہ ہوتی اور میں کارسا آ سکتا تو میں یہ کام خود
کرتا۔ اوور“...... کرنل بروک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ نینسی کا انتقام ضرور لیا جائے گا۔ اوور“...
عمران نے کہا۔

”اوکے اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران
نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طویل سانس لیا۔

”تمہاری مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ تم نے کچھ حاصل کر لیا

۔ جولیا نے کہا۔

ہاں۔ اس احمق کرنل بروک نے ایک راستہ خود ہی بتا دیا
ایکس ون تھری ہنڈرڈ مارکسم کی مدد سے ان ریز کا دائرہ ختم کر
جے ایس پی میں داخل ہوا جا سکتا ہے“...... عمران نے
اتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ ملیں گی کہاں سے“۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اس کی فکر مت کرو یہ بڑی آسانی سے تیار کی جا سکتی ہیں۔ تم
مسکرا دو تو تمہاری مسکراہٹ سے ہی یہ تیار ہو جائیں گی“۔
نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

اب جان سے دوبارہ بات کرنی ہو گی۔ اس کے لئے چند ضروری
حاصل کرنے ہوں گے انہیں تیار میں خود کر لوں گا۔ بہرحال
ت ہم نے جے ایس پی کے فائنل مشن پر روانہ ہو جانا ہے یہ
لے سمجھو“...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے

ڈاکٹر ہمبرگ اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھے کہ درواز ے
دستک کی آواز سنائی دی تو انہوں نے چونک کر سامنے رکھی ہ
فائل سے توجہ ہٹالی اور پھر میز کی سائیڈ پر لگے ہوئے چار بٹنوں
سے ایک کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور چیف سکیا
آفیسر کرنل بروک کو اندر آتے دیکھ کر ڈاکٹر ہمبرگ کے چہر ے
بے اختیار تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔ کرنل بروک کے چہر ے
البتہ اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔

"خیریت کرنل بروک"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے تشویش بھر
لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو یہ خوشخبری سنانے ذاتی طور پر حاضر ہوا ہوں کہ
پاکیشیائی ایجنٹ جے ایس پی کی تسخیر سے ناامید ہو کر واپس جا
ہیں اس لئے اب جے ایس پی کو کوئی فوری خطرہ لاحق نہیں ر

ل بروک نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہمبرگ بے اختیار
ک پڑے۔

"تشریف رکھیں۔ آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا"...... ڈاکٹر
ک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری سوتیلی بہن نینسی کو تو آپ جانتے ہیں وہ کئی بار یہاں آ
چکی ہے"...... کرنل بروک نے کہا۔

"ہاں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھے اچانک کال کیا کہ وہ یہاں آنا چاہتی ہے۔ میں نے
سی کی وجہ سے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ چونکہ اسے سیکورٹی
کے کوائف کا علم ہے اس لئے وہ خود ہی یہاں آجائے گی جس پر
نے اسے بتایا کہ سیکورٹی نظام مکمل طور پر تبدیل کر دیا گیا ہے
ایسا دو تین ہفتوں کے لئے ہوا ہے۔ اس کے بعد میں اسے خود
ل کر لوں گا جس پر وہ خاموش ہو گئی لیکن میرے ذہن میں
ل یہ کھٹک پیدا ہوتی رہی کہ آخر نینسی نے ایسی کال اچانک
کی کیونکہ آج تک اس نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔ چنانچہ
نے اس سے یہ بات پوچھنے کے لئے اسے کال کیا تو جواب میں
کی بجائے اس کی تنظیم کے سرچیف کی آواز سنائی دی لیکن
اس کی آواز ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ نہ تھی اس لئے کمپیوٹر نے کال
دی لیکن مجھے حیرت تھی کہ نینسی کی ذاتی فریکونسی پر نینسی کی
اس کے سرچیف نے کیوں کال اٹنڈ کی ہے۔ چنانچہ میں نے

کمپیوٹر میں اس کی ٹیپ شدہ آواز کو باقاعدہ فیڈ کر دیا اور اس کے
ایک بار پھر نینسی کو کال کیا۔ اس بار پھر جواب سر چیف نے دیا
پھر میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ نینسی اور اس کے نائب
کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ میں بے حد پریشان
مزید تفصیل پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ جے ایس
کے خلاف کام کرنے کے لئے پہلے کارسا پہنچے تھے تو اسرائیل کے
صاحب نے بلیک ایجنلز کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ ان کی نگرانی
اور سر چیف نے یہ ڈیوٹی نینسی اور شرمن کو دی تھی لیکن
پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہو گئے اور پھر یہ لوگ اچانک واپس
پہنچے تو شرمن نے انہیں ٹریس کر لیا۔ انہوں نے انہیں پکڑنا چاہا
انہوں نے الٹا نینسی، شرمن اور اس کے گروپ کے افراد کو ہلاک
دیا لیکن نینسی کی کال میں نے خود کچھ دیر پہلے سنی تھی اور کمپیوٹر
بھی اسے پاس آن کیا تھا۔ اس پر سر چیف نے مجھے بتایا کہ یقیناً
پاکیشیائی ایجنٹوں نے نینسی سے زبردستی یہ کال کرائی ہو گی۔
چیف نے میری اور نینسی کے درمیان ہونے والی کال ٹیپ
انہوں نے کہا کہ یہ کال اس لئے کرائی ہو گی تاکہ انہیں معلوم
سکے کہ سیکورٹی نظام تبدیل ہوا ہے یا نہیں اور سر چیف نے
چونکہ میں نے سیکورٹی چیکنگ کی بیس ناٹ کی رینج کا ذکر کیا ہے
لئے لامحالہ یہ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ تبدیل شدہ نظام سے
اب الاشم ریز استعمال کی جا رہی ہیں کیونکہ ان کی رینج بیس ناٹ

وتی ہے اور سر چیف نے بتایا کہ ان ریز کو ایلس ون تھری ہنڈرڈ
رکسم ریز کے ٹکراؤ سے ختم کیا جا سکتا ہے جس پر جب میں نے
نہیں بتایا کہ اس قدر طاقتور ریز صرف ایکریمیا کے دفاع میں
ستعمال ہوتی ہیں اور عام طور پر دستیاب ہی نہیں تو سر چیف بھی
طمئن ہو گیا۔ میں نے اس گفتگو سے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ روسٹرم
ے یہ لوگ کارسا اس لئے گئے ہیں کہ انہیں یہ احساس ہو گیا ہے کہ
ے ایس پی ناقابل تسخیر ہے اور اب وہ کارسا سے واپس پاکیشیا چلے
ئیں گے"...... کرنل بروک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"آپ نے یہ آئیڈیا اس لئے قائم کیا ہے کہ چونکہ وہ جے ایس پی
کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا سے پہلے کارسا آئے تھے اس لئے
اب کارسا سے ہی واپس پاکیشیا جائیں گے" ڈاکٹر ہمبرگ نے
۔

"جی ہاں۔ ورنہ وہ کبھی واپس کارسا نہ جاتے بلکہ وہ روسٹرم سے
ھے یہاں آتے"...... کرنل بروک نے جواب دیا۔
"کرنل بروک میرا خیال ہے کہ آپ نے غلط نتیجہ اخذ کیا ہے۔
، تو یہ لوگ ایجنٹ کم اور سائنس دان زیادہ لگتے ہیں۔ انہیں
وم ہو گا کہ جب تک وہ حفاظتی ریز کا توڑ نہ کر لیں وہ جے ایس پی
داخل نہ ہو سکیں گے۔ چنانچہ وہ کارسا گئے وہاں نینسی ان کے
لگ گئی اور کسی طرح انہیں نینسی اور آپ کے رشتے کا علم ہو
ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے نینسی کے ذریعے آپ سے معلوم کر لیا کہ

سیکورٹی نظام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ایکس ون تھری ہنڈرڈ مارکسم ریز
اب آسانی سے تیار کی جا سکتی ہے اور تیار کی جا رہی ہے۔ مجھے بھی
اس کا علم نہیں تھا کہ آپ کی نئی حفاظتی ریز کا یہ توڑ ہو سکتا ہے ورنہ
میں پہلے اس کا کوئی اور بندوبست کرتا۔ مجھے اسرائیل کے صدر سے
بات کرنی ہو گی"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور اٹھا کر انہوں
نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"صدر اسرائیل سے میری بات کراؤ فوراً"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لیکن ڈاکٹر ہمبرگ یہ تو نایاب ریز ہے۔آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ
ریز تیار ہو سکتی ہے"...... کرنل بروک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"آج سے دو سال پہلے ایک سائنس دان نے اس کا ایسا فارمولا
تیار کر لیا جس سے اسے آسانی سے تیار کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر
ہمبرگ نے جواب دیا اور کرنل بروک خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے جناب"...... ڈاکٹر ہمبرگ
کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

خیریت ڈاکٹر ہمبرگ۔ اس اچانک کال کی وجہ دوسری
ے اسرائیل کے صدر کی تشویش بھری آو سنائی دی تو ڈاکٹر
نے کرنل بروک سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکورٹی نظام کی تبدیلی کا انہیں علم
ا۔ ویری بیڈ۔ پھر تو اس کا کوئی فائدہ نہ رہا۔ لیکن مجھے بلیک
کے سر چیف سے مزید معلومات حاصل کرنی ہوں گی۔ اگر
یائی ایجنٹ کارسا میں اس کے گروپ کو ہلاک کر چکے ہیں تو ان
لیم نے ان کے بارے میں مزید کام بھی کیا ہو گا۔ میں آپ کو
ند میں کال کروں گا۔ میں پہلے سر چیف سے بات کر لوں"۔
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر
نے رسیور رکھ دیا۔

دیکھا آپ نے صدر صاحب بھی اسی نتیجے پر پہنچے ہیں جس پر میں
ا کہ اس تبدیلی کا علم ہو جانے کے بعد اس تبدیلی کا مقصد ہی
جاتا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کرنل بروک سے کہا۔

تو کیا اب اسے دوبارہ تبدیل کیا جائے گا"...... کرنل بروک
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سر چیف سے صدر صاحب بات کر لیں پھر وہ جو حکم دیں
اس کے تحت کام ہو گا کیونکہ وہ بہرحال ان ایجنٹس کے بارے
آپ اور مجھ سے زیادہ جانتے ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور
ل بروک نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے انتظار

کے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر ہمبرگ نے ہا
بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف
ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ ا
لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا۔ چیف سیکورٹی انم
کرنل بروک نے جس سرچیف سے باتیں کی ہیں وہ یقیناً پاکیشیا
ایجنٹ عمران تھا کیونکہ چیف کی تو نہ کرنل بروک سے کوئی با
ہوئی ہے اور نہ اسے اس بارے میں کوئی اطلاع ہے۔ حتیٰ کہ اسے
ابھی تک نینسی اور شرمن کی موت کی بھی اطلاع نہیں ہے۔ می
کہنے پر اس نے جب اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے
بتایا گیا کہ نینسی اور شرمن اچانک اپنے ہیڈ کوارٹر سے اٹھ کر کہ
چلے گئے ہیں اور پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... صدر نے کہا
سامنے بیٹھے ہوئے کرنل بروک کے چہرے پر شدید حیرت ک
تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے وہ بھی ص
صاحب کی گفتگو ساتھ ہی سن رہا تھا۔

"لیکن جناب اگر یہ نقلی آواز تھی تو پھر ماسٹر کمپیوٹر نے اسے اوا
کیسے کر دیا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

میرے ذہن میں بھی یہی سوال پیدا ہوا تھا لیکن آپ نے پہلے جو
تھا اس پر غور کرنے کے بعد مجھے اس کا جواب مل گیا ہے۔ جے
ی کے ماسٹر کمپیوٹر میں سرچیف کی آواز فیڈ نہ تھی کیونکہ اس کا
تعلق جے ایس پی سے نہیں تھا اس لئے اس عمران نے جب اس
لڑ میں کرنل بروک سے بات کی تو کمپیوٹر نے کال آف کر دی
پھر کرنل بروک نے ازخود اس آواز کو کمپیوٹر میں فیڈ کر دیا اس
عمران سرچیف کی آواز میں کرنل بروک سے باتیں کرتا رہا اور
نے اپنے مطلب کی ساری باتیں معلوم کر لیں۔ اب اسے
ی جے ایس پی میں داخل ہونے کا راستہ مل گیا ہے۔ وہ نہ
ایجنٹ ہے بلکہ اس نے سائنس میں بھی ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے
لئے وہ لامحالہ ان ریز کا توڑ معلوم کر لے گا"...... صدر نے کہا تو
ہمبرگ کے ساتھ ساتھ کرنل بروک کا چہرہ بھی لٹک سا گیا۔

اوہ جناب یہ تو انتہائی خطرناک سچویشن پیدا ہو گئی ہے"۔
ہمبرگ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

نہیں اس کا ایک سادہ سا حل ہے۔ اب آپ دوبارہ پہلے والا
لاگو کر دیں۔ نظام کو ایک بار پھر بدل دیں اس طرح ان
یائی ایجنٹوں کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ نظام دوبارہ تبدیل ہو چکا
ر وہ پہلے والے تبدیل شدہ نظام کا توڑ لے کر آگے بڑھیں گے
ے جائیں گے لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ اب آپ نے
ا سے محتاط رہنا ہے۔ کسی اجنبی کی آواز کو کسی صورت بھی

کمپیوٹر میں فیڈ نہ کریں اور سرچیف کی آواز بھی فوری طور پر
فیڈنگ سے واش کر دیں"...... صدر نے کہا۔
"یس سر۔ یہ واقعی انتہائی شاندار تجویز ہے۔ ویری گڈ"......
ہمبرگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اوکے گڈ بائی"...... صدر نے مسرت بھرے لہجے میں جواب
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور
دیا۔
"کرنل بروک آپ نے صدر صاحب کا حکم سن لیا۔ فوری طور
جا کر دوبارہ سیکورٹی نظام کو تبدیل کریں اور سرچیف کی آواز
واش کر دیں اور انتہائی چوکنا رہیں بلکہ پورے جے ایس پی پر
الرٹ کا اعلان کر دیں۔ اس کے علاوہ اب آپ نے کسی
کسی اجنبی کی آواز کو کمپیوٹر میں فیڈ نہیں کرنا"...... ڈاکٹر ہمبرگ
نے کہا۔
"یس سر"...... کرنل بروک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور
وہ سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کے
جے ایس پی سے تقریباً پچیس ناٹ کے فاصلے پر ایک ٹاپو پر
د تھا۔ ان کے ساتھ بروس بھی آیا تھا اور جس ہیلی کاپٹر کے
وہ یہاں پہنچے تھے وہ ہیلی کاپٹر اس ٹاپو پر ابھی تک موجود تھا۔
ہیلی کاپٹر کا بندوبست بھی بروس نے کیا تھا۔ عمران اور اس کے
یوں کے علاوہ بروس کے جسم پر بھی غوطہ خوری کے جدید لباس
ود تھے۔ البتہ ان کے مخصوص ہیلمٹ ان کی پشت پر لٹکے ہوئے
ایک طرف سیاہ رنگ کے کپڑے کے دو بڑے بڑے تھیلے پڑے
عمران کی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی۔ جبکہ اس
ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل کے کاندھے پر ایک کافی بڑی
عجیب ساخت کی گن لٹکی ہوئی تھی۔
"صفدر تم تھیلے میں سے ربڑ کی لانچ نکالو اور اس میں ہوا بھر کر

اسے تیار کرو"...... عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے
ہٹاتے ہوئے کہا۔
"تو کیا آپ یہاں سے گن فائر نہیں کریں گے"...... کیپٹن
شکیل نے چونک کر پوچھا۔
"نہیں میرا خیال ہے کہ اس انتہائی طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ کی
مدد سے میں سمندر میں لاشیم کی چمک پانچ چھ ناٹ کے فاصلے کے
باوجود چیک کر لوں گا لیکن وہ مجھے نظر نہیں آرہی۔ اس کا مطلب ہے
کہ یہ نائٹ ٹیلی سکوپ بہرحال اس قدر طاقتور نہیں ہے جتنا بتایا گیا
تھا یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ لاشیم ریز سرے سے موجود ہی
نہیں ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم لانچ پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ
آگے بڑھیں اور قریب جا کر چیک کریں"۔ عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن پرنس یہ کام تو ہیلی کاپٹر کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے"
بروس نے کہا۔
"نہیں ہیلی کاپٹر فوری طور پر جے ایس پی کی مشینوں پر ظاہر ہو
جائے گا جبکہ لانچ چونکہ مخصوص ریز کی بنی ہوئی ہے اس لئے یہ ظاہر
نہ ہو سکے گی"...... عمران نے کہا اور بروس نے سر ہلا دیا۔ پھر عمران
کے حکم کے مطابق لانچ تیار کر لی گئی اور وہ سب ہیلی کاپٹر کو وہیں
ٹاپو پر چھوڑ کر سامان سمیت اس لانچ میں سوار ہو گئے اور لانچ آہستہ
آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ عمران نے ٹیلی سکوپ ایک بار پھر آنکھوں سے

لی۔ لانچ کو تنویر چلا رہا تھا۔
"خیال رکھنا تنویر پانچ ناٹ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد لانچ
روک لینا آگے نہ جانا جب تک میں نہ کہوں"...... عمران نے تنویر
سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لانچ مسلسل
آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اور عمران نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے
مسلسل چیکنگ میں مصروف تھا۔ پھر لانچ ایک جھٹکے سے رک گئی۔
"پانچ ناٹ کا فاصلہ طے ہو چکا ہے"...... تنویر نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ یا تو دوبارہ پہلے والا نظام اپنا لیا گیا ہے یا
پھر ہمیں ٹریس کرنے کے لئے سرے سے نظام ہی آف کر دیا گیا ہے۔
لاشیم ریز کی مخصوص چمک پانی میں موجود ہی نہیں ہے"...... عمران
نے کہا۔
"تو پھر میں لانچ کو آگے بڑھاؤں"...... تنویر نے بے چین لہجے
میں کہا۔
"مجھے چیک کر لینے دو"...... عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو
دوبارہ آنکھوں پر لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب
سے ایک لمبی نال والا پسٹل نکالا۔ اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے
اس نے ٹریگر دبا دیا۔ سائیں کی آواز کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کا ایک
بڑا سا کیپسول پسٹل کی نال سے نکلا اور قوس کی صورت میں فضا میں
بلند ہوتا چلا گیا پھر وہ قوس کی ہی صورت میں کافی فاصلے پر نیچے گرنے
لگا اور جیسے ہی وہ پانی سے جا کر ٹکرایا ایک شعلہ سا چمکا اور غائب ہو

گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"یہاں ریز تو موجود ہیں لیکن لاشیم نہیں ہیں بلکہ کاچ کی بنی
ہوئی ٹرانسم ریز ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے وہ پہلے والا نظام دوبارہ اپنا لیا گیا ہے"۔ صفدر
نے کہا۔
"ہاں اور اس کا سامان ہم اپنے ساتھ نہیں لے کر آئے"۔ عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر اب ہمیں واپس جانا ہو گا"...... بروس نے کہا لیکن اس
سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک انہیں دور سے ایک ہلکی
آواز سنائی دی جیسے تیز سرسراہٹ کی آواز ہو جیسے کوئی پانی کا طاقتور
سانپ پانی کو تیزی سے چیرتا ہوا ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہو۔ اس
سے پہلے کہ وہ سمجھتے اچانک ربڑ کی لانچ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور
اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار پانی میں گرتے چلے گئے۔ لانچ کے
اچانک پرخچے اڑ گئے تھے۔
"ہیلمٹ پہن کر غوطہ لگا لو لیکن آگے نہ جانا"...... عمران نے
پانی میں گر کر دوبارہ اوپر ابھرتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے پشت پر موجود ہیلمٹ کو کھینچ کر اپنے سر پر چڑھایا اور اس کا
بٹن بند کر کے اس نے پانی میں غوطہ لگا دیا پانی میں غوطہ لگاتے ہی
اس کے ہیلمٹ کے آگے موجود ٹارچ خود بخود روشن ہو گئی اور عمران
کو اپنے ارد گرد دوسری ٹارچیں بھی جلتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ وہ

سمجھ گیا کہ اس کے ساتھی ہیں۔
"عمران صاحب اب کیا ہم نے واپس جانا ہے"...... صفدر کی
آواز عمران کے کانوں میں پڑی وہ ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر بات
کر رہا تھا۔
"ظاہر ہے اور ہم نے کیا کرنا ہے اب ٹاپو پر ہی پہنچنا ہے"۔
عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی تیزی سے مڑ کر
آگے کی طرف تیرنا شروع کر دیا لیکن ابھی اس نے تھوڑا ہی فاصلہ طے
کیا ہو گا کہ اچانک پانی میں ایک سرخ رنگ کی لکیر سی اوپر سے نیچے
تک پھیلتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی یہ شعاع عمران کے جسم سے ٹکرائی
عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے کسی نے توانائی
سلب کر لی ہو اور اس کے جسم کا وزن بھی ختم ہو گیا ہو۔ اس کے
ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے سطح کی طرف ابھرنے لگا۔ جیسے لاش
سطح کی طرف خود بخود ابھرتی ہے۔ عمران کے ہیلمٹ پر موجود ٹارچ
ویسے ہی جل رہی تھی۔ وہ سوچ سکتا تھا دیکھ سکتا تھا لیکن حرکت نہ
کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ اس کی زبان بھی ساکت ہو گئی تھی۔ اس نے
اپنے ساتھیوں کو بھی لاشوں کی صورت میں سطح سمندر کی طرف اٹھتے
ہوئے دیکھ لیا تھا۔
"یہ کیا ہو رہا ہے اب کیا ہو گا"...... عمران کے ذہن میں سوال
پیدا ہونے لگے لیکن ظاہر ہے وہ ان سوالوں کا جواب نہ دے سکتا
تھا۔ سطح سمندر پر ابھرنے کے بعد اس کا جسم خود بخود لہروں کے ساتھ

ہی تیرنے لگا۔ باہر آجانے کی وجہ سے ہیلمٹ کی ٹارچ بھی بجھ گئی تھی لیکن اب اس کا سانس رکنے لگا کیونکہ ہیلمٹ میں موجود وہ سسٹم جو پانی سے آکسیجن خود بخود کشید کر کے انہیں سپلائی کرتا تھا بند ہو گیا تھا۔ وہ اپنے ہیلمٹ کو بھی اتار نہ سکتا تھا اس لئے آکسیجن کی سپلائی بند ہو گئی تھی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند لمحوں بعد ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح تاریکی میں روشنی نمودار ہوتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی پیدا ہوئی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اسے احساس ہوا کہ اس کے سر پر ہیلمٹ موجود نہیں ہے وہ گھاس پر پڑا ہوا ہے۔ عمران کے ذہن میں سمندر کے اندر ہونے والے تمام واقعات کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گئے۔ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ گھاس پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان کے سروں پر ہیلمٹ موجود نہ تھے۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ وہ کسی چھوٹے سے ٹاپو پر ہے کیونکہ دوسری طرف سمندر کا پانی اسے قریب ہی نظر آ رہا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے باری باری سب ساتھیوں کے ناک اور منہ بند کر کے انہیں ہوش دلایا۔ اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے خود بخود اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے ہوش آیا ہے لیکن اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ یہاں کیسے پہنچے۔ ان کے ہیلمٹ کہاں گئے اور اگر کسی نے انہیں خاص طور پر یہاں پہنچایا ہے

تو پھر انہوں نے انہیں بے ہوش کیوں چھوڑ دیا ہے انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا گیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے سارے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آگئے اور پھر انہوں نے بھی وہی سوال کئے جو عمران کے ذہن میں ابھرے تھے لیکن ظاہر ہے عمران ان کے سوالوں کا کوئی جواب نہ دے سکتا تھا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب جے ایس پی کی طرف سے ہم پر یہ وار کیا گیا ہے اور ہم سمندر میں تیرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن پھر ہمارے ہیلمٹ کہاں گئے کس نے اتارے ہیں اور پھر یہ سمندر سے جزیرے پر ہم خود بخود تو نہیں چڑھ سکتے لازماً ہمیں کھینچ کر یہاں پہنچایا گیا"...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کی جیب میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں تو عمران چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے اپنا غوطہ خوری والا لباس اتار دیا۔ نیچے اس کا اصل لباس تھا اور اس کی اندرونی جیب میں جس پر زپ لگی ہوئی تھی ٹرانسمیٹر موجود تھا اور اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ عمران نے زپ کھول کر ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"تم میری آواز سن رہے ہو پاکیشیائی ایجنٹ میرا نام کرنل بروک ہے اوور"...... کرنل بروک کی آواز سنائی دی اور عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرا نام علی عمران ہے کرنل بروک لیکن تم نے اس ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیسے کر لیا کیونکہ تم تو جے ایس پی پر ہو اور جے ایس پی ماسٹر کمپیوٹر میری آواز سنتے ہی کال آف کر دیتا ہے۔ اوور"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے چیک کر لیا تھا کہ تمہارے پاس فائیو زیرو سپیشل ٹرانسمیٹر موجود ہے اور اس ٹرانسمیٹر پر بغیر ماسٹر کمپیوٹر کے بھی تم سے رابطہ ہو سکتا تھا۔ بہرحال اب تم اور تمہارے ساتھی یہاں پانی اور خوراک کے بغیر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے۔ پھر تمہاری لاشیں اٹھا کر اسرائیل بھجوا دی جائیں گی۔ تم جیسے احمق جے ایس پی کو کیسے تسخیر کر سکتے تھے اوور"...... کرنل بروک نے کہا۔

"پہلے تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے اور ہم اس ٹاپو پر کیسے پہنچ گئے اور ہمارے ہیلمٹ کہاں ہیں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں یہاں چیکنگ مشین پر چیک کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ تمہارے خلاف میں نے ایکٹرم تھرنی ریز استعمال کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمہاری ربڑ کی لانچ تباہ ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے تمہارے خلاف راڈیم استعمال کی۔ اس سے تم بے حس ہو گئے اور سطح پر آ گئے پھر آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے تم ہلاک ہو سکتے تھے اس لئے میں نے تم پر جے ایس پی سے ٹرانس ون استعمال کر دی جس سے ایک ایک کر کے تمہارے ہیلمٹ تباہ کر دیئے گئے اور تمہیں اس ٹاپو پر

پہنچایا گیا۔ سمندر سے ٹاپو پر تمہیں لے جانے کے لئے آر کسم استعمال کی گئیں جنہوں نے تمہیں اچھال کر گھاس پر پھینک دیا۔ اوور"۔ کرنل بروک نے کہا۔

"حیرت ہے یہ سب کچھ تم نے کیوں کیا جب کہ تمہارا مقصد صرف ہمیں ہلاک کرنا تھا تو وہ آکسیجن نہ ملنے سے بھی پورا ہو سکتا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری فوری موت نہیں چاہتا تھا میں چاہتا تھا کہ تمہاری موت عبرتناک ہو کیونکہ تم نے میری سوتیلی بہن نینسی کو ہلاک کیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں چاہتا تھا تمہیں ہوش آ جائے تو میں تمہیں بتا سکوں کہ تم جس جے ایس پی کے خلاف کام کرنے آئے ہو وہ تمہارے بس میں نہیں ہے۔ اوور"...... کرنل بروک نے کہا۔

"تم نے وہاں بیٹھے بیٹھے جس طرح بے بس کر کے ہمیں یہاں پہنچایا ہے اس سے واقعی میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جے ایس پی کوئی سائنسی پراجیکٹ نہیں ہے بلکہ سائنسی طلسم ہوشربا ہے لیکن تم نے نظام کو دوبارہ کیوں تبدیل کر دیا تھا۔ تمہیں کیا خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن اسرائیل کے صدر صاحب نجانے تم سے کیوں اس قدر خوفزدہ ہیں اور ہمیں ان کا حکم ماننا پڑتا ہے اس لئے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اور اب میں تمہیں بتا دوں کہ اس ٹاپو سے دور دور تک کوئی جزیرہ یا آبادی نہیں ہے اور چاروں طرف

طوفانی سمندر ہے۔ تم نہ ہی تیر کر کہیں جا سکتے ہو اور نہ ہی تمہیں
کوئی مدد مل سکتی ہے اور یہ ٹرانسمیٹر بھی اب ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو
جائے گا اس کا بندوبست بھی ہمارے پاس ہے۔ اسطرح تم اس کی
مدد سے بھی ایس او ایس کا پیغام دے کر کسی کو کال نہ کر سکو گے
اور نہ ہی تمہیں پانی ملے گا اور نہ خوراک اور ہم یہاں بیٹھے تمہارے
تڑپنے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے کا تماشہ بھی دیکھتے رہیں گے اور
تمہاری اس حالت کی فلم بھی تیار ہوتی رہے گی۔ جب تم ہلاک ہو
جاؤ گے تو تمہاری لاشیں اسرائیل روانہ کی جائیں گی اور ساتھ ہی
تمہاری موت کی فلم بھی تاکہ اسرائیل کے صدر صاحب کو یقین آ
جائے کہ تم واقعی ہلاک ہو گئے ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور
اسکے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے جیسے ہی بٹن آف کیا وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی
سے اس کا بٹن دوبارہ آن کیا لیکن ٹرانسمیٹر واقعی ناکارہ ہو چکا تھا۔

" اوہ یہ تو واقعی ناکارہ ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا"...... عمران نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کسی سائنسی ریز سے ہوا ہو گا نجانے اس جے ایس پی میں کیا کیا
انتظامات موجود ہیں"...... صفدر نے کہا لیکن عمران نے جواب دینے
کی بجائے ٹرانسمیٹر کو ہاتھ گھما کر دور سمندر میں پھینک دیا۔

" عمران صاحب جو کچھ اس کرنل بروک نے بتایا ہے وہ تو انتہائی
خوفناک ہے۔ ہمیں اب یہاں سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی ترکیب سوچنا

گی"...... بروس نے کہا۔

" لیکن اگر یہ ٹاپو ان کی سائنسی رینج میں ہے تو وہ یہاں ہر قسم کی
ز بھی تو فائر کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" یہ بات تو واقعی درست ہے کہ جے ایس پی پر ایسی مشینری
وجود ہے جس کا علم شاید کارج کو بھی نہ تھا اس لئے میرے ذہن میں
ی نہ تھا اور نہ ہی اس سے پہلے کبھی کسی سائنسی پراجیکٹ لیبارٹری
اس انداز میں محفوظ کیا گیا ہے۔ لیکن شاید ان یہودیوں کے
قابلے پر اللہ تعالی کو ہماری کامیابی منظور ہے۔ اس لئے اس احمق
نل بروک نے وہ بات بتا دی ہے جسے اگر درست طور پر استعمال
کیا جائے تو اس جے ایس پی میں داخل ہوا جا سکتا ہے"۔ عمران
نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا مطلب کون سی بات"۔ سب نے ہی بے چین ہو کر پوچھا۔

" اس نے جس انداز میں ٹرانسمیٹر کو ناکارہ کیا ہے اس سے یہ
ت ثابت ہو گئی ہے کہ جے ایس پی سے یہاں اس ٹاپو تک ٹاسک
استعمال کی گئی ہیں کیونکہ یہ قوت صرف ٹاسک ریز میں ہی ہے
وہ طویل رینج میں کام بھی کر سکتی اور اس موجودگی کا احساس تک
یں ہوتا اور یہ ریز ہر قسم کی مشینری کو ناکارہ کر دیتی ہے لیکن ان
سک ریز کو استعمال کر کے جے ایس پی میں موجود ماسٹر کمپیوٹر کو
ناکارہ کیا جا سکتا ہے اور ماسٹر کمپیوٹر کے ناکارہ ہوتے ہی جے ایس
کا تمام حفاظتی نظام ختم ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو گا"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"صفدر تم اپنی جیب میں لائٹر ضرور رکھتے ہو کیا اب بھی موجود ہے"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہے"...... صفدر نے کہا اور اس نے غوطہ خوری کا لباس اتارا اور پھر اندر موجود اپنے لباس کے اندرونی جیب کی زپ کھول کر اس میں سے ایک گیس لائٹر نکال کر اس نے عمران کو دے دیا۔ غوطہ خوری کے لباس کی وجہ سے ان کا اندرونی لباس پانی سے بھیگنے سے بچ گیا تھا اس لئے عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر بھی کام کر رہا اور لائٹر بھی صحیح حالت میں تھا۔

"یہاں خشک جھاڑیاں تلاش کرو"۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھی اس چھوٹے سے ٹاپو میں پھیل گئے اور تھوڑی دیر بعد کئی خشک جھاڑیاں عمران کے سامنے پہنچ گئیں۔ عمران نے لائٹر کی مدد سے جھاڑیوں کو آگ لگائی اور پھر اس نے ایک جلتی ہوئی جھاڑی کو اٹھا کر ٹاپو کے کنارے پر رکھ دیا۔ پھر دوسری جھاڑی کو آگ لگا کر اس نے اس کے ساتھ رکھ دیا۔ تیسری جھاڑی جیسے ہی اس نے رکھی جھاڑی سے نکلنے والا شعلہ یکلخت اس طرح بھڑکا جیسے اس پر کسی نے پٹرول چھڑک دیا ہو اور اس میں سے تیز نیلا رنگ نکلنے لگا۔ عمران نے اس جھاڑی کے پیچھے ٹاپو کے کنارے پر انگلی سے ایک چھوٹی سی لکیر ڈال دی۔

"یہ رخ ہے ٹاسک ریز کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا ہو گا"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اب سائنسی شعبدہ بازی ہو گی"...... عمران نے کہا اور جیب ، ایک رومال نکال کر اس نے اسکے دونوں مخالف کناروں کو پکڑ انہیں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں گھمانا شروع کر دیا اس ح رومال کی رسی سی بن گئی۔ عمران نے اسکے دونوں سروں پر ٹھیں لگا دیں۔ اب رومال کے بل کھل نہ سکتے تھے۔ اس نے رومال رسی کی صورت میں اس لکیر پر رکھ دیا جو اس نے انگلی کی مدد سے ئی تھی۔ پھر اس نے لائٹر جلایا اور اس میں سے نکلنے والے شعلے کو ال کے ایک سرے سے لگا دیا۔ رومال کے اس سرے نے جیسے ہی ں پکڑی۔ یکلخت نیلے رنگ کا ایک شعلہ سا چمکا اور پھر یہ شعلہ بجلی ی تیزی سے اس رومال پر سے گزرتا ہوا اس جھاڑی سے گزر کر در کے پانی پر تیرتا چلا گیا۔ وہ نیلا شعلہ کسی چراغ کی طرح پانی پر رفتاری سے تیرتا ہوا چلا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد وہ ان کی ں سے غائب ہو گیا۔ لیکن عمران خاموش کھڑا اس طرف دیکھتا س طرف لکیر کی صورت میں نیلا شعلہ تیرتا ہوا گیا تھا۔ اسکے ے ساتھی بھی حیرت بھری نظروں سے یہ عجیب و غریب تماشہ رہے تھے۔ رومال اب پوری طرح جل رہا تھا لیکن اس کی طرف کی توجہ نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں وہ شعلہ اسی رفتار سے آتا دکھائی دیا اور پھر وہ ساحل کے کنارے سے ٹکرایا اور غائب یا۔

"لو بھئی سائنسی شعبدہ مکمل ہو گیا۔ جے ایس پی کا ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ ہو چکا ہے اور اس کا تمام حفاظتی نظام آف ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہوا ہے"...... جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ اس احمق نے ٹرانسمیٹر ناکارہ کر کے مجھے بتا دیا ہے۔ ٹاکس ریز کی خاصیت ہے کہ یہ جب استعمال کی جائے تو اس کے اثرات تقریباً ایک گھنٹے تک قائم رہتے ہیں اور اگر اس کے ایک سرے پر کاٹن کو جلایا جائے تو یہ تیزی سے سکڑتی ہے اور اپنے ماخذ تک سکڑتی چلی جاتی ہے اس طرح اس کی پوری طاقت سکڑ کر اپنے ماخذ پر پہنچ جاتی ہے اور اس ماخذ کی ساری مشینری بالکل اس طرح ناکارہ ہو جاتی ہے جس طرح ٹرانسمیٹر کی مشینری ناکارہ ہوئی تھی لیکن یہ سرکٹ بہرحال مکمل کرتی ہے اس لئے میں نے کاٹن کے رومال کو اس کے سرے پر رکھ کر جلایا تو تم نے دو نیلا شعلہ دیکھا یہ اسی شعاع کے سکڑنے کا نشان تھا اور پھر یہ شعلہ سرکٹ مکمل کرنے کے لئے واپس آیا لیکن یہاں آکر یہ ختم ہو گیا کیونکہ کاٹن کا رومال ابھی تک جل رہا تھا۔ اس کی واپسی بتا رہی ہے کہ سرکٹ مکمل ہو چکا ہے اور ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ ہو چکا ہے اور اب وہ احمق کرنل بروک اپنے آپ کو بیٹھا کوس رہا ہو گا"۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ ہم تو یہاں قید ہو گئے ہیں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہمیں اب یہاں سے تیر کر اس ٹاپو پر پہنچنا ہو گا جہاں ہمارا ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ اس کرنل بروک نے غلط کہا ہے کہ یہاں سے دور دور تک کوئی ٹاپو موجود نہیں ہے جبکہ اس ٹاپو کو میں ہیلی کاپٹر میں چیک کر چکا ہوں۔ اس کے سب سے اونچے درخت کی چوٹی مخصوص انداز کی ہے۔ یہ ٹاپو ہیلی کاپٹر والے ٹاپو سے تقریباً شمال میں دو ناٹ اس راستے پر جہاں سے ہم گزر کر اس ٹاپو پر پہنچے تھے موجود ہے۔ شاید سمندری لہروں کا بہاؤ اس ٹاپو کی طرف تھا اس لئے ہم ادھر آگئے یا پھر ہمیں کسی خاص ذریعے سے یہاں پہنچایا گیا تاکہ ہم واپسی کے لئے ہیلی کاپٹر پر پرواز نہ کر سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں فوراً اپنا سفر شروع کر دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی اور سائنسی حربہ ہم پر استعمال کر دیں"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی تو وہاں شدید افراتفری کا عالم ہو گا کیونکہ انہیں بھی یہ معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ اچانک ان کا ماسٹر کمپیوٹر کیوں ناکارہ ہو گیا ہے لیکن بہرحال ہمیں سفر شروع کر دینا چاہئے کیونکہ تیرتے ہوئے اتنا فاصلہ طے کرنا کافی صبر آزما کام ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا اتارا ہوا غوطہ خوری کا لباس دوبارہ پہننا شروع کر دیا۔

جے ایس پی کے مین کنٹرول روم میں اس وقت واقعی شدید افراتفری کا عالم تھا۔ سائنس دان اور انجینئر ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ مشینوں کو عجیب و غریب آلات کی مدد سے چیک کیا جا رہا تھا۔ ایک طرف ڈاکٹر ہمبرگ کرسی پر نڈھال سا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ساتھ ہی کرنل بروک بھی موجود تھا اور اس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔

"آخر ماسٹر کمپیوٹر کیسے یکدم ناکارہ ہو گیا۔ اسے ہوا کیا ہے"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جناب اسے ٹاسک ریز کے انٹی کلاک سرکٹ سے ناکارہ کیا گیا ہے"...... اچانک ایک آدمی نے مڑ کر ڈاکٹر ہمبرگ کی طرف آتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر کرنل بروک بھی بے اختیار اچھل

پڑا۔

"ٹاسک ریز کے انٹی کلاک سرکٹ سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ کرنل صاحب کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب مجھے ساری تفصیل معلوم ہو گئی ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ دشمن ایجنٹ ایک لانچ میں جے ایس پی کے مین سرکٹ کے قریب سکرین پر نظر آئے۔ وہ ایک مخصوص ربڑ کی لانچ پر سوار تھے جس پر کرنل بروک نے ان پر ایکڑم تھرئی ریز فائر کر دیں جس سے ان کی لانچ تباہ ہو گئی اور وہ سمندر میں گر گئے لیکن انہوں نے جدید ترین غوطہ خوری کے لباس پہنے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان پر راڈیم ریز استعمال ہوئیں جس سے یہ بے وزن بھی ہو گئے اور بے حس بھی اور سمندر کی گہرائی سے سطح پر آ گئے لیکن کرنل بروک چاہتے تھے کہ یہ فوری طور پر ہلاک نہ ہوں اس لئے انہوں نے ان کے ہیلمٹس پر ٹرانس ون استعمال کی جن سے ان کے ہیلمٹ چکنا چور ہو کر ختم ہو گئے پھر انہیں آر کسم ریز کی مدد سے اس خصوصی ٹاپو پر پہنچایا۔ اس کے بعد کرنل صاحب نے ان سے ٹرانسمیٹر پر بات کی اور اس کے بعد ٹاسک ریز استعمال کر کے ان کے ٹرانسمیٹر کو ناکارہ کر دیا۔ اس کے کچھ دیر بعد ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ ہو گیا۔ لامحالہ انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کے ٹرانسمیٹر کو ٹاسک ریز سے ناکارہ کیا گیا ہے اور ٹاسک ریز کا سرکٹ ایک گھنٹے تک قائم

رہتا ہے۔ انہوں نے اسے چیک کر کے اس کے ماخذ والے سرے پر کائن سے بنی ہوئی کوئی چیز جلائی تو انٹی کلاک سرکٹ شروع ہو گیا۔ ٹاسک ریز سکڑتی چلی گئیں اور ان کی پوری طاقت ماسٹر کمپیوٹر سے ٹکرائی اور ماسٹر کمپیوٹر بالکل اسی طرح ناکارہ ہو گیا جس طرح ان کا ٹرانسمیٹر ناکارہ ہوا تھا"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا واسطہ انتہائی خطرناک سائنس دانوں سے ہے لیکن کرنل بروک آپ کو یہ سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ اگر انہیں ہلاک نہیں کر سکتے تھے تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کرنل بروک سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں انہیں اس انداز میں ہلاک کرنا چاہتا تھا ڈاکٹر ہمبرگ کہ ان کی لاشیں اسرائیل پہچانی جا سکیں تاکہ اسرائیل کے صدر صاحب کو یقین آ جائے کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں ورنہ وہ جس انداز میں ان سے مرعوب تھے انہیں کبھی یقین نہ آتا لیکن میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ لوگ سائنس میں اس قدر ایڈوانس ہیں کہ اس انداز میں ٹاسک ریز کے سرکٹ کو استعمال کر کے ماسٹر کمپیوٹر کو ہی ناکارہ کر دیں گے لیکن اب بھی وہ زندہ نہیں بچ سکتے۔ جس ٹاپو پر وہ موجود ہیں وہاں پانی ہے نہ خوراک اور نہ انہیں کہیں سے مدد مل سکتی ہے۔ وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں

گے"...... کرنل بروک نے کہا۔

"لیکن اگر وہ وہاں سے نکل گئے تب اور اب تو جے ایس پی کا تمام سکیورٹی نظام بھی ختم ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"جناب اگر وہ یہاں پہنچ بھی گئے تو یہاں ہم سب لوگ انہیں ختم کر سکتے ہیں۔ یہاں جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہے اور تربیت یافتہ آدمی بھی"...... کرنل بروک نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اب اس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے لیکن اب میں اسرائیل کے صدر کو کیا رپورٹ دوں۔ میری سمجھ تو یہ نہیں آ رہا"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ڈاکٹر ہمبرگ کہ ہمیں خصوصی آبدوز کو بھیج کر انہیں ہلاک کر دینا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور یہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... اس آدمی نے جس نے تفصیل بتائی تھی مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے آبدوز پر بھی قبضہ کر لیا تو پھر"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جناب۔ آبدوز خصوصی ساخت کی ہے اور ان کے پاس تو عام سا اسلحہ بھی نہیں ہے انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں وہ ویسے ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے"...... کرنل بروک نے کہا۔

"اب تک ان کی جو صلاحیتیں سامنے آئی ہیں ان کے لحاظ سے وہ
اتنی آسانی سے مرنے والے نہیں ہیں اور ماسٹر کمپیوٹر کے بغیر اب وہ
چیک بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیا نہیں۔ اس لئے
یہ ضروری ہے کہ ان کا واضح طور پر خاتمہ کیا جائے۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر
گراہم آپ خود آبدوز لے جائیں۔ کرنل بروک آپ کے ساتھ جائیں
گے اور آپ ان لوگوں کو حتمی طور پر ہلاک کر کے واپس آئیں اب
میں مزید کوئی رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ
نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے جس کا نام ڈاکٹر گراہم تھا جواب دیا
اور کرنل بروک بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ان کی لاشیں یہاں لے آئیں بلکہ انہیں ہلاک کر کے وہیں رہنے
دیں۔ میں خود رپورٹ دوں گا پھر حکومت کے ایجنٹ ان کی لاشیں
وہاں سے اٹھالیں گے۔ میں ان کی لاشوں پر بھی اعتبار کرنے کے لئے
تیار نہیں ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں مسلسل تیرتے ہوئے آخرکار
اس ٹاپو تک پہنچ ہی گئے جہاں ان کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ غوطہ خوری
کے لباس کی وجہ سے انہیں تیرتے میں کافی آسانی رہی تھی لیکن اس
کے باوجود سمندر میں مسلسل ڈیڑھ گھنٹے تک تیرنے کی وجہ سے ان
کی حالت خاصی تباہ ہو گئی تھی اور اس ٹاپو پر پہنچنے کے بعد وہ کافی دیر
تک ٹاپو کی گھاس پر اس طرح پڑے رہے تھے جیسے لاشیں پڑی ہوئی
ہوں لیکن انہیں خوشی اس بات کی تھی کہ وہ بہرحال پہنچ گئے ہیں
البتہ عمران کچھ دیر تک آرام کرنے کے بعد اٹھا اور ہیلی کاپٹر میں جا کر
اس نے اس کے اندر موجود پانی کی بوتلیں اٹھائیں اور پھر اس نے
ایک ایک بوتل سب ساتھیوں کو دی۔ پانی پینے سے ان کی حالت
کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ یہ جے ایس پی تو سمندر کی
تہہ میں ہے۔ ظاہر ہے ہیلی کاپٹر کے ذریعے تو اس کے اندر نہیں پہنچا

جا سکتا"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فکر مت کرو میں نے ہیلی کاپٹر میں ایمرجنسی کے لئے باقاعدہ غوطہ خوری کے لباس اور خصوصی اسلحہ رکھا ہوا تھا۔ بروس ہمیں جے ایس پی کے اوپر سمندر میں اتار کر ہیلی کاپٹر واپس اس ٹاپو پر لے آئے گا جبکہ ہم غوطہ خوری کے لباس کی مدد سے جے ایس پی کے اندر داخل ہوں گے اور پھر وہاں کارروائی مکمل کر کے ہم ٹرانسمیٹر کے ذریعے بروس کو اطلاع دیں گے اور بروس ہمیں وہاں سے اٹھا لے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے آرام کے بعد انہوں نے روانگی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ عمران نے ہیلی کاپٹر میں سے خصوصی بیگ باہر نکالا جس میں غوطہ خوری کے لباس کے ساتھ ساتھ اسلحہ اور ٹرانسمیٹر وغیرہ موجود تھے۔ عمران نے لباس نکال کر سب کو دیئے اور خود اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا پھر اسے لے جا کر وہ کنارے پر پہنچا اور اس کے کونے سے ایک ایریل نکال کر اس نے اسے لمبا کیا اور پھر اس نے اس ایریل کو پانی میں ڈالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے اس پر زرد رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے اس کا ایک اور بٹن دبایا تو اس پر موجود ایک چھوٹے سے ڈائل پر ہندسے تیزی سے تبدیل ہونے شروع ہو گئے پھر جب ہندسے رک گئے تو عمران نے بٹن آف کئے اور ایریل کو پانی سے باہر کھینچ لیا۔

"یہاں سے تقریباً دو یا اڑھائی ناٹ کے ایریئے میں آبدوز موجود ہے"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"آبدوز۔ کیا مطلب کیا کوئی سرکاری آبدوز ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ آبدوز سرکاری نہیں ہو سکتی۔ یہ جے ایس پی کی ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ خیال آپ کو کیسے آیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا صرف آئیڈیا ہے کیونکہ کسی سرکاری آبدوز کی اس علاقے میں موجودگی کا بظاہر تو کوئی جواز نہیں ہے جبکہ ماسٹر کمپیوٹر کے ناکارہ ہونے کے بعد ہو سکتا ہے کہ جے ایس پی نے آبدوز بھجوا کر اس ٹاپو کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہو جہاں ہمیں پہنچایا گیا تھا۔ آلے نے جو فاصلہ بتایا ہے وہ تقریباً اتنا ہی ہے جتنا سفر کر کے ہم یہاں پہنچے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ لازماً پہلے وہاں چیکنگ کریں گے اور جب ہم وہاں موجود نہ ہوں گے تو وہ لازماً ارد گرد کا علاقہ چیک کریں گے اس لئے ہمیں فوری یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں یہ ضروری ہے۔ اگر واقعی یہ آبدوز جے ایس پی کی ہے تو اس میں بھی یقیناً انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہو گی اور جب تک وہ ہمیں یہاں تلاش کریں ہم وہاں پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر

میں سوار ہو کر فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ پائلٹ سیٹ پر بروس
ہی تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر تھا اور باقی ساتھی عقبی سیٹوں
موجود تھے۔ سوائے بروس کے باقی سب نے غوطہ خوری کے لباس
پہن رکھے تھے اور اس لباس کے اندر انہوں نے اسلحے کے مخصوص
تھیلے بھی رکھے ہوئے تھے۔ عمران، بروس کو جے ایس پی کی سمت
رہا تھا اور ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ عمران
کے کہنے پر بروس ہیلی کاپٹر کو پہلے کافی بلندی پر لے گیا تھا تاکہ سمندر
میں موجود آبدوز کے کسی ممکنہ حملے سے بچاؤ کیا جا سکے۔ تقریباً ایک
گھنٹے کے سفر کے بعد عمران نے بروس کو ہیلی کاپٹر کو ایک جگہ معلق
کرنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے خصوصی بیلٹ
میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا۔ اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن پریس
کر کے اس نے اس آلے کو نیچے سمندر میں پھینک دیا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگا لیا کیونکہ اب رات گزر
چکی تھی اور دن کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اس لئے عام ٹیلی
سکوپ استعمال کی جا سکتی تھی اور اس وقت عمران کی آنکھوں پر
عام ٹیلی سکوپ ہی لگی ہوئی تھی۔ وہ اس آلے کو سمندر کی تہہ کی
طرف گرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ آلہ سمندر میں گر کر اس کی تہہ میں
غائب ہو گیا لیکن عمران مسلسل دیکھتا رہا۔ اس کی نظریں سمندر پر
جمی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد اس نے اس جگہ جہاں یہ آلہ
میں گرا تھا تقریباً دو سو گز کے فاصلے پر مشرق کی سمت سطح سمندر

ب سرخ رنگ کے شعلے کو بلند ہوتے دیکھا لیکن شعلہ فوراً ہی بجھ
اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ جس جگہ
لہ دکھائی دیا تھا وہیں سمندر کی تہہ میں جے ایس پی پراجیکٹ تھا۔
ان کو معلوم تھا کہ یہ ایک ایسا جزیرہ ہے جو سمندر کی سطح سے
نیچے پانی کے اندر تھا۔ عمران نے جو آلہ نیچے پھینکا تھا اس میں
ایسی ریز نکلتی تھیں جو پانی کے اندر ٹھوس چیز سے ٹکرا کر واپس
کو اٹھتی تھیں اور پھر سطح پر آ کر شعلہ کی صورت میں جل کر ختم
جاتی تھیں۔ یہ آلہ سمندر کے اندر چھپی ہوئی چٹانوں کو ٹریس
نے کے لئے ایجاد کیا گیا تھا تاکہ بحری جہازوں کو ان چٹانوں سے
کر تباہ ہونے سے بچایا جا سکے۔ اسے عام الفاظ میں راک چیکر کہا
تھا۔ عمران اسے اس لئے ساتھ لے آیا تھا تاکہ اس کی مدد سے
جے ایس پی کے صحیح محل وقوع کو سطح سمندر کے اوپر سے ٹریس کر
اور اس آلے نے جے ایس پی کی واقعی نشاندہی کر دی تھی۔
ان نے مڑ کر بروس کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور جب عمران
ہدایات کے مطابق بروس نے ہیلی کاپٹر کو عین اس جگہ پر معلق کیا
ں نیچے جے ایس پی تھا تو عمران نے اس کی بلندی کم کرائی اور سطح
در سے کچھ بلندی پر اسے معلق کرا دیا۔
"چلو بھئی اب فائنل مشن کے لئے تیار ہو جاؤ ہم نے یہاں سے
کودنا ہے اور بروس تم ہیلی کاپٹر کو روسٹرم لے جانا۔ زیرو فائیو
ٹمیٹر میرے پاس موجود ہے میں تمہیں کال کر دوں گا اور پھر تم

ہمیں آ کر لے جانا"...... عمران نے بروس سے کہا اور بروس نے
اثبات میں سر ہلا دیا تو پھر عمران نے اپنا بیگ وغیرہ تیار کیا اور اس
کے بعد اس نے سب سے پہلے ہیلی کاپٹر سے نیچے سمندر میں چھلانگ
لگا دی۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھیوں
نے بھی چھلانگیں لگا دیں۔ عمران کا جسم تیر کی طرح سمندر کی تہہ میں
اترتا چلا گیا۔ پھر جب پانی نے اسے واپس سطح پر دھکیلا تو عمران نے
ہیلمٹ کو سر پر ایڈجسٹ کیا اور دوبارہ پانی میں غوطہ لگا دیا۔ چند
لمحوں بعد اس نے سب ساتھیوں کو پانی کے اندر دیکھ لیا۔

"سب اوکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اب میرے پیچھے آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے تیزی سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھی
اس کے پیچھے تھے لیکن ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ
اچانک سمندر کی تہہ سے ایک نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا اور پانی میں
جیسے نیلے رنگ کی لہروں کا جال سا پھیلتا چلا گیا اور پھر اس سے پہلے
کہ عمران سمجھتا اس کا جسم ان لہروں کے جال سے ٹکرا گیا اور اس کے
ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا
ہے البتہ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ وہ
اپنے ساتھیوں سمیت ہٹ ہو چکا ہے اور اب ان کا بچ نکلنا ناممکن ہے
کیونکہ وہ ان شعاعوں کی طاقت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔

ڈاکٹر ہمبرگ پراجیکٹ کے انتہائی اہم حصے میں اپنے مخصوص کام
میں مصروف تھا۔ اس کی معاونت دس سائنس دان کر رہے تھے۔
اس آپریشن ہال میں عجیب وغریب ساخت کی دس دیوہیکل مشینیں
کام کر رہی تھیں۔ سائنس دان ان مشینوں کو آپریٹ کرنے میں
مصروف تھے جبکہ ڈاکٹر ہمبرگ ایک طرف بنے ہوئے کنٹرول روم
میں ایک چوکور مشین کے سامنے بیٹھا انہیں ہدایات دینے اور ان
سے رپورٹس لینے میں مصروف تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے
انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

"نانسنس۔ یہ کس نے اس وقت کال کی ہے"...... ڈاکٹر
ہمبرگ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا لیا البتہ اس کی
نظریں مسلسل مشین پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کنٹرول روم سے ڈاکٹر آرتھر بول رہا ہوں جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹ جے ایس پی میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ وہ تو اس وقت ٹاپو پر موجود تھے اور کرنل بروس اور ڈاکٹر گراہم انہیں ہلاک کرنے گئے ہوئے ہیں"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے جناب۔ میں نے تو سکرین پر ایک ہیلی کاپٹر کو رینج میں آتے دیکھا پھر یہ ہیلی کاپٹر جے ایس پی کے اوپر فضا میں معلق ہو گیا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر سے کوئی چیز نیچے پھینکی گئی جو جے ایس پی کی بیرونی چٹانوں سے ٹکرائی اور ٹرینچ فائر کے انداز میں اوپر سطح پر جا کر اس نے شعلہ دیا۔ اس کے بعد یہ ہیلی کاپٹر بلندی سے کافی نیچے آگیا اور اس میں سے جدید ترین غوطہ خوری کا لباس پہنے ہوئے ایک عورت اور پانچ مرد سمندر میں کودے ہیں جبکہ ہیلی کاپٹر واپس چلا گیا اور اب یہ چھ افراد تیزی سے جے ایس پی کی طرف بڑھ رہے ہیں"...... ڈاکٹر آرتھر نے تیز تیز لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا آپ انہیں ہلاک کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"جی نہیں۔ ماسٹر کمپیوٹر کے ناکارہ ہونے کے بعد انہیں ہلاک نہیں کیا جا سکتا البتہ ہمارے پاس اب صرف پاسٹرم ریز موجود ہیں

جن کی مدد سے انہیں بے ہوش کر کے گرفتار کیا جا سکتا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن اگر انہیں بے ہوش کر دیا جائے تو کیا مسئلہ حل نہیں ہو گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"جی نہیں۔ ان ریز کے اثرات انتہائی کم وقت کے لئے ہوتے ہیں اور یہ دوبارہ ہوش میں آجائیں گے اور پھر ان پر دوبارہ ریز کا اثر نہ ہو گا یہ صرف ایک بار ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم انہیں بے ہوش کر کے گرفتار کر کے میٹنگ روم میں باندھ دو میں اس وقت انتہائی اہم کام میں پھنسا ہوا ہوں میں اسے فوری طور پر چھوڑ نہیں سکتا ورنہ ناقابل تلافی نقصان ہو گا۔ دو گھنٹے بعد میں فارغ ہوں گا پھر میں خود انہیں چیک کروں گا البتہ تم نے انہیں باندھے رکھنا ہے اور ان پر سیکورٹی بھی سخت رکھنی ہے البتہ اس دوران کرنل بروک سے اگر تمہارا رابطہ ہو جائے تو انہیں بلوا لینا اور اگر وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے آجائیں تو پھر وہ خود ہی ان سے نمٹ لیں گے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ پھر کام میں مصروف ہو گیا کیونکہ کام جس سطح پر ہو رہا تھا اس میں معمولی سی غفلت بھی پراجیکٹ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتی تھی۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد جب وہ کام سے فارغ ہوئے تو اسے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال آیا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور چار نمبر پریس کر دیئے۔

"مین کنٹرول روم" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں ڈاکٹر آرتھر سے بات کراؤ"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی سیکورٹی خود کر رہے ہیں جناب میٹنگ روم میں ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل بروک سے رابطہ ہوا ہے" ...... ڈاکٹر ہمبرگ نے پوچھا۔

"ہمارے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر نہیں ہے جناب اور ان کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی اس لئے رابطہ نہیں ہو پا رہا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے" ...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھے اور سائنس دانوں کو مختلف ہدایات دینے کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ مختلف راہداریوں ... نے کے بعد وہ میٹنگ روم پہنچ گئے۔ میٹنگ روم کے باہر دو آدمی موجود تھے۔ میٹنگ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ان دونوں نے ڈاکٹر ہمبرگ کو سلام کیا اور ڈاکٹر ہمبرگ سر ہلاتے ہوئے میٹنگ روم میں داخل ہو گئے۔ یہاں فرش پر دیوار کے ساتھ ایک عورت اور پانچ مرد لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور وہ بے ہوش تھے جبکہ ڈاکٹر آرتھر دو آدمیوں کے ساتھ وہاں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر ہمبرگ کے اندر داخل ہوتے ہی وہ

ب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا یہی لوگ ہیں۔ یہ ابھی ہوش میں نہیں آئے۔ آپ تو کہہ
ہے تھے کہ یہ جلد ہوش میں آ جائیں گے" ...... ڈاکٹر ہمبرگ نے بے
ش پڑے ہوئے افراد کو غور سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر آرتھر سے
چھا۔

"میں نے جناب سیکورٹی کے نقطہ نظر سے انہیں طویل بے ہوشی
ے انجکشن لگا دیئے تھے کیونکہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے
ے ڈر تھا کہ کہیں ہوش میں آ کر یہ کوئی غلط حرکت نہ کر گزریں"۔
کٹر آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ لیکن اب انہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔
ہیں ہلاک کیوں نہ کر دیا جائے" ...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں جناب لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ کرنل
وک کی واپسی تک انہیں زندہ رکھا جائے کیونکہ یہ ویسے تو ایکریمی
ں ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ وہ نہ ہوں جو ہم انہیں سمجھے ہوئے ہیں
ی طرح ہم مطمئن ہو جائیں گے اور وہ لوگ ہم پر وار کر دیں۔
نل بروک ان معاملات میں بے حد تربیت یافتہ ہیں وہ اصل بات
علوم کر لیں گے" ...... ڈاکٹر آرتھر نے جواب دیا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ لیکن کرنل بروک اور ڈاکٹر گراہم کو گئے
ئے کافی طویل وقت گزر گیا ہے انہوں نے نہ ہی رابطہ کیا ہے اور
ان کی واپسی ہوئی ہے" ...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے وہ مختلف جزیروں اور ٹاپوؤں پر انہیں تلاش ک
رہے ہوں گے۔ غلطی یہ ہوئی ہے کہ سپیشل ٹرانسمیٹر کا ایک سیٹ
وہ یہاں چھوڑ کر نہیں گئے اس لئے اب ان کی واپسی پر ہی بات ہو
سکتی ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"اوکے تم ان کا خیال رکھو میں جا رہا ہوں۔ ٹھیک ہے کرنل
برِدک خود واپس آکر ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کرے گا۔ یہ ہم
سائنس دانوں کا نہیں ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور واپس
دروازے کی طرف مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے مخصوص آفس
میں پہنچے ہی تھے کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر ہمبرگ
نے میز کے پیچھے موجود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"سر صدر صاحب کی کال ہے۔ ان سے بات کیجئے"...... دوسری
طرف سے ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں"...... چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد ڈاکٹر ہمبرگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تاکہ اس دوران
سیکرٹری صدر کے ساتھ کال اوپن کر دے۔

"ڈاکٹر ہمبرگ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی
رپورٹ ہے۔ مجھے ان کی طرف سے بے حد فکر ہے"...... اسرائیل
کے صدر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"وہ گرفتار کر لئے گئے ہیں جناب"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا تو

دوسری طرف چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"کیا آپ درست کہہ رہے ہیں۔ کیسے کب اور اب ان کی کیا
پوزیشن ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر نے تیز لہجے میں
کہا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ان کی طرف سے ماسٹر کمپیوٹر کو ناکارہ کرنے
اور کرنل برِوک اور ڈاکٹر گراہم کو آبدوز پر انہیں ہلاک کرنے کے
لئے بھیجنے سے لے کر ڈاکٹر آرتھر کی طرف سے کال سے لے کر اب
میٹنگ روم میں جانے اور پھر یہاں آفس تک کی پوری تفصیل بتا
دی۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ لوگ بہرحال جے ایس پی میں داخل
ہونے میں کامیاب ہو گئے اور آپ نے انہیں اب تک زندہ رکھ کر
حماقت کی انتہا کر دی۔ ڈاکٹر ہمبرگ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ یہ تو
آپ نے اتنا بڑا ظلم کیا ہے کہ شاید پوری یہودی دنیا آپ کو قیامت
تک معاف نہیں کرے گی۔ فوراً جا کر انہیں اپنے سامنے ہلاک
کرائیں۔ ان کے جسموں میں گولیوں کے پورے برسٹ اتار دیں۔
جلدی کریں فوراً جائیں ایک لمحہ دیر نہ کریں"...... اسرائیل کے
صدر نے اپنے عہدے اور وقار کا خیال رکھے بغیر پھٹ پڑنے والے
لہجے میں کہا۔

"سر وہ بے ہوش ہیں اور بندھے ہوئے ہیں۔ میں نے تو ڈاکٹر
آرتھر سے کہا تھا کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن"...... ڈاکٹر ہمبرگ
نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر آرتھر سے ہونے والی بات چیت کی

تفصیل بتا دی۔

"لعنت بھیجیں چیکنگ پر جلدی جائیں اور انہیں ہلاک کر کے مجھے رپورٹ دیں جلدی کریں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں جلدی کریں" صدر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ......" ڈاکٹر ہمبرگ نے اسرائیل کے صدر کی یہ حالت دیکھتے ہوئے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ کرسی سے اٹھے اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے کہ انہیں یکدم ایک خیال آیا اور دوبارہ واپس کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس ا دیئے۔

"مین کنٹرول روم" رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں آرتھر کو بلا کر میری بات کراؤ جلدی جاؤ۔ فوراً ابھی اسی وقت" ڈاکٹر ہمبرگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور رکھ دیا۔

"صدر صاحب کو نجانے ان سے اتنا کیا خوف ہے" ڈاکٹر ہمبرگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ انہیں اچانک خیال آ گیا تھا کہ بجائے اس طرح بوکھلاہٹ میں خود دوڑ کر وہاں جانے کی بجائے کیوں نہ وہ ڈاکٹر آرتھر کو انٹرکام پر ہی حکم دے دے اور ڈاکٹر آرتھر

نہیں ہلاک کر کے اطلاع کر دے گا پھر وہ صدر کو اطلاع دے دے گا ں لئے اس نے کال کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی ڈاکٹر گراہم نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ......" ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ڈاکٹر آرتھر بول رہا ہوں جناب ......" دوسری طرف سے ڈاکٹر تھر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر آرتھر قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے" ڈاکٹر ہمبرگ نے ہا۔

"آپ کے جاتے ہی وہ ہوش میں آ گئے تھے جناب اور چونکہ مزید بجکشن موجود نہ تھے اس لئے میں انہیں دوبارہ بے ہوش نہیں کر کا۔ ویسے وہ بندھے ہوئے ہیں۔ میں ان سے بات کر رہا تھا کہ آپ ی کال آ گئی" ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"اوہ وہ ویری سیڈ تو انہیں ہوش آ گیا ڈاکٹر آرتھر فوراً جاؤ اور ہیں ہلاک کر دو فوراً۔ اسرائیل کے صدر صاحب نے حکم دیا ہے دی کرو میں نے صدر صاحب کو رپورٹ دینی ہے۔ جلدی کرو۔ رأ" ڈاکٹر ہمبرگ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر" ڈاکٹر آرتھر نے جواب دیا اور اس ے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ کے شدید انتظار ے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر ہمبرگ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ڈاکٹر ہمبرگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر آرتھر بول رہا ہوں جناب۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں نے ان کی لاشیں سمندر میں پھنکوانے کا حکم دے دیا ہے"...... ڈاکٹر آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"آپ نے اچھی طرح تسلی کر لی تھی ناں کہ وہ واقعی ہلاک ہو گئے ہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"اوکے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب سے میری بات کراؤ"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ان سب کو بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"کیا یہ کام آپ کے سامنے ہوا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"یس سر۔ میری موجودگی میں سر اور میں نے ان کی لاشیں

ں پھنکوانے کا حکم دے دیا ہے تاکہ ان کی لاشیں بھی جے ایس پی
ں نہ رہیں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے جان بوجھ کر غلط بیانی کرتے
ئے کہا کیونکہ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں صدر صاحب
ں بات پر ناراض نہ ہو جائیں کہ ان کے حکم کی من و عن تعمیل
وں نہیں کی گئی۔

"اوکے ویری گڈ۔ وہ جو بھی تھے بہرحال ہلاک ہو گئے لیکن اب
ں کے باوجود آپ نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے اور وہ کرنل
وک اور اس کے ساتھی کیا وہ واپس آگئے ہیں"...... صدر نے اس
ت اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو نہیں آئے وہ انہیں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔
رحال آجائیں گے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"ہونہہ۔ گو یہ لوگ آپ کے کہنے کے مطابق ہلاک ہو چکے ہیں
ین یہ دنیا کے انتہائی خطرناک لوگ ہیں یہ کسی بھی وقت کچھ بھی
سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اصل ٹیم نہ ہو اس لئے آپ پوری
رح محتاط رہیں گے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے
ے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک طویل
انس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے ایک لمحے میں ساری صورت حال کا جائزہ لے لیا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم سے غوطہ خوری کا لباس اتار دیا گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ کمرے میں ایک طرف کرسیوں پر تین آدمی موجود تھے جبکہ عمران کے ساتھی اس کے ساتھ ہی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے اور ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات موجود تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی ہوش میں آنے کے پراسس سے گزر رہے ہیں۔

"تمہیں ہوش آ گیا مسٹر۔ کیا نام ہے تمہارا"...... ایک ادھیڑ

عمر آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے لیکن تم کون ہو اور یہ ہم کہاں ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا نام ڈاکٹر آرتھر ہے لیکن کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... اس آدمی نے جواب دیا۔ اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے لیکن وہ خود خالی ہاتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ میں تو ایکریمی ہوں۔ یہ تم نے ہمیں کیوں باندھ رکھا ہے۔ ہم تو غوطہ خور ہیں اور سمندر کی تہہ سے خصوصی قیمتی جڑی بوٹیاں تلاش کرتے ہیں۔ ہم سمندر میں اترے تو اچانک نیلے رنگ کی لہریں ہم سے ٹکرائیں اور ہم بے ہوش ہو گئے"۔ عمران نے کہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے ناخنوں سے بلیڈ نکال کر ان کی مدد سے رسی پر کام شروع کر دیا تھا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی خوش قسمتی سے نہ صرف جے ایس پی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں بلکہ ابھی تک زندہ بھی ہیں۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے جا رہے تھے اور جیسے جیسے وہ ہوش میں آتے جا رہے تھے وہ اٹھ کر بیٹھ جاتے تھے۔

"تم جو بھی ہو بہرحال اس وقت تک زندہ ہو جب تک ہمارے دو آدمی تمہاری تلاش کے لئے آبدوز میں گئے ہیں واپس نہیں آ جاتے لیکن خیال رکھنا کہ کوئی غلط حرکت نہ کرنا ورنہ تمہیں ایک لمحے میں

گولی مار دی جائے گی"۔۔۔۔ ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"ہم تو بے گناہ ہیں۔ ہمیں کیوں ہلاک کیا جائے گا ہم نے کیا جرم کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ وہ رسی کو اس حد تک کاٹ لینے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ اب صرف ایک جھٹکے سے وہ اپنے آپ کو آزاد کرا سکتا تھا۔

"تمہارے پاس مخصوص اسلحہ ہے۔ ایسا اسلحہ جو بہرحال جڑی بوٹیاں تلاش کرنے والے نہیں رکھا کرتے"۔۔۔۔ ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"وہ تو سمندر میں خونخوار شارک اور ایسے ہی دوسرے جانوروں کی ہلاکت کے لئے استعمال ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ڈاکٹر آرتھر کوئی جواب دیتا ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"ڈاکٹر آرتھر جلدی مین کنٹرول روم میں آئیں ڈاکٹر ہمبرگ آپ کو کال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ فوری آئیں فوری"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

"اوہ اچھا"۔۔۔۔ ڈاکٹر آرتھر نے کہا اور پھر تیزی سے اٹھ کر وہ مڑا اور اس آدمی کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے عمران نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھے بیٹھے ٹانگیں سن ہو گئی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے ان دونوں سے کہا جو عمران کے اٹھتے ہی خود بھی

اٹھ کھڑے ہو گئے تھے لیکن عمران ان کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ بہرحال تربیت یافتہ نہیں ہیں۔

"بیٹھ جاؤ ورنہ گولی مار دیں گے"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ارے میں تو بندھا ہوا ہوں۔ تم مجھ سے کیوں ڈر رہے ہو۔ میں تو صرف ٹانگیں سیدھی کر رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ان کے قریب پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے عقب میں موجود اپنے ہاتھوں کو زوردار جھٹکا دیا اور پھر جیسے ہی اس کے ہاتھ آزاد ہوئے اس کے دونوں ہاتھ بیک وقت حرکت میں آئے اور ان میں سے ایک کی کنپٹی پر زوردار ضرب لگی اور وہ چیختا ہوا دور جا گرا جبکہ دوسرے ہاتھ سے عمران نے مشین پسٹل جھپٹ لیا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ دروازے پر دو آدمی نظر آئے اور عمران نے ان پر بھی فائر کھول دیا اور وہ دونوں بھی وہیں چیختے ہوئے گر گئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی مشین پسٹل موجود تھے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر انہیں گھسیٹ کر اندر اچھالا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا۔ اس کے ساتھی اس دوران اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ عمران نے اسی تیزی سے پہلے صفدر کے ہاتھ پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھولی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے تنویر کے ہاتھ بھی آزاد کر دیئے۔ اسی لمحے اسے دروازے سے باہر قدموں کی تیز آواز

سنائی دی تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جبکہ صفدر اور دوسرے ساتھی تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گئے۔

"یہ۔ یہ خون۔ یہ"...... ڈاکٹر آرتھر کی دروازے پر حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے سامنے آ گیا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر آرتھر چیختا ہوا اچھل کر کمرے کے درمیان آ گرا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر اندر اچھال دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا ڈاکٹر آرتھر ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو گیا۔ اس کے سب ساتھی اب نہ صرف آزاد ہو چکے تھے بلکہ انہوں نے وہاں موجود مشین پسٹلوں پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ ڈاکٹر آرتھر کی آنکھیں جیسے ہی کھلیں عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور ہوش میں آتے ہوئے ڈاکٹر آرتھر کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔

"بولو کیا بات ہوئی ہے ڈاکٹر ہمبرگ سے۔ بولو"...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ یہ عذاب۔ یہ۔ یہ گردن سے ہٹاؤ"...... ڈاکٹر آرتھر نے رک رک کر کہا تو عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"اسے پیچھے سے پکڑو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر آرتھر کے دونوں ہاتھ پکڑ کر نہیں عقب میں موڑ دیا۔

"بولو ڈاکٹر آرتھر کیا بات ہوئی ہے ڈاکٹر ہمبرگ سے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کیسے۔ کیسے آزاد ہو گئے"...... ڈاکٹر آرتھر نے اس کی ات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کیا تو عمران کا بازو گھوما اور رہ ڈاکٹر آرتھر کے چہرے پر پڑنے والے زوردار تھپڑ کے ساتھ ساتھ ں کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ڈاکٹر آرتھر کے منہ سے ون بہہ نکلا تھا۔

"بولو جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے ا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ نے تم سب کو فوری ہلاک کرنے کا کہا ہے۔ رائیل کے صدر نے حکم دیا ہے انہیں"...... اس بار ڈاکٹر آرتھر نے ی طرح کراہتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ کہاں ہے اور تم ہمیں ہلاک کر کے اسے کہاں جا جواب دیتے"...... عمران نے پوچھا تو ڈاکٹر آرتھر نے اسے اس کے ال کا جواب دے دیا۔ پھر عمران نے اس سے سائنس دانوں کی یشنیں، کنٹرول روم کی پوزیشن اور پھر یہاں سے راستے کے بارے تفصیلات معلوم کیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور

کھڑی ہتھیلی کا وار ڈاکٹر آرتھر کی گردن پر پڑا تو ہڈی ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ تنویر نے اس کے بازو چھوڑ دیئے اور ڈاکٹر آرتھر خالی ہوتے ہوئے آٹے کے بورے کی طرح نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"آؤ ہم نے اس جے ایس پی پر قبضہ کرنا ہے لیکن ڈاکٹر ہمبرگ کو زندہ پکڑنا ہے۔ باقی سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ سب سے پہلے مین کنٹرول روم میں داخل ہوئے جو قریب ہی تھا۔ وہاں دو افراد تھے اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر حیرت سے سن ہو کر رہ گئے۔

"انہیں آف کر دو"...... عمران نے کہا تو تنویر اور صفدر ان دونوں پر جھپٹ پڑے اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں مردہ ہوئے فرش پر پڑے تھے۔

"باہر کا خیال رکھو میں ڈاکٹر ہمبرگ کو مطمئن کر دوں"۔ عمران نے کہا۔

"جب یہاں سب کچھ تباہ کرنا ہے تو پھر یہ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ڈاکٹر آرتھر سے ڈاکٹر ہمبرگ کے

انٹرکام کے نمبر معلوم کر لئے تھے اس لئے اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے اور پھر اس نے ڈاکٹر آرتھر کی آواز اور لہجے میں اسے بتا دیا کہ اس نے قیدیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں سمندر میں پھنکوا دی ہیں۔

"سنو میرے ذہن میں ایک پوائنٹ آ رہا ہے۔ اگر ہم ڈاکٹر ہمبرگ اور اس کے ساتھیوں کو کور کر لیں تو ہم ان کی مدد سے اس سپیس پروموٹر کو بھی فضا میں ناکارہ کر سکتے ہیں ورنہ اسرائیل اور یہودی صرف چند سال خاموش رہیں گے پھر وہ نیا سنٹر تیار کر لیں گے لیکن اگر سپیس پروموٹر تباہ یا ناکارہ ہو گیا تو پھر انہیں دوبارہ سپیس پروموٹر فضا میں بھیجنے میں کافی عرصہ بھی چاہئے اور اس دوران اقوام متحدہ کے تحت انہیں اس سے روکا بھی جا سکتا ہے اس لئے میں ڈاکٹر ہمبرگ کو زندہ پکڑنا چاہتا ہوں"...... عمران نے رسیور رکھ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت کنٹرول روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈاکٹر ہمبرگ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ہمبرگ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ میرا خیال ہے کرنل بروک واپس آیا ہو گا اور اب رپورٹ دینے آیا ہو گا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے سر اٹھاتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا لیکن دروازے سے جو آدمی اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر ڈاکٹر ہمبرگ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں میں اچانک بینائی ختم ہو گئی ہو۔ یہ ان قیدیوں میں سے ایک تھا جسے ڈاکٹر آرتھر نے ہلاک کر دیا تھا۔

" تم۔ تم۔ یہ۔ یہ"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر ہمبرگ کے منہ سے بے اختیار نکلا ہی تھا کہ آنے والا اس پر جھپٹ پڑا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر ہمبرگ کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی گردن کو

ں آہنی شکنجے میں کس دیا ہو۔ اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور
ے کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں یکلخت اندھیرا سا چھا گیا پھر جب
ے کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی اور اس کی آنکھیں کھلیں
س نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ
ی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ہاتھ اور پیر رسی کی مدد سے کرسی کے
ھ بندھے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی
نکل گئی۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ
ھا ہونے کی وجہ سے اٹھ نہ سکتا تھا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے
وہ اپنے آفس میں ہی موجود تھا لیکن اس وقت وہاں کوئی آدمی بھی
او نہ تھا اور وہ علیحدہ کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا۔

" یہ سب کیا ہے۔ یہ لوگ تو ہلاک ہو چکے تھے پھر یہ کیا ہوا
"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا لیکن ظاہر
، وہاں کوئی موجود ہی نہ تھا جو اس کے سوال کا جواب دیتا۔ وہ چند
، بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے اپنے آپ کو بچانے کا فیصلہ کیا اور
ل کر اس نے کرسی کو آگے کی طرف بڑھایا چونکہ وہ کرسی کے
ھ بندھا ہوا تھا اس لئے اس کے اچھلتے ہی کرسی بھی ساتھ ہی
لی تھی اور پھر ایک قدم آگے زمین پر ٹک جاتی۔ اس طرح
لسل اچھلتا اچھلتا ڈاکٹر ہمبرگ اپنی میز کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے
ز تو بندھے ہوئے تھے اس لئے اس نے اپنا سر آگے کی طرف بڑھایا
ن بٹن کچھ فاصلے پر تھے اس لئے اس نے ایک بار پھر اچھلنا شروع

کر دیا۔ گو اب وہ کرسی کو کسی حد تک آگے لے گیا تھا لیکن بہرحال
اس سے آگے وہ نہ جا سکتا تھا کیونکہ آگے ریوالونگ چیئر تھی۔ اس
نے البتہ کرسی کو ریوالونگ کرسی پر گرا دیا۔ اس طرح کرسی اس
سے ٹک گئی۔ اب اس کا سر آسانی سے ان بٹنوں تک جا سکتا تھا۔
اس نے سر کی مدد سے دو بٹنوں کو پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ
ہی کمرے کی دیواروں اور اس کے دروازے پر سیاہ رنگ کی دھات
کی چادریں سی آگریں۔ اب یہ کمرہ محفوظ ہو چکا تھا۔ اب اس پر چاہے
ایٹم بم ہی کیوں نہ مار دیا جاتا یہ تباہ نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہی اندر کی
آواز باہر جا سکتی تھی اور نہ باہر سے کوئی آواز اندر آ سکتی تھی اور ڈاکٹر
ہمبرگ نے یہ کام اپنے آپ کو فوری طور پر ان لوگوں سے بچانے کے
لئے کیا تھا۔ اس نے اپنے جسم کو واپس پیچھے کیا پھر جیسے ہی کرسی
زمین پر ٹکی اس نے اپنا سر اپنے ایک بازو کی طرف جھٹک دیا۔ وہ
بوڑھا اور دبلا پتلا آدمی تھا اس لئے چند لمحوں بعد اس کا چہرہ اس کے
بازو پر بندھی ہوئی رسی تک پہنچ گیا۔ گو اس طرح اس کے جسم میں
درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگی تھیں لیکن اس نے پرواہ نہ کی اور پھر
اس نے اپنے منہ میں موجود مصنوعی دانتوں سے ہاتھ پر بندھی ہوئی
رسی کو کاٹنا شروع کر دیا۔ گو بظاہر اسے یہ کام ناممکن لگ رہا تھا لیکن
جان کے خوف سے وہ مسلسل اس کام میں مصروف رہا اور پھر چند
لمحوں بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو اس نے اطمینان کا ایک
طویل سانس لیا اور سیدھا ہو گیا۔ اب اس کا ایک بازو آزاد ہو چکا

۔ اس نے جلدی سے وہ ہاتھ اٹھا کر اس کی مدد سے دوسرا ہاتھ بھی
ں کے بازو سے کھولا اور پھر وہ اپنے پیروں پر جھک گیا۔ چند لمحوں
وہ کرسی کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہو چکا تھا۔ وہ تیزی سے
اور میز پر موجود فون کی طرف بڑھا۔ وہ اسرائیل کے صدر کو
رٹ دینا چاہتا تھا تاکہ وہ اس کی مدد کے لئے قریب سے کسی
پ کو بھیج سکیں لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا چہرہ مایوسی
لٹک گیا جب اس نے دیکھا کہ فون ڈیڈ ہو چکا تھا۔ اس نے
کام کا رسیور اٹھایا لیکن وہ بھی ڈیڈ تھا۔
"اب کیا کیا جائے"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
کچھ دیر تک سوچتا رہا پھر اس نے وہ کرسی جس پر وہ بندھا ہوا تھا
نچ کر ایک طرف ہٹائی اور میز کے پیچھے موجود ریوالونگ کرسی پر
ھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا
نسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے تیزی سے اس
نسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن آن
کے اس نے اس پر بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن جب کافی دیر
ب دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی تو ڈاکٹر ہمبرگ اچانک
ٹھٹک پڑا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ وہ خواہ مخواہ کال دے رہا ہے۔ کمرہ
ٹ ٹائٹ ہو چکا تھا اسلئے کمرے سے کوئی آواز جا ہی نہ سکتی تھی اور
ب اسے معلوم ہوا تھا کہ فون اور انٹر کام کیوں ڈیڈ ہو گیا ہے۔ اس
نے طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور دونوں ہاتھوں

سے اپنا سر پکڑ لیا۔ ظاہر ہے اگر وہ اس کمرے کو اوپن کرتا تو دشمن
ایجنٹ اندر آ جاتے اور اگر نہ کھولتا تو یہاں بے بسی سے مارا جاتا
کیونکہ یہاں نہ ہی کوئی خوراک تھی اور نہ پانی اور نہ اس کا رابطہ کہیں
سے ہو سکتا تھا۔ وہ کافی دیر تک اسی طرح سر پکڑے بیٹھا رہا پھر اس
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ میز کے کنارے پر موجود
وہی دو بٹن پریس کر دیئے جو اس نے پہلے بندھے ہونے کی صورت
میں سر سے پریس کر کے اس کمرے کو آف کیا تھا۔ بٹن پریس ہوتے
ہی سرر کی آوازوں کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کی دھات کی چادریں
چھت میں غائب ہو گئیں۔ اب ڈاکٹر ہمبرگ نے یہ سوچا تھا کہ جو ہو
گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال وہ اس طرح یہاں بھوکا پیاسا ایڑیاں رگڑ رگڑ
کر نہ مرنا چاہتا تھا اسکے ساتھ ہی اسے خیال آ گیا تھا کہ اگر یہ لوگ
اسے مارنا چاہتے تو ایسا آسانی سے کر سکتے تھے۔ انہوں نے اسے بے
ہوش کر کے کرسی سے باندھا ہے تو ضرور وہ اسے زندہ رکھنا چاہتے
ہوں گے۔ جیسے ہی کمرہ اوپن ہوا وہ کرسی سے اٹھا اور دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دوسرے
لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازہ باہر سے لاکڈ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے
انتہائی مایوسی بھرا سانس لیا اور دوبارہ آ کر کرسی پر بیٹھ گیا لیکن پھر
اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا اور اس
نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ اب

تو کمرہ اوپن ہو چکا ہے اس لئے اب ٹرانسمیٹر کال ہو سکتی ہے۔ وہ ان
لوگوں کے آنے سے پہلے صدر کو یہاں کے حالات تو بتا دے۔
فریکونسی چونکہ پہلے ہی سے اس پر ایڈجسٹ تھی اس لئے اس نے
جلدی سے اس کا بٹن دبایا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس پریذیڈنٹ ہاؤس۔ اوور"...... اچانک ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر ہمبرگ بول رہا ہوں صدر صاحب سے بات کرائیں
فوراً اٹ از ایمرجنسی۔ اوور"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ صدر صاحب تو ایکریمیا کے ایک روزہ ہنگامی
سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں وہ کل واپس آ جائیں گے پھر آپ
سے ان کی بات ہو سکتی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی کوئی ذاتی فریکونسی تو ہو گی وہ بتا دیں اٹ از ایمرجنسی
اوور"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر سیکورٹی کے لحاظ سے بغیر صدر صاحب کی اجازت کے
ذاتی فریکونسی نہیں بتائی جا سکتی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہمبرگ نے
ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا۔
ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کر سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مین کنٹرول روم میں موجود تھا۔ بے
ایس پی پر انہوں نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا تھا۔ چونکہ یہاں موجود
تمام افراد نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف بھرپور مزاحمت
کی تھی اس لئے وہ سب جوابی کارروائی میں ہلاک کر دیئے گئے تھے
صرف ڈاکٹر ہمبرگ اپنے کمرے میں بندھے ہوئے زندہ موجود تھے۔
عمران کو اصل فکر کرنل بروک اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے
تھی کیونکہ ان کی واپسی کسی بھی لمحے ہو سکتی تھی اور عمران کو معلوم
تھا کہ کرنل بروک اور اس کے ساتھی انتہائی تربیت افراد ہیں۔ یہ تو
عمران اور اس کے ساتھیوں کی خوش قسمتی تھی کہ کرنل بروک
آبدوز میں اپنے ساتھ تمام تربیت یافتہ افراد کو لے گیا تھا اور یہاں
صرف گارڈ ٹائپ کے لوگ رہ گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اور اس
کے ساتھیوں کو اس انداز کی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا جس کی

انہیں توقع تھی ورنہ شاید اتنی آسانی سے وہ اتنے بڑے پراجیکٹ پر
قبضہ نہ کر سکتے۔

"عمران صاحب کیوں نہ ہم یہاں بم وغیرہ لگا کر نکل جائیں اور
اسے تباہ کر دیں۔ کیا ضرورت ہے کرنل بروک اور اس کے
ساتھیوں کی واپسی کے انتظار کی"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ میں یہاں موجود مشینری
کے ذریعے سپیس پروموٹر کو تباہ یا کم از کم ناکارہ کرانا چاہتا ہوں اسی
لئے میں نے ڈاکٹر ہمبرگ کو بے ہوش کر کے کرسی سے باندھ دیا
تھا۔ میری تو خواہش تھی کہ سائنس دان زندہ بچ جائیں تاکہ ہم ان
سے اپنی مرضی کا کام لے سکتے لیکن ان لوگوں نے مزاحمت اس قدر
سخت کی کہ ان کی ہلاکت کے بغیر پراجیکٹ پر قبضہ کیا ہی نہ جا سکتا
تھا۔ اب اس ڈاکٹر ہمبرگ کو استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے
لئے ضروری ہے کہ یہاں ہر قسم کی مداخلت کو کچل دیا جائے"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آبدوز آ رہی ہے"...... اچانک ایک مشین کے
سامنے کھڑے کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب تیزی سے اس مشین کی
طرف بڑھ گئے۔ مشین کی سکرین پر پانی کے اندر موجود آبدوز جے
ایس پی کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھی۔ آبدوز کی ساخت بتا رہی
تھی کہ آبدوز انتہائی جدید ٹائپ کی ہے۔

"تنویر تم چوہان کو ساتھ لے کر سب میرین سیکشن میں پہنچ جاؤ۔

اس ابدوز میں سے جب لوگ نکل کر چھوٹے ہال میں داخل ہوں تو تم نے ان پر فائر کھول دینا ہے۔ کوئی آدمی زندہ بچ کر نہ جائے۔ تم اس آپریشن کے انچارج ہو گے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چوہان"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر تم کیپٹن شکیل کے ساتھ تنویر اور چوہان کو کور کرو گے۔ کرنل بروک اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ ہیں اور میں اپنے کسی ممبر کی انگلی پر معمولی سی خراش بھی برداشت نہیں کر سکتا"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سمجھ گیا آپ کی بات۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ آپریشن روم سے باہر چلا گیا جبکہ آپریشن روم میں اب عمران اور جولیا رہ گئے تھے۔

"یہ لوگ بہت طویل وقفے کے بعد واپس آ رہے ہیں۔ انہوں نے نجانے ہمیں کہاں کہاں تلاش کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ کارساکا بھی چکر لگا آئے ہیں ورنہ صرف ٹاپوؤں کی چیکنگ میں اتنا وقت نہیں لگ سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب یہ لوگ جے ایس پی سے رابطہ کیسے کریں گے کیونکہ ڈاکٹر آرتھر کا تو یہی کہنا تھا کہ سپیشل ٹرانسمیٹر کا سیٹ یہاں موجود نہیں ہے اور بغیر رابطے کے سب میرین سیکشن کیسے کھولا جائے گا"۔ جولیا

نے کہا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر طویل فاصلوں کے لئے سب میرین میں استعمال ہوتا ہے جب رینج ایک ہزار گز ہو تو پھر سرکل ٹرانسمیٹر استعمال ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند لمحوں بعد مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران نے مشین کے دو بٹن پریس کئے اور اس کی سائیڈ میں لچھے دار تار کے ساتھ منسلک مائیک بھی ہک سے اتار کر منہ کے قریب کر لیا پھر اس نے مائیک کی سائیڈ میں موجود بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل بروک کالنگ فرام سب میرین۔ اوور"۔ ایک آواز مشین کے نچلے حصے سے سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر آرتھر اٹنڈنگ یو فرام مین کنٹرول روم۔ اوور"۔ عمران نے ڈاکٹر آرتھر کی آواز اور لہجے میں کہا چونکہ ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ ہو چکا تھا اس لئے اب وائس چیکنگ کا کوئی خدشہ نہ رہا تھا۔

"ڈاکٹر آرتھر سب میرین سیکشن کھول دو ہم واپس آ رہے ہیں۔ اوور"...... کرنل بروک کی آواز سنائی دی۔

"تم نے بہت طویل وقت باہر لگایا ہے۔ کیا ہوا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ نہیں ملے ہم نے ارد گرد کے تمام ٹاپو چیک کئے ہیں حتیٰ کہ ہم کارساتک ہو آئے ہیں لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ اوور"۔ کرنل بروک نے کہا۔

"اوکے میں سیکشن کھولتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کا بٹن آف کیا اور اسے ہک کے ساتھ لٹکا کر اس نے پہلے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ سائیڈ پر موجود ایک اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی اس مشین کی طرف آ گئی اور عمران نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین کے درمیان موجود سکرین روشن ہو گئی اور وہاں ایک پلیٹ فارم نظر آ رہا تھا جس کے درمیان ایک بہت بڑا تالاب تھا۔ تھوڑی دیر بعد تالاب کے پانی میں شدید ہلچل نظر آنے لگی اور پھر سب میرین اس تالاب کے پانی کی سطح سے اوپر اٹھتی ہوئی نظر آنے لگی۔ سکرین پر عمران کا کوئی ساتھی نظر نہیں آ رہا تھا لیکن عمران کو معلوم تھا کہ وہ لوگ وہاں موجود ہوں گے۔

"کتنے افراد ہیں اس سب میرین میں"...... جولیا نے پوچھا۔

"دس کے قریب تو ضرور ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سب میرین پوری طرح باہر آ گئی۔ پھر اس کا مخصوص دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے اس میں سے آدمی نکل کر باہر پلیٹ فارم پر آنے شروع ہو گئے۔ عمران اور جولیا دونوں خاموش کھڑے انہیں دیکھتے رہے۔ ان کی تعداد آٹھ تھی۔ جب آخری آدمی باہر آیا تو سب سے پہلے باہر آنے والے نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریموٹ کنٹرول نما آلے کا بٹن پریس کیا تو دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب مڑے اور ایک راہداری

کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ایک ناب کو گھمایا تو سکرین پر منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ سب میرین سے نکلنے والے راہداری سے گزر کر اس کے کمرے میں پہنچیں گے اور پھر یہاں سے وہ مین دروازہ کھول کر جے ایس پی میں داخل ہوں گے اور اس نے تنویر اور چوہان کو اس کمرے میں ان لوگوں کی ہلاکت کا کہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ لوگ کمرے میں داخل ہوئے اچانک ان پر گولیاں دو اطراف سے برسنے لگیں اور وہ لوگ اس طرح نیچے گرنے لگے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے حشرات الارض نیچے گرتے ہیں لیکن عمران نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کی جیب میں داخل ہو رہا تھا۔ وہ شدید زخمی ہونے اور فرش پر گرنے کے باوجود حرکت کر رہا تھا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن دوسرے لمحے کمرے کے دروازے کی طرف سے فائر ہوا اور وہ آدمی اچھل کر دوبارہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ باقی افراد بھی مسلسل تڑپ رہے تھے لیکن ان پر فائرنگ بھی وقفے وقفے سے کی جا رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ دروازے کی طرف سے فائرنگ صفدر یا کیپٹن شکیل نے کی ہو گی۔ وہ دروازے کے سامنے تھا اس لئے وہ مارک ہو گیا ہو گا جبکہ کمرے کے اندر ہونے والی فائرنگ کا اینگل بتا رہا تھا کہ یہ چھت کے قریب سے کی جا رہی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ تنویر اور چوہان روشندانوں میں چھپے ہوئے تھے تاکہ کمرے میں داخل ہونے والوں کو ان کی

موجودگی کا احساس تک نہ ہو سکے۔ جب کمرے میں موجود آٹھ کے آٹھ افراد ساکت ہو گئے تو صفدر کی آواز سنائی دی۔

" تنویر، چوہان میں اور کیپٹن شکیل دروازے سے داخل ہو رہے ہیں فائر نہ کرنا" ...... صفدر کہہ رہا تھا اور پھر صفدر اور اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے اور انہوں نے ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے افراد کو سیدھا کر کے چیکنگ شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد تنویر اور چوہان بھی اسی دروازے سے اندر داخل ہوئے۔

" یہ آدمی فائر کرنے والا تھا اگر میں اس پر فائر نہ کرتا" ...... صفدر نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تنویر سے کہا جس کا ہاتھ جیب میں گیا تھا۔

" لیکن تم یہاں کیسے آ گئے" ...... تنویر نے کہا۔

" ہم دونوں تمہیں کور کر رہے تھے کیونکہ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں ویسے ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ان کے ساتھ اس طرح کا پلان جے ایس پی میں پیش آ سکتے ہیں ورنہ یہ انتہائی آسانی سے ہٹ نہ ہوتے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران صاحب نے ڈاکٹر آرتھر کی آواز میں ان سے باتیں کی ہوں گی اس لئے یہ پوری طرح مطمئن تھے۔ بہرحال آؤ" ...... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے مشین آف کر دی۔

" اب تم جا کر اس ڈاکٹر ہمبرگ کو آپریشن روم میں لے آؤ تاکہ

معاملات کو فائنل ٹچ دیا جا سکے۔ میں بھی ساتھیوں سمیت آپریشن روم میں پہنچ رہا ہوں" ...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور چوہان مین کنٹرول روم میں داخل ہوئے۔

" اوہ۔ مس جولیا کہاں ہیں" ...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہی ٹھٹک کر کہا۔

" وہ ڈاکٹر ہمبرگ کو لینے گئی ہے۔ آؤ اب ہمارا کام آپریشن روم میں مکمل ہونا ہے جولیا بھی ڈاکٹر ہمبرگ کو وہیں لے آئے گی"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جب آپریشن روم میں پہنچے تو چند لمحوں بعد جولیا بھی ڈاکٹر ہمبرگ کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ ڈاکٹر ہمبرگ کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

" مم۔ مم۔ میرے ساتھی کہاں ہیں۔ یہاں تو کوئی نظر نہیں آ رہا"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہ بھی آ جاتے ہیں۔ آپ بیٹھیں۔ آپ سے ہم نے ضروری بات کرنی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہیں تو ڈاکٹر آرتھر نے ہلاک کر دیا تھا پھر تم دوبارہ کیسے زندہ ہو گئے" ...... ڈاکٹر ہمبرگ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ان باتوں کو چھوڑو ڈاکٹر ہمبرگ۔ یہ ہمارے لئے معمولی باتیں

ہیں جو لوگ اتنی دور سے اس قدر اہم مشن مکمل کرنے کے لئے چلتے ہیں ان کے راستے یہ معمولی رکاوٹیں نہیں روک سکتیں اور نہ ہی ڈاکٹر آرتھر جیسے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہمبرگ نے اپنے آپ کو رسیوں سے آزاد کرا لیا تھا۔ جب میں کمرے میں گئی تو یہ میز کے پیچھے کرسی پر دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے بیٹھے ہوئے تھے اور میز پر ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا"۔ جولیا نے کہا تو عمران اور باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ صرف سائنس دان ہیں لیکن لگتا ہے آپ نے بھی باقاعدہ ان معاملات کی تربیت حاصل کی ہوئی ہے لیکن آزاد ہو جانے کے باوجود آپ باہر کیوں نہیں آئے"...... عمران نے کہا۔

"باہر سے دروازہ لاکڈ تھا"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے مختصر سا جواب دیا۔

"جب میں نے آپ کو بے ہوش کر کے کرسی سے باندھا تھا اس وقت تو ٹرانسمیٹر میز پر نہ تھا۔ آپ نے کس کو کال کی تھی"۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسرائیل کے صدر کو کال کی لیکن اب اسے بد قسمتی ہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک ہنگامی سرکاری دورے پر ایکریمیا گئے ہوئے تھے اور ان لوگوں نے مجھے ان کی ذاتی فریکونسی نہیں دی ورنہ اب تک کوئی نہ کوئی گروپ یہاں پہنچ چکا ہوتا"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا اور

عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ ڈاکٹر ہمبرگ سچ بول رہا ہے۔

"ڈاکٹر ہمبرگ کوئی گروپ یہاں پہنچ کر بھی کیا کر سکتا تھا۔ جے ایس پی کا راستہ جب تک اندر سے نہ کھولا جائے اندر کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ہم بھی یہاں داخل ہونے میں اس لئے کامیاب ہو گئے کہ ڈاکٹر آرتھر نے ہمیں بے ہوش کر کے یہاں منگوا لیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"کرنل بروک اور اس کے ساتھی باہر موجود تھے ان کے پاس خصوصی سب میرین تھی وہ اگر چاہتے تو ہنگامی طور پر سیکشن کو کھول سکتے تھے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے جواب دیا۔

"اب آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔ میں لہجے سے ہی بولنے والے کا سچ جھوٹ پہچان لیتا ہوں۔ بہرحال آپ کی اطلاع کیلئے بتا دوں کہ کرنل بروک اور اسکے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میرے سائنس دانوں کا کیا کیا تم نے"۔ ڈاکٹر ہمبرگ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں فی الحال تو زندہ سمجھئے لیکن اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ہم سے تعاون کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ تعاون کریں گے تو آپ بھی اور وہ بھی زندہ رہیں گے ورنہ نہیں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تعاون۔ کیسا تعاون۔ میں تم دشمنوں سے کیسے تعاون کر سکتا

ہوں۔ میں کیا تعاون کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے چونک کر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" میں چاہتا ہوں کہ آپ خلا میں موجود اپنے سپیس پروموٹر جسے
ڈبل ایس پی کہا جاتا ہے کو ناکارہ کر دیں تاکہ پاکیشیا کی اٹیمک
لیبارٹری پر منڈلانے والا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے"۔ عمران
نے کہا۔
" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔یہاں تو ایسی مشینری ہی نہیں ہے"۔
ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
" ڈاکٹر ہمبرگ میں سائنس کا طالب علم بھی ہوں اس لئے مجھے
آپ یہ کہہ کر ڈاج نہیں دے سکتے کہ یہاں ایسی مشینری نہیں ہے۔
روسٹرم میں آپ کے ٹرانسمیٹر کو بھی میں نے اس لئے تباہ نہیں کیا تھا
حالانکہ کارچ اور اس کے گروپ کے خاتمے کے بعد میں یہ کام آسانی
سے کر سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تم جو کچھ کہہ رہے ہو ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں ایسا کوئی کام
نہیں کر سکتا۔یہ میرا حتمی فیصلہ ہے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے تیز لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" سوچ لو ڈاکٹر ہمبرگ یہ کام میں خود بھی کر لوں گا لیکن اس
طرح تم اور تمہارے ساتھی سائنس دان سب ختم ہو جائیں گے"۔
عمران نے کہا۔
" تم جو چاہے کر لو۔ میں نے جو کہہ دیا ہے وہ حتمی اور آخری

ہے"۔ڈاکٹر ہمبرگ نے جواب دیا۔
" اگر اسرائیل کے صدر آپ کو اس کا حکم دے دیں پھر"۔ عمران
نے کہا تو ڈاکٹر ہمبرگ بے اختیار چونک پڑے۔
" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔اول تو وہ ایسا حکم دے ہی نہیں سکتے
دوسرا وہ اس وقت ایکریمیا کے دورے پر ہیں اور میرے پاس ان کی
ذاتی فریکونسی نہیں ہے اس لئے ان سے تو رابطہ ہی نہیں ہو سکتا"۔
ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
" آپ اس بات کو چھوڑیں ان سے رابطہ ہمارا کام ہے۔میرے
پاس ان کی ذاتی فریکونسی بھی ہے اور ان سے آپ کو حکم دلانا بھی
میرا کام ہے۔آپ اپنی بات کریں اگر وہ آپ کو حکم دیں تو کیا آپ
تعاون کریں گے"...... عمران نے کہا۔
" میں نے کہا ہے کہ وہ ایسا حکم دے ہی نہیں سکتے۔وہ یہودی کاز
سے کسی صورت بھی غداری نہیں کر سکتے اور اگر وہ دے بھی دیں
تب بھی میں یہ کام نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔
" اچھا آپ اتنا کریں کہ آپریشن روم میں موجود مشینری کا ماہیت
اور ان کی کارکردگی کی تفصیلات بتا دیں"...... عمران نے کہا۔
" سوری میں ایسا بھی نہیں کر سکتا"۔ڈاکٹر ہمبرگ نے جواب دیا۔
" اوکے پھر ہمیں خود ہی کچھ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور
پھر تنویر سے مخاطب ہو گیا۔
" تنویر ڈاکٹر ہمبرگ کو واپس ان کے آفس میں پہنچا دو اور وہاں

آفس کی تفصیلی تلاشی بھی لے لو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر ہمبرگ کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور پھر انہیں دھکیلتا ہوا دروازے کی طرف لے جانے لگا۔

"تم یہاں سے زندہ نہیں جا سکتے"...... ڈاکٹر ہمبرگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا پرابلم نہیں ہے ڈاکٹر ہمبرگ"...... عمران نے کہا اور تنویر ڈاکٹر ہمبرگ کو ساتھ لئے آپریشن روم سے باہر چلا گیا۔

"بہت کٹر نظریاتی آدمی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال تھا کہ شاید کام بن جائے لیکن ایسا نہیں ہو سکا اس لئے اب اس جے ایس پی کی تباہی پر ہی اکتفا کرنا ہو گا۔ جولیا اور میں پورے جے ایس پی کی تفصیلی تلاشی لیں گے جبکہ تم کیپٹن شکیل اور چوہان اسلحہ خانے سے طاقتور چارجر بم لے کر انہیں پورے جے ایس پی میں فٹ کر دو اور انہیں آپس میں لنک کر کے چارج کر دینا اور ان کا ڈی چارج ساتھ لے لینا"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہماری واپسی آبدوز پر ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں آکر بیٹھے ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور ان کی پرسنل سیکرٹری اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل تھی جو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں صدر کے سامنے رکھی اور پھر واپس چلی گئی۔ صدر ایک گھنٹہ پہلے ایکریمیا کے ایک روزہ ہنگامی دورے سے واپس آئے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اس فائل میں ان کی عدم موجودگی میں آنے والی اہم کالز اور دیگر معاملات کی بریفنگ ہو گی تاکہ صدر اپنی عدم موجودگی میں پریذیڈنٹ ہاؤس اور ملک کے اہم معاملات سے باخبر رہ سکیں۔ صدر نے فائل کھولی لیکن پہلے ہی صفحے کو پڑھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑے۔ اس پر درج تھا کہ جے ایس پی سے ڈاکٹر ہمبرگ کی ٹرانسمیٹر کال آئی تھی وہ ایمرجنسی میں بات کرنا چاہتے تھے لیکن صدر کی عدم موجودگی کی وجہ سے بات نہ ہو سکی۔ انہوں نے صدر صاحب کی ذاتی

فریکونسی پوچھی لیکن سیکورٹی کے تحت انہیں نہیں بتائی گئی لیکن انہوں نے کوئی پیغام نہ دیا اور کال آف کر دی۔

"جے ایس پی میں اب کیسی ایمرجنسی ہو سکتی ہے۔ وہ ایجنٹ تو ہلاک ہو چکے ہیں"...... صدر نے فائل بند کرتے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ان کے ذہن میں اس کال کی وجہ سے عجیب سے خدشات کیڑوں کی طرح رینگنے لگے تھے۔ انہوں نے رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ملٹری سیکرٹری بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جے ایس پی میں ڈاکٹر ہمبرگ سے میری بات کرائیں فوراً"۔ صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر فائل کھول کر انہوں نے فائل کے دوسرے صفحات پڑھنے شروع کر دیئے۔ یہ روٹین کے معاملات تھے جب پوری فائل انہوں نے پڑھ لی تو فائل بند کر کے انہوں نے اسے اپنی ایک سائیڈ پر موجود ریک میں رکھ دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر صاحب نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری بول رہا ہوں سر جے ایس پی پر کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ یوں لگتا ہے جیسے وہاں کا فون ڈیڈ ہو چکا ہے۔ میں نے مواصلاتی سنٹر سے بات کی ہے تو انہوں نے بتایا ہے کہ ایسا کل رات سے ہو رہا ہے وہاں کے سسٹم میں کوئی خرابی ہو گئی ہے

شاید"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹرانسمیٹر پر کال کرو ڈاکٹر ہمبرگ کو اور میری بات کراؤ"۔ صدر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اب ان کے ذہن میں بے اختیار دھماکے ہونے شروع ہو گئے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو انہوں نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری بول رہا ہوں سر۔ ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر کا دماغ جیسے بھک سے اڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ فوراً میری بات جزیرہ کارسا میں اسرائیلی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ایجنٹ سے کراؤ۔ فوراً"۔ صدر نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ ان کے چہرے پر اب شدید ترین تشویش کے تاثرات نمایاں تھے پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو انہوں نے ایک بار پھر جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"روسٹرم میں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ایجنٹ رابرٹ سے بات کریں جناب"۔ دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر میں رابرٹ بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر رابرٹ جے ایس پی پر نہ ہی فون کال اٹنڈ کی جا رہی ہے اور نہ ہی ٹرانسمیٹر کال۔ کیا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی رپورٹ ہے"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو کل رات ہی رپورٹ بھجوا دی تھی۔ جے ایس پی جس جگہ واقع ہے وہاں اچانک انتہائی خوفناک دھماکہ مارک کیا گیا۔ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ روسٹرم میں بھی سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی سمندر کا پانی بھی اچھل کر روسٹرم پر آ گیا تھا۔ چنانچہ میں فوراً ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچا تو وہاں ہر طرف سمندر پر مشینوں کے پرزے اور لاشوں کے ٹکڑے بہتے نظر آ رہے تھے۔ میں واپس آیا اور پھر میں نے اپنے ساتھ دو غوطہ خور لئے اور میں نے وہاں غوطہ خور اتارے تو انہوں نے بتایا کہ جے ایس پی مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اب وہاں جے ایس پی کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا"۔ چیف ایجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صدر نے بے اختیار بغیر کوئی بات کئے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ویری بیڈ۔ پوری یہودی دنیا کے لئے یہ انتہائی ہولناک خبر ہو گی۔ ویری بیڈ"...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ ان کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ دنیا کے بے بس ترین انسان ہوں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارسا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ رات کے پچھلے پہر ہی یہاں پہنچ گئے تھے۔ جے ایس پی میں انہوں نے انتہائی طاقتور بموں کا پورا جال سا پھیلا دیا تھا اور پھر وہ آبدوز کے ذریعے جے ایس پی سے نکلے اور قریبی ٹاپو پر پہنچ کر وہ آبدوز میں بھی بم لگا کر باہر آ گئے تھے کیونکہ عمران آبدوز کو کارسا تک نہ لے جانا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح وہ کارسا کی نیوی کی چیکنگ میں بھی آ سکتے تھے۔ البتہ ٹاپو پر پہنچ کر عمران نے ٹرانسمیٹر پر بروس کو اس ٹاپو پر ہیلی کاپٹر لے آنے کا کہہ دیا اور پھر بروس ان کی کال پر ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچ گیا اور پھر جب ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچا تو عمران نے جے ایس پی کے بموں کو ڈی چارج کر دیا اور جے ایس پی مکمل طور پر تباہ ہو گیا تو عمران نے آبدوز میں موجود بموں کو بھی ڈی چارج کر دیا۔ اس طرح آبدوز بھی تباہ ہو گئی اور پھر بروس انہیں

واپس کارسا لے آیا۔ آج ان کی پاکیشیا واپسی تھی۔ بروس ان کے لئے ٹکٹوں کے انتظامات اور کاغذات کی تیاری کے لئے گیا ہوا تھا اور وہ سب ناشتہ کر کے کمرے میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے۔ ان کے چہرے مسرت سے دمک رہے تھے کیونکہ انہوں نے جے ایس پی تباہ کر کے نہ صرف پاکیشیا کی سلامتی اور مستقبل کے خلاف ہونے والی سازش کے بخیے ادھیڑ دیئے تھے بلکہ یہودیوں کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی۔

"ویسے ایک بات ہے عمران۔ اس جے ایس پی میں داخلہ مسئلہ بن گیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اس قدر سخت حفاظتی انتظامات میں نے پہلے بہت کم دیکھے ہیں۔ بس یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ کرنل بروک ہمیں تلاش کرنے نکل گیا اور ڈاکٹر آرتھر جیسے احمق نے ہمیں بے ہوش کر کے رسی سے باندھ کر وہاں رکھ دیا اس طرح ہم جے ایس پی میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس ڈاکٹر آرتھر کو کیا معلوم تھا کہ اس نے انسان نہیں بلکہ زندہ ایٹم بم جے ایس پی میں منگوا لئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ نے چیف کو تو رپورٹ دے دی ہے لیکن اس بار اسرائیل کے صدر سے کوئی بات نہیں کی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایک تو ڈاکٹر ہمبرگ نے بتایا کہ صدر صاحب دورے پر گئے ہوئے ہیں دوسرا میں ان سے بات اس وقت کرنا چاہتا ہوں جب ہماری ٹکٹوں وغیرہ کا بندوبست ہو جائے کیونکہ یہاں کارسا میں بھی اسرائیل ایجنٹ موجود ہوں گے اور صدر اسرائیل کو بہرحال معلوم ہے کہ ہم مشن مکمل کر کے کارسا ہی پہنچیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر ابھی وہ ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف تھے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بروس بول رہا ہوں پرنس۔ میں نے کاغذات بھی تیار کرا لئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ایک جیٹ طیارہ بھی چارٹرڈ کرا لیا ہے کیونکہ چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ کو چارٹرڈ طیارے سے واپس بھیجا جائے۔ آپ ایئرپورٹ پہنچ جائیں میں وہیں موجود ہوں گا"۔ دوسری طرف سے بروس نے کہا۔

"او کے ہم تھوڑی دیر میں پہنچ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چیف تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مہربان ہو گیا ہے۔ لگتا ہے اس بار چیک بھی بھاری رقم کا ملے گا"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ اندازہ آپ کو کیسے ہو گیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بروس نے بتایا ہے کہ چیف نے اسے حکم دیا ہے کہ فاتحین کو چارٹرڈ جیٹ طیارے سے واپس بھیجا جائے اس لئے بروس نے جیٹ طیارہ چارٹرڈ کروالیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"چیف کو وہاں ٹیم کی ضرورت ہو گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے منہ بنالیا۔

"تو میں خواہ مخواہ خوش ہو رہا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" اسرائیل کا یہاں سے رابطہ نمبر اور پھر اسرائیل کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے۔

" شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور پھر دوسرے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

" میں پاکیشیائی علی عمران بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے میری بات کرائیں اگر آپ نے بات نہ کرائی تو اسرائیل تو کیا پوری دنیا کے یہودیوں کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

" صدر صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو پریذیڈنٹ صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کو یقیناً اب تک جے اسی پی کی تباہی کی رپورٹ مل چکی ہو گی"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ تم اسرائیل اور یہودیوں کے خلاف کام کرنے سے باز آجاؤ اس کے بدلے تم جو چاہو تمہیں مل سکتا ہے"۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مثلاً آپ کیا دے سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو تم کہو جو بھی کہو"...... صدر نے کھلی آفر دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات میں ایک شرط پر تسلیم کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہرے یکلخت بگڑ سے گئے۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے"...... صدر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"پہلے میری شرط سن لیجئے آپ ایک ملک کے صدر ہیں۔ آپ کو اس انداز میں بات نہیں کرنی چاہیئے میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسرائیل کے خلاف کام نہیں کروں گا بشرطیکہ آپ اسرائیل کو ان کے اصل حق دار فلسطینیوں کے حوالے کر دیں"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھیوں کے بگڑے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... صدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ علی عمران پاکیشیا اور اسلامی دنیا کے خلاف ہونے والی کارروائیوں پر خاموش رہے جب تک میری زندگی ہے میں یہ فرض ادا کرتا رہوں گا اور آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ میں اس معاملے کو صرف جے ایس پی تک ہی محدود نہیں رکھوں گا۔ اب آپ کا خلا میں موجود سپیس پروموٹر سٹیشن کا بھی خاتمہ ہو گا چاہے اس کے لئے مجھے خود خلا میں کیوں نہ جانا پڑے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"نانسنس۔ یہ یہودی سمجھتے ہیں کہ دولت سے سب کو خریدا جا سکتا ہے۔ نانسنس"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے شرط ہی ایسی لگائی ہے کہ اسرائیل کے صدر کے یقیناً ہوش اڑ گئے ہوں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب میں نے شرط کا کہا تھا تو تم سب کے چہرے بگڑ کیوں گئے تھے۔ کیا تمہارا خیال تھا کہ میں رضامند ہو جاؤں گا"...... عمران نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم چیف کے چھوٹے چیکوں پر روتے رہتے ہو اس لئے ہمیں خیال آیا کہ کہیں تم دولت کے لالچ میں پھسل نہ جاؤ اور اگر ایسا ہوتا تو میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں اپنے ہاتھ سے گولی مار دیتی"۔ جولیا نے کہا۔

"ارے ہاں مجھے تو خیال ہی نہیں آیا اس طرح چلو آغا سلیمان پاشا کا ادھار تو اتر جاتا۔ ارے خواہ مخواہ میں نے انکار کر دیا"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اب وہ اپنے انکار پر پچھتا رہا ہو۔

"تم زندہ واپس جاتے تب ہی ادھار اتارتے"...... جولیا نے اتے ہوئے کہا۔

"تم سے پہلے یہ کام میں کر دیتا"...... تنویر نے کہا۔

"یعنی تم میرے ساتھی نہیں ہو بلکہ میں اپنے قاتلوں کی ٹیم کو ساتھ لئے پھرتا ہوں۔ ویسے ایک بات ہے اس طرح تم یہودیوں کی

بھی خدمت کرتے۔ میری زندگی سے زیادہ میری موت ان کے لئے اہمیت رکھتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بات تو ٹھیک ہے۔ تو پھر تم بتاؤ کہ اگر تم ان کی بات مان جاتے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا"...... جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بڑا آسان سا نسخہ ہے۔ تم ہاں کر دو بس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ہاں کرنے سے کیا ہو جائے گا"...... جولیا نے بجائے غصہ کرنے کے نجانے کس موڈ کے تحت کہا۔

"یہودیوں کی خواہش پوری ہو جائے گی کیونکہ پھر چیاؤں میاؤں میں عمران غائب ہو جائے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد